جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سائنسی نظریات قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کیلئے پبلشرز مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

نہ اپنا پتہ مجھے نہ خبر یار کی مجھے

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— ۲۱/- روپے

چند باتیں

محترم قارئین! ——— سلام مسنون!

نیا ناول وے تو ایکشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پوری دنیا میں آکٹوپس کی طرح پھیلی ہوئی یہودیوں کی وہ خوف ناک تنظیم جسے عرفِ عام میں حلقہ موت کہتے ہیں۔ ایک ایسی تنظیم ہے جو اپنے وسائل اور طاقت کے لحاظ سے شاید دنیا کی سب سے مضبوط تنظیم کہلائی جا سکتی ہے ایک ایسی تنظیم جس کے تحت بلا مبالغہ سینکڑوں خوف ناک تنظیمیں کام کر رہی تھیں اور جب یہ تنظیم علی عمران کے قتل کے لئے اپنی پوری طاقت اور سینکڑوں ذیلی تنظیموں کے ساتھ میدان میں آ گئی تو عمران کا زندہ بچ جانا ایک معجزہ ہی کہلا سکتا ہے اور پھر جب عمران سیکرٹ سروس کے ممبران سمیت اس خوف ناک تنظیم کے مرکز کو تباہ کرنے کے لئے نکل پڑے تو صورت حال اور بھی زیادہ گھمبیر ہو جاتی ہے۔

عمران کو قتل کرنے کے لئے کیا کیا حربے اختیار نہ کئے گئے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھتے ہوئے عمران کے قدموں کو روکنے کے لئے اس تنظیم نے اپنے پورے وسائل اور اپنی پوری طاقت مقابلے پر جھونک دی۔

لیکن کیا عمران کے قدم روکے جا سکے؟ یہ اسی خوف ناک سفر کی ایک ایسی روئیداد ہے جس میں ہر قدم پر موت اپنی پوری طاقت کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں پر مسلسل جھپٹتی رہی ہے۔

ایک ایسا سفر جس میں ایک کے بعد ایک انتہائی خوف ناک تنظیمیں اپنے پورے وسائل کے ساتھ عمران کے مقابلے پر اترتی چلی آتی ہیں۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی ہر قدم پر لاشوں کے ڈھیر چھوڑتے آگے ہی آگے بڑھتے رہے۔

کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی ان سب خوف ناک تنظیموں کے مقابلے پر آجانے کے باوجود اپنے ٹارگٹ پر پہنچ گئے؟ یا ان کا یہ سفر موت کی اندھی وادی میں اختتام پذیر ہوا۔

مجھے یقین ہے کہ شروع سے آخر تک کہانی کا ہر لفظ آپ سے خراجِ تحسین حاصل کرنے میں کامیاب رہے گا۔

اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

ارے ارے صفحہ ناں بابا سنائی

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب سے سر ہٹائے بغیر ساتھ پڑے ہوئے فون سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) مصروف مطالعہ سپیکنگ" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مصروف مطالعہ بھی اب ڈگری بنالی ہے تم نے" ——— دوسری طرف سے سر سلطان کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

"آپ خود ہی تو کہتے ہیں کہ بڑا مصروف دور ہے۔ چنانچہ اس مصروف دور میں جو شخص مطالعے جیسی عیاشی کر سکتا ہے۔ اسے یہ ڈگری ملنا ملنی چاہیئے" ——— عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ کتاب اس نے بند کر کے میز پر رکھ دی تھی میز پر مختلف

سائز کی کتابوں کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا۔

"تمہاری بات ہے تو درست ـــــ بہرحال اگر تم اپنی اس مصروفیت سے چند لمحے نکال سکو۔ تو میرے پاس دفتر آجاؤ ایک ضروری بات کرنی ہے" ـــــ سر سلطان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"چند لمحے تو خیر کوئی بات نہیں۔ وہ تو ریسیور رکھنے میں ہی گزر جائیں گے" ـــــ عمران نے شرارتی لہجے میں کہا اور سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"میرا مطلب تھا کہ اتنے لمحے کہ تم مجھ سے مل سکو" سر سلطان نے کہا۔

"پھر یہ چند لمحے آپ کو سلام کرنے میں گزر جائیں گے۔ اس لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ اس جدید دور کی ایجاد سے فائدہ اٹھائیں۔ اور فون پر ہی چند لمحے گزار لیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"نہیں ـــــ بات فون پر کرنے کی نہیں۔ بس تم آجاؤ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران ان کی بات کا جواب دیتا انہوں نے ریسیور رکھ دیا۔

"کمال ہے ـــــ لوگ اتنے مصروف ہو گئے ہیں کہ فون پر بھی بات نہیں کر سکتے" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے کتاب اٹھا کر اس میں نشانی کے طور پر کاغذ رکھ کر اُسے باقاعدہ بند کر دیا۔

"سلیمان ـــــ جناب سلیمان صاحب ـــــ اگر آپ اپنی مصروفیت کچن سے چند لمحے نکال سکیں تو میرے پاس آجائیں۔ ایک ضروری بات کرنی ہے" ـــــ عمران نے سر سلطان کے لہجے میں انہی کی بات کو دوہراتے ہوئے کہا۔

"معاف کیجئے ـــــ میرے پاس فضول وقت نہیں ہے کہ آپ کی طرح فضول کتابیں پڑھتا رہوں۔ اگر آپ نے کوئی بات کرنی ہے تو یہاں آجائیے" ـــــ کچن میں سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"میرے خیال میں اب تمہیں کسی تعلیم بالغاں کے سنٹر میں داخل کرانا پڑے گا ـــــ کتابیں کبھی فضول نہیں ہوتیں۔ کتابیں تو علم کا سمندر ہیں" ـــــ عمران نے سخت اور ناراض لہجے میں کہا۔

"تو آپ ہی اس سمندر میں غوطہ لگاتے رہیئے۔ مجھے معاف رکھیئے" سلیمان نے جواب دیا۔

لیکن اس بار اس کی آواز دروازے کے قریب سے آئی تھی۔ اور دوسرے لمحے سلیمان دروازے میں نمودار ہوا ـــــ اس نے ایپرن باندھ رکھا تھا۔ اور ہاتھ میں ایک بڑا سا چمچ تھا۔

"ارے ارے تم تو مسلح ہو کر آگئے ـــــ بھائی ـــــ میرا دل بڑا کمزور ہے۔ اس قدر خوفناک اسلحہ تمہارے ہاتھ میں دیکھ کر میرا ہارٹ فیل ہو گیا تو....." ـــــ عمران نے چہرے پر خوف کے آثار پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کہتا ہوں کہ کتابیں نہ پڑھا کریں۔ کتابیں پڑھنے والے عموماً بزدل ہو جاتے ہیں۔ وہ کسی سے جھگڑا کرنے سے پہلے بیٹھے سوچتے

رہتے ہیں کہ جھگڑے کے بعد پولیس آئے گی ہتھکڑی لگائے گی۔ پولیس وین پر دھکے دے کر چڑھائے گی۔ پھر حوالات میں بند کرے گی اور آخر میں باقی عمر جیل میں گزرے گی ـــــ چنانچہ وہ آنکھیں بند کر لیتے ہیں" ـــــ سلیمان نے کہا۔

"تو ہوتا تو ایسے ہی ہے" ـــــ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"خاک ہوتا ہے ـــــ آپ کسی کا سر پھاڑ دیں اور ساتھ ہی کہہ دیں کہ پولیس کے پاس گئے تو آنتیں باہر نکال دوں گا۔ بس وہیں معاملہ ختم" ـــــ سلیمان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا ـــــ تو تم اب نہ صرف میرا سر پھاڑنے آئے ہو بلکہ ساتھ ہی آنتیں نکالنے کی دھمکی بھی دینا چاہتے ہو ـــــ بھائی میں پڑھا کو قسم کا آدمی ہوں۔ مجھے تو معاف ہی کر دو۔ یہ شغل اگر تم جوانا کے ساتھ کرنا چاہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"جوانا ـــــ اوہ ـــــ وہ بے چارہ کیا جھگڑا کرے گا مجھ سے۔ وہ تو چھری سے پیٹ پھاڑنے کی بجائے چھری کانٹے سے کھانا کھانے بیٹھ جائے گا ـــــ اب تہذیب اس کا نام رہ گیا ہے کہ چھری کانٹا ہاتھ میں پکڑا اور کھانا کھانا شروع کر دیا۔ اور اپنے آپ کو تسکین دے لی کہ جناب ہمارے ہاتھ میں تو دن میں تین بار چھری رہتی ہے" ـــــ سلیمان نے بڑے فلسفیانہ انداز میں کہا اور عمران اس کی اس خوب صورت منطق پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا اب آپ ہنستے ہی رہیں گے ادھر ہنڈیا جل جائے گی۔

آج میں نے ہمسائے کی خصوصی دعوت کی ہوئی ہے۔ بٹیرا مسلم پکا رہا ہوں" ـــــ سلیمان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"بٹیرا مسلم ـــــ ارے مرغ مسلم تو سنا تھا یہ بٹیرا مسلم کہاں سے آگیا" ـــــ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"حصہ بقدر جثہ ہوتا ہے جناب ـــــ وہ بے چارہ خود مرغ جتنا نہیں اُس نے مرغ مسلم دیکھ کر خواہ مخواہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے اس لئے بٹیرا مسلم ٹھیک رہے گا" ـــــ سلیمان نے کہا۔

اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔ کتابوں سے ذہن پر چھائی ہوئی سنجیدگی کی گرد سلیمان کی باتوں سے پوری طرح جھڑ گئی تھی۔

"مگر اس ہمسائے میں آخر خصوصیت کیا ہے۔ کہ اسے اتنی مہنگی ڈش کھلائی جا رہی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"آپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ اپنے کام سے کام رکھیں ـــــ اب میں آپ کو کیوں بتاؤں کہ اس کی بیٹی کا صرف رنگ سانولا ہے۔ اور صرف ایک ہاتھ اور ٹانگ سے معذور ہے۔ ذرا سا اونچی سنتی ہے۔ تھوڑا سا ٹیڑھا دیکھتی ہے ـــــ یہ باتیں بتانے کی نہیں ہوتیں۔ اس لئے آپ نہ ہی پوچھیں تو بہتر ہے" ـــــ سلیمان نے جواب دیا۔

"اچھا تو یہ بات ہے ـــــ لیکن کسی ہمسائے کی بیٹی کے متعلق اس طرح سوچنا تو سراسر بدمعاشی ہے اور تم جانتے ہو کہ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں بدمعاشی برداشت نہیں کر سکتا"

عمران نے جان بوجھ کر لہجے کو سخت بناتے ہوئے کہا۔

www.BooksPk.com

"میں سوچ کب رہا ہوں۔ یہ کام تو میں نے آپ پر چھوڑا ہوا ہے۔ ساری عمر سوچتے رہے ــــ میں تو صرف اُس کے باپ کو بٹیرا مسلم کھلاؤں گا اور بس ــــ ویسے یہ بھی بتا دوں کہ ہمسائے کی بلی ہمسائے کے ساتھ نہیں رہتی۔ اپنے خاوند کے ساتھ کسی اور شہر میں رہتی ہے۔ لیکن اس کے خاوند کا ایکسیڈنٹ بھی تو ہو سکتا ہے وہ اُسے طلاق بھی تو دے سکتا ہے ــــ پینگی تعلقات اچھے ہوتے ہیں۔ امید پر تو دنیا قائم ہے" ــــ سلیمان نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا ــــ تم اسے بٹیرا مسلم کھلاؤ یا ہاتھی مسلم ــــ میں نے تمہارے چند لمحے اس لئے ضائع کئے ہیں کہ میں سر سلطان کے پاس جا رہا ہوں۔ میری واپسی تک ان کتابوں کو نہ چھیڑنا" عمران نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"دعا کریں سوئی گیس کی سپلائی بند نہ ہو جائے ورنہ بٹیرا مسلم تو بہرحال پکنا ہی ہے ــــ سوئی گیس سے نہ سہی کتابوں سے سہی" ــــ سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ــــ تو یہ ارادے ہیں ــــ لیکن بس اس بات کا خیال رکھنا کہ بٹیرا مسلم پک سکتا ہے تو سلیمان مسلم بھی کسی نہ کسی دیگ میں آجائے گا" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"اس کے لئے تو یہ کتابیں تھوڑی پڑیں گے۔ پوری لائبریری پھونکنی پڑے گی ــــ اور مجھے یقین ہے کہ آپ لائبریری پھونکنے کا رسک

ہرگز نہ لیں گے" ــــ سلیمان نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

عمران ہنستا ہوا ڈریسنگ روم میں داخل ہوا۔ اور چند لمحوں بعد وہ لباس بدل کر باہر نکلا اور سلیمان کو دروازہ بند کرنے کا کہہ کر سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آیا ــــ گیراج سے کار نکال کر وہ سر سلطان کے دفتر کی طرف روانہ ہو گیا۔

ایک خاصے بڑے ہال نما کمرے کے درمیان میں رکھی ہوئی ایک میز کے گرد چار بوڑھے بیٹھے ہوئے تھے ــــ ان چاروں کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ انہوں نے سیاہ رنگ کے لمبے لمبے چوغے پہنے ہوئے تھے ــــ ان کے چہروں پر خباثت اور شیطانت جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔ آنکھوں میں شیطانی چمک تھی۔ ان چاروں کے چوغوں پر سنہرے دھاگے سے نمبر کڑھے ہوئے تھے ــــ ایک کرسی خالی تھی۔ ان کے نمبر دو۔ تین۔ چار اور پانچ تھے۔ وہ چاروں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ لیکن ان کے انداز سے ہلکی سی بے چینی نمایاں تھی ــــ جیسے ان پر ایک ایک لمحہ قیامت بن کر گزر رہا ہو۔ اور پھر کمرے کی ایک دیوار درمیان سے پھٹی اور اس میں پیدا ہونے والے خلا سے ایک اور بوڑھا اندر داخل ہوا۔ اس کا قد خاصا لمبا تھا ــــ بھنویں برف کی طرح سفید تھیں۔ لیکن اس

کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح صاف شفاف تھا۔ اس نے آنکھوں پر سیاہ رنگ کا دھوپ کا چشمہ لگا ہوا تھا ــــ اس کے چوغے کا رنگ سنہرا تھا اور اس پر سیاہ دھاگے سے نمبر ایک کڑھا ہوا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا خالی کرسی کی طرف بڑھا ــــ میز کے گرد بیٹھے ہوئے چاروں بوڑھے اُسے اندر آتا دیکھ کر استقبالیہ انداز میں اُٹھ کھڑے ہوئے ــــ اور پھر جیسے ہی وہ کرسی کے قریب پہنچا وہ چاروں سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کے سامنے رکوع کے بل جھکتے چلے گئے۔

"ہم چاروں آپ کا تہہ دل سے استقبال کرتے ہیں جناب سپر گرینڈ چیف" ــــ ان چاروں نے جھک کر بیک آواز ہو کر کہا۔

"شکریہ ــــ اب تم بیٹھ سکتے ہو" ــــ سپر گرینڈ چیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

اور وہ چاروں مؤدبانہ انداز میں دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ پانچواں بوڑھا جسے سپر گرینڈ چیف کے نام سے پکارا گیا تھا۔ خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آج کی اس میٹنگ کا مقصد بے حد اہم ہے۔ ہم نے اس میٹنگ میں اہم فیصلے کرنے ہیں۔ اس لئے سب کو حاضر دماغ رہنا چاہیئے" ــــ چیف باس نے بھاری لہجے میں کہا۔

"ہمارے دماغ حاضر ہیں چیف باس ــــ آپ حکم فرمائیے" چاروں نے جواب دیا۔

"آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حلقہ موت کا ہیڈ کوارٹر شدید خطرے

ہے ۔۔۔۔ چیف باس نے پراسرار سے لہجے میں کہا۔
اس کے الفاظ نے ان چاروں بوڑھوں پر یوں اثر کیا جیسے ان کے سروں پر ایٹم بم پھٹ پڑے ہوں ۔۔۔۔ وہ بری طرح اچھل پڑے ان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔
"یہ کیسے ممکن ہے چیف باس ۔۔۔۔ یہ ہم کیا سن رہے ہیں۔ حلقہ موت کا ہیڈ کوارٹر خطرے میں ۔۔۔۔ یہ تو ناممکن ہے"
ان چاروں نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید انہیں اپنے باس کی بات کا یقین نہ آ رہا تھا۔
"میں درست کہہ رہا ہوں۔ میں اسے شدید خطرے میں گھرا ہوا دیکھ رہا ہوں ۔۔۔۔ ایک خوفناک طوفان اس ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھنے والا ہے۔ انتہائی خوفناک طوفان ۔۔۔۔ ہم نے اس طوفان کو روکنا ہے ۔۔۔۔ ہر قیمت پر ہر صورت میں"
چیف باس کی آواز بلند ہو گئی۔
"اوہ ۔۔۔۔ تفصیل بتایئے چیف ۔۔۔۔ وہ کون سا طوفان ہے۔ ہمیں بھی تو پتہ چلے۔ ٹاپ ہیڈ کوارٹر کا علم تو ہم پانچوں افراد کے علاوہ دنیا میں کسی کو نہیں ہے ۔۔۔۔ اور پھر ٹاپ ہیڈ کوارٹر کا راستہ ایسا ہے کہ ہماری مرضی کے بغیر اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ کسی ذی روح میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ اس کے متعلق سوچ بھی سکے۔ اور آپ فرما رہے ہیں کہ طوفان آ رہا ہے"
۔۔۔۔ نمبر دو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تمہیں راجر سٹوارٹ کے کیس کا تو علم ہو گا۔ وہ ہمارے لئے

کتنا اہم تھا۔ ہم نے اسے برین واشنگ کے لئے ہیڈ کوارٹر میں رکھا تھا"
۔۔۔۔ باس نے کہا۔
"ہاں ۔۔۔۔ ہمیں اچھی طرح یاد ہے۔ وہ دنیا کا بہترین انجینئر ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کی تعمیرات میں بڑا حصہ ہے"
نمبر تین نے کہا۔
"ہاں ۔۔۔۔ وہی راجر سٹوارٹ ۔۔۔۔ ہم نے اسے یہاں سے فارغ ہونے کے بعد واپس بھیج دیا تھا اور ہیڈ کوارٹر کے قانون کے مطابق اس کا ذہن صاف کر دیا تھا۔ تاکہ اس کے ذہن میں ہیڈ کوارٹر کے متعلق کوئی سوچ بھی باقی نہ رہے ۔۔۔۔ لیکن ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ راجر سٹوارٹ نے اپنے طور پر یہاں رہتے ہوئے ہیڈ کوارٹر کا ایک نقشہ بنایا تھا جو اس کے ساتھ ہی ہیڈ کوارٹر سے باہر چلا گیا۔ راجر سٹوارٹ گروپ نمبر دو سو بارہ میں تھا ۔۔۔۔ اس گروپ کو ہم نے ساگا لینڈ ایک مشن پر بھیجا تاکہ وہاں موجود پلاٹینیم کی کان کے متعلق مشن مکمل کر سکے"
باس نے کہا۔
"یس باس ۔۔۔۔ ہمیں معلوم ہے۔ اور راجر سٹوارٹ اس مشن میں کام آ گیا تھا۔ اور مشن بھی ناکام ہو گیا تھا۔ کیونکہ گروپ کے بیشتر افراد مر گئے تھے۔ اور وہ کان بھی صحیح نہیں تھی۔ ہمارے کام کی نہ نکلی تھی"
۔۔۔۔ نمبر پانچ نے جواب دیا۔ کیونکہ گروپ نمبر دو سو بارہ اسی کے تحت کام کرتا تھا۔
"تو تمہیں یہ بھی علم ہو گا کہ وہاں اس گروپ کا خاتمہ کرنے والا کرنل فریدی تھا جو دنیا کا معروف ترین آدمی ہے۔ اور نقشہ بھی اس

کے ہاتھ چڑھ گیا۔ اس نے یہ نقشہ ایک ایسے ماہر کو پڑھنے کے لئے دیا جو حلقہ موت کا ممبر تھا ۔۔۔۔ اس نے اس نقشے کی موجودگی کے بارے میں اور کرنل فریدی کے بارے میں ہمیں تفصیلات بھجوائیں۔ جس پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ڈارک کلب کے ذریعے یہ نقشہ واپس حاصل کیا جائے اور کرنل فریدی کا بھی خاتمہ کر دیا جائے ۔۔۔۔ ڈارک کلب حلقہ موت کی ایک اہم تنظیم تھی جس کے ریکارڈ میں بے شمار شاندار کارنامے شامل تھے ۔۔۔۔ لیکن ڈارک کلب ساگا لینڈ جا کر بری طرح ناکام رہی۔ وہاں ایک اور آدمی سامنے آیا یہ پاکیشیا کا علی عمران تھا ۔۔۔۔ اس نے کرنل فریدی کے ساتھ مل کر ڈارک کلب کی تباہی میں اہم حصہ لیا۔ چنانچہ ہمیں نقشہ تو واپس نہ ملا البتہ یہ نقشہ پاکیشیا کے علی عمران کے ہتھے چڑھ گیا ۔۔۔۔ علی عمران کے متعلق تحقیقات کرائی گئی تو پتہ چلا کہ یہ بظاہر احمق، مسخرہ اور بھولا بھالا سا نوجوان ہے۔ لیکن دراصل دنیا کا خوفناک ترین انسان ہے ۔۔۔۔ اس کے ہاتھوں بلا مبالغہ سینکڑوں بین الاقوامی مجرم تنظیمیں ختم ہو چکی ہیں۔ یہ وہی علی عمران ہے جو فلسطینیوں پر اسرائیل کی بمباری کے انتقام کے طور پر تل ابیب پر چڑھ دوڑا تھا ۔۔۔۔ اور اس نے وہاں چند ہی دنوں میں ہر چیز کو تہس نہس کر کے رکھ دیا تھا۔ اس کے علاوہ اسرائیل کے بے شمار مشنز کا خاتمہ بھی اس کے ہاتھوں ہوا ۔۔۔۔ چنانچہ اس کے فوری خاتمے کا پروانہ جاری کر دیا گیا۔ اور اس کے لئے حلقہ موت نے اپنے اہم ترین سپر ایجنٹ ارسلان، ڈگلس اور ایک نئے سپر ایجنٹ میتھائس کے ساتھ ساتھ سپیشل ایجنٹ فرخندہ کو تعینات کیا۔ یہ

سارے سپر ایجنٹ ہیں جو آج تک کسی بھی مشن میں ناکام نہیں ہوئے لیکن ابھی ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ یہ سب علی عمران کے ہاتھوں عبرتناک انجام کو پہنچ چکے ہیں"
۔۔۔۔ چیف باس نے ٹھہرے ٹھہرے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور وہ چاروں یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اپنے باس کو دیکھ رہے تھے جیسے بچے الف لیلیٰ کی کوئی حیرت انگیز کہانی سن رہے ہوں۔
"سپر ایجنٹ ختم ہو گئے اور ایک احمق نوجوان جیت گیا۔ یہ تو ہم گرینڈ چیفس کی توہین ہے ۔۔۔۔ یہ تو حلقہ موت کی بہت بڑی ناکامی ہے۔ اگر پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہمارے ممبرز کو علم ہو جائے تو کیا ہو گا"
نمبر تین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"کون بتائے گا ان ممبرز کو ۔۔۔۔ کس میں جرأت ہے کہ وہ ناکامی کی بات باہر نکال کر لے جائے"
۔۔۔۔ چیف باس کا لہجہ یک لخت کرخت ہو گیا۔
"کوئی بھی بتا سکتا ہے جناب ۔۔۔۔ ہمیں اس پہلو پر ضرور سوچنا چاہئے"
نمبر تین نے اسی طرح خود کلامی کے سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہوں ۔۔۔۔ تو یہ بات ہے"
۔۔۔۔ چیف باس نے آنکھوں پر لگائی ہوئی تاریک شیشوں والی عینک اتار دی۔ چاروں چیفس نے اسے عینک اتارتے دیکھ کر جلدی سے اپنے سر نیچے کی طرف جھکا لئے۔ جیسے وہ عینک اتارنے کے بعد چیف باس کی آنکھوں کی طرف نہ دیکھنا چاہتے ہوں۔

"نمبر تین کھڑے ہو جاؤ"۔۔۔۔ چیف باس نے کڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور گرینڈ چیف نمبر تین یوں جھٹکے سے کھڑا ہو گیا جیسے ایک لمحے کی بھی دیر سے اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"میری طرف دیکھو"۔۔۔۔ چیف باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں چیف باس۔۔۔۔ میں بے قصور ہوں۔ مجھے تکلیف مت دو چیف باس۔۔۔۔ میں پیشگی معافی چاہتا ہوں"۔ نمبر تین نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے سارے جسم سے پسینہ بہہ نکلا تھا۔ اور وہ بری طرح کانپنے لگا تھا۔

"میری طرف دیکھو فوراً"۔۔۔۔ چیف باس نے چیختے ہوئے کہا اور نمبر تین کا سر ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر اس کا چہرہ چیف باس کی طرف گھوم گیا۔۔۔۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چیف باس کی طرف نہ دیکھنا چاہتا ہو۔ لیکن کوئی پُراسرار قوت اس کا چہرہ زبردستی چیف باس کی طرف گھماتی جا رہی ہو۔

اور پھر جیسے ہی اس کی سہمی ہوئی نظریں چیف باس کی نظروں سے ٹکرائیں۔ وہ ایک زوردار چیخ مار کر اچھلا اور پھر کرسی سمیت فرش پر گر گیا۔۔۔۔ وہ بری طرح تڑپ رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ جانکنی کے سخت ترین عذاب سے گزر رہا ہو۔ اس کا چہرہ مسخ ہو کر سیاہ پڑ چکا تھا۔۔۔۔ سر کے بال یوں کھڑے ہو گئے تھے جیسے انہیں سیدھا کر کے ان پر گوند لگا دی گئی ہو۔ اس کے منہ سے

انتہائی کربناک انداز میں کراہیں نکل رہی تھیں اور اعضا عجیب سے انداز میں مڑتے جا رہے تھے۔۔۔۔ جب کہ باقی تینوں گرینڈ چیفس اپنی اپنی کرسیوں پر بت بنے سر جھکائے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"اب کھڑے ہو جاؤ"۔۔۔۔ چیف باس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد دوبارہ تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور فرش پر تڑپتا ہوا گرینڈ چیف نمبر تین جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔ اس کا جسم ابھی تک کانپ رہا تھا۔ لیکن اس کے اعضا مڑنے تڑپنے بند ہو گئے تھے۔

"بولو۔۔۔۔ اب بھی حلقہ موت کی ناکامی کی خبر ہیڈ کوارٹر سے باہر جائے گی"۔۔۔۔ چیف باس نے پُراسرار لہجے میں کہا۔

"نہیں چیف باس۔۔۔۔ بالکل نہیں جا سکتی۔۔۔۔ قطعاً نہیں جا سکتی۔۔۔۔ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔۔۔۔ نمبر تین کے منہ سے الفاظ رک رک کر نکلے۔

"آئندہ احتیاط رکھنا اور سوچ کر لفظ منہ سے نکالنا۔۔۔۔ ورنہ ذلیل ترین عذاب کا شکار ہو جاؤ گے۔ اب بیٹھ جاؤ"۔ چیف باس نے کہا۔ اور میز پر رکھی ہوئی عینک اٹھا کر دوبارہ آنکھوں پر لگا لی۔۔۔۔ اس کے عینک لگاتے ہی نمبر تین کا کانپتا ہوا جسم یک لخت نارمل ہو گیا۔ اس نے فرش پر گری ہوئی کرسی سیدھی کی اور پھر اس پر بیٹھ کر گردن جھکا لی۔

"اب ایک اور مسئلہ بھی حلقہ موت کے ہیڈ کوارٹر کے سامنے آیا ہے۔ وہ یہ کہ تمام اسلامی ممالک نے ایک خفیہ میٹنگ میں یہ طے کیا ہے کہ تمام ممالک کی سیکرٹ سروسز مل کر ایک ٹیم

کی صورت میں حلقہ موت کے خلاف کام کریں اور اپنے اپنے ملک میں بھی اس کی شاخیں ختم کر دیں۔۔۔۔ چنانچہ اس میٹنگ کے نتیجے میں اسلامی ممالک کی خفیہ تنظیمیں فوری طور پر حرکت میں آ گئیں۔ کیٹاک میں ہماری شاخ کا سراغ لگا لیا گیا اور اسے تہس نہس کر دیا گیا۔۔۔۔ سارے ممبرز مارے گئے۔ ہماری خفیہ دستاویزات ان کے قبضے میں چلی گئیں۔ لیکن ایک ممبر میتھائس نے اپنی جان پر کھیل کر دستاویزات واپس اڑا لیں۔۔۔۔ اس ممبر میتھائس کی بے پناہ دلیری۔ ذہانت اور پھرتی کو دیکھتے ہوئے اسے سپر ایجنٹ کے عہدے پر ترقی دے دی گئی لیکن وہ بھی علی عمران کے مقابلے میں آ کر مارا جا چکا ہے۔۔۔۔ ادھر ایک سپیشل گروپ کرنل فریدی کے خاتمے کے لئے تعینات کیا گیا۔ لیکن وہ گروپ بھی مارا گیا۔ البتہ یہ گروپ کرنل فریدی کو شدید زخمی کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور کرنل فریدی کو کسی خفیہ مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے۔۔۔۔ اس کے زخموں کی حالت ایسی بتائی گئی ہے کہ اس کا زندہ بچ جانا معجزہ ہی ہو گا۔ اس طرح حلقہ موت ایک دشمن کو کم از کم مفلوج کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔۔۔۔ چند دیگر اسلامی ممالک میں بھی حلقہ موت کے خلاف آپریشنز کئے گئے ہیں لیکن وہاں کوئی قابل ذکر کام دیکھنے میں نہیں آیا"۔۔۔۔ چیف باس نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر چیف باس۔۔۔۔ وہ طوفان جس کا ذکر آپ نے ابھی کیا ہے وہ کیا ہے"۔۔۔۔ نمبر دو نے سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"میں اسی طرف آ رہا ہوں"۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔ اور گرینڈ چیف نمبر دو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ایک اطلاع ملی ہے کہ علی عمران نے اس نقشے کو سمجھ لیا ہے۔ اور اب وہ اپنی ٹیم کے ساتھ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے۔۔۔۔ اس پروگرام کی اطلاع ملتے ہی ہیڈ کوارٹر فوراً حرکت میں آ گیا۔ چنانچہ ہم نے پاکیشیا کے اعلیٰ حکام تک ایسی اطلاعات بھجوائی ہیں۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ ہیڈ کوارٹر صحرائے اعظم کے شمالی حصے میں واقع ہے۔۔۔۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ عمران اپنی ٹیم کے ساتھ صحرائے اعظم پہنچ جائے جہاں ہمارے خوفناک دستے اس کے استقبال کے لئے موجود ہوں گے اور اس کی قبریت میں ہی بنا کے جا سکیں"۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"باس۔۔۔۔ مجھے کچھ بولنے کی اجازت ہے"۔۔۔۔ نمبر تین نے ایک بار پھر کہا۔ لیکن اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ہاں بولو۔۔۔۔ کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ چیف باس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ ہیڈ کوارٹر پر طوفان امڈ آنے کی بات کر رہے تھے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اس طوفان کا رخ صحرائے اعظم کی طرف موڑ دیا ہے۔ پھر ہیڈ کوارٹر کو کیا خطرہ ہے۔۔۔۔ ظاہر ہے ہیڈ کوارٹر صحرائے اعظم میں تو نہیں۔ اور دوسری بات یہ کہ آپ کے کہنے کے مطابق عمران ہیڈ کوارٹر کا نقشہ سمجھ گیا ہے۔۔۔۔ ایسی صورت میں وہ صحرائے اعظم کی طرف کیوں جائے گا"۔

نمبر تین نے کہا۔

"گڈ ـــــ تمہاری ذہانت واقعی بے مثال ہے۔ اسی وجہ سے میں تمہیں اکثر معاف کر دیتا ہوں ـــــ اب میں تمہارے دونوں سوالوں کا جواب دیتا ہوں۔ جہاں تک نقشے کا تعلق ہے۔ ساگا لینڈ کے ماہر نے اس کی ایک نقل ہمیں بھیجی تھی ـــــ وہ کرنل فریدی والا نقشہ ہمیں یوں نہ بھیج سکتا تھا کہ اس طرح کرنل فریدی چوکنا ہو جاتا اور وہ آدمی وہاں حلقہ موت کے اہم مشن میں مصروف ہے ـــــ ہم اسے ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اس نقل سے ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہوا ہے کہ یہ نقشہ دراصل ہیڈ کوارٹر کے اندرونی حصوں کا ہے۔ ماہر اسٹوارٹ نے اس میں عجیب پیچیدہ علامات استعمال کی ہیں۔ جنہیں سمجھنا محال ہے ـــــ لیکن ہمارے ماہرین نے ان علامات کو سمجھ لیا۔ اس طرح ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ نقشہ اندرونی حصوں کا ہے۔ اس میں کوئی محل وقوع نہیں بنایا گیا ـــــ آپ تو جانتے ہیں کہ اندرونی حصوں کی سچویشن کیا ہے۔ اور اگر ان علامات کو ذرا سا بدل دیا جائے تو یہی علامات ریت کے سمندر میں بھی تبدیل ہو سکتی ہیں۔ اسی وجہ سے صحرائے اعظم کی ٹپ عمران کو دی گئی ـــــ اور ہمیں یقین ہے کہ وہ اس ڈاج میں آجائے گا ـــــ اور دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ عمران کے متعلق جو تحقیقات کی گئی ہیں ان سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے ـــــ ہو سکتا ہے وہ ڈاج میں نہ آئے اور اصل صورت حال سمجھ کر یہاں کا رخ کرے" ـــــ چیف باس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں" ـــــ نمبر پانچ نے کہا۔

"ہاں ـــــ تم بھی بولو ـــــ تم کافی دیر سے خاموش بیٹھے ہو" چیف باس نے کہا۔

"باس ـــــ حلقہ موت کے پاس سینکڑوں کی تعداد میں قاتل۔ بین الاقوامی شہرت کی مالک مجرم تنظیموں کے علاوہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے لاکھوں یہودی ہیں جو حلقہ موت کے ایک اشارے پر پوری دنیا کو تہس نہس کر سکتے ہیں ـــــ ان سب باتوں کے باوجود صرف ایک آدمی کے متعلق ہیڈ کوارٹر کی اس قدر تشویش کچھ سمجھ میں نہیں آتی ـــــ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم ایک سرکلر جاری کر دیں۔ اسی علی عمران کے فوٹو پوری دنیا میں پھیلا دیں۔ تمام قاتلوں کو اس کے پیچھے لگا دیں ـــــ تمام مجرم تنظیموں کو اس کے قتل پر مامور کر دیں۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے تمام یہودیوں کو اس کے قتل کا حکم دے دیں ـــــ مجھے یقین ہے کہ یہ علی عمران چاہے کس قدر بھی عیار ذہین اور خطرناک کیوں نہ ہو چند سانسوں سے زیادہ نہ لے سکے گا" ـــــ نمبر پانچ نے پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"اسی بات کو طے کرنے کے لئے تو یہ میٹنگ بلائی گئی ہے۔ لیکن تمہاری تجویز قابل عمل نہیں ہے ـــــ اس طرح ایک آدمی کے بارے میں ہدایات دینے سے ہیڈ کوارٹر کا رعب ختم ہو جائے گا۔ اور سب یہ سمجھنے لگیں گے کہ ہیڈ کوارٹر ایک آدمی کے سامنے بے بس ہو کر رہ گیا ہے ـــــ اور ہم یہ تاثر نہیں دینا چاہتے"

چیف باس نے کہا۔

"جناب ـــــ پھر آپ ایسا کریں کہ مجھے حکم دے دیں۔ پھر دیکھیں کہ علی عمران کس طرح فنا ہوتا ہے۔ میں اس پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑوں گا" ـــــ نمبر دو نے کہا۔

"نہیں ـــــ ہیڈ کوارٹر کا کوئی چیف ہیڈ کوارٹر سے باہر نہیں جا سکتا۔ اس طرح خطرات بڑھ بھی سکتے ہیں" ـــــ چیف باس نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر آپ کے ذہن میں کیا حل ہے ـــــ اگر عمران صحرائے اعظم کی طرف جانے کی بجائے ادھر آ گیا" ـــــ نمبر چار نے کہا۔

"میں نے اس کا ایک اور حل سوچا ہے۔ ایک سادہ اور آسان حل ـــــ عمران چاہے صحرائے اعظم کی طرف جائے یا ہماری طرف آئے۔ وہ بہرحال کسی جہاز میں سوار ہو کر ہی آئے گا۔ اگر اس جہاز کو اڑا دیا جائے ـــــ فضا میں ہی ختم کر دیا جائے تو کیسا رہے گا" ـــــ چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس ـــــ اس جہاز کا پتہ کیسے چلے گا" دو بوڑھوں نے بیک آواز ہو کر کہا۔

"اس کا بندوبست ہو جائے گا۔ پاکیشیا سے نکلنے والے ہر جہاز کو ایسی فوٹو ریز سے چیک کیا جائے گا کہ اس میں موجود افراد میک اپ کے باوجود اصل شکل میں سامنے آجائیں گے ـــــ اور جیسے ہی کسی جہاز میں عمران کی شکل نظر آئی۔ راستے میں موجود خفیہ اڈوں سے میزائل اس کی تباہی کے لئے فضا میں اڑ پڑیں گے"

چیف باس نے کہا۔

"لیکن باس ـــــ ایسا نہ ہو کہ کوئی فوجی جھگڑا شروع ہو جائے۔ اور دوسری بات یہ کہ ضروری نہیں کہ عمران اور اس کی ٹیم ہوائی جہاز سے ہی ملک سے باہر نکلے ـــــ وہ ٹرین کے ذریعے۔ سمندری جہاز کے ذریعے ـــــ کاروں کے ذریعے یا پیدل سیاحوں کے روپ میں بھی نکل سکتے ہیں۔ ہم کس کس چیز پر پہرہ دیں گے" ایک بوڑھے نے کہا۔

"تمہاری بات واقعی سوچنے والی ہے" ـــــ چیف باس نے بات میں وزن محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ میرے خیال میں ہمیں پاکیشیا میں ہی کوئی زبردست ٹیم بھیجنی چاہئے۔ وہ اسے وہیں ختم کر دے۔ یہ کام سب سے آسان رہے گا" ـــــ ایک اور باس نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کام تو ہم پہلے بھی کر چکے ہیں اور ناکام ہو چکے ہیں" چیف باس نے کہا۔

"باس ـــــ پہلے ہم نے صرف چند افراد بھیجے جن کے پاس کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کوئی پلاننگ نہ تھی۔ نہ وہ کسی کو رپورٹ دینے کے پابند تھے۔ نہ انہیں کوئی گائیڈ کرنے والا تھا۔ اگر ہم ایسی تنظیم بھیجیں جو بہت زیادہ وسائل رکھتی ہو ـــــ وہ خاص منصوبہ بندی کے تحت کام کرے۔ اسے ساتھ ساتھ کنٹرول کیا جائے تو یہ کام اتنا مشکل بھی نہیں جتنا سمجھا جا رہا ہے"

نمبر تین نے کہا۔

"اوہ باس ـــــ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اگر عمران اس تنظیم کے ہاتھ نہ آئے اور وہاں سے باہر نکلے تو وہ ٹیم اس کا پیچھا کرتی جائے اس پر مسلسل وار کرتی رہے ـــــ اس طرح راستے میں جہاں جہاں سے عمران اور اس کی ٹیم گزرے گی ہماری مختلف تنظیمیں اس کا راستہ روکتی رہیں گی اس پر وار کرتی رہیں گی ـــــ آخر وہ انسان ہے۔ کہیں نہ کہیں تو اس کا خاتمہ ہو ہی جائے گا"

نمبر چار نے کہا۔

"گڈ ـــــ یہ واقعی اچھا اور مکمل طریقہ ہے۔ اس طرح عمران کی تمام تر کارگزاری براہ راست ہماری نظروں میں رہے گی اور ہم اس خطرے کا سدباب کر لیں گے ـــــ ٹھیک ہے ـــــ اب میرا فیصلہ سن لو۔ نمبر دو میں تمہیں یہ مشن سونپتا ہوں۔ تم اپنی مرضی کی کوئی تنظیم تیار کر کے پاکیشیا فوری طور پر بھیج دو ـــــ لیکن تم نے اُسے یہیں سے کنٹرول کرنا ہے۔ ہیڈ کوارٹر سے باہر نہیں جانا۔ اگر عمران اور اس کی ٹیم پاکیشیا سے نکل آنے میں کامیاب ہو جائے ـــــ تو پھر وہ جس جس چیف کے علاقے میں سے گزرے گی۔ وہی گرینڈ چیف اس کے خاتمے کے لئے اپنی اپنی تنظیمیں اپنے اپنے پروگرام کے مطابق عمل میں لائے گا ـــــ اور اس سارے مشن کو میں خود مجموعی طور پر کنٹرول کروں گا۔ اور ہدایات دوں گا" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"آپ کا فیصلہ درست ہے چیف باس" ـــــ سب بوڑھوں

نے سر ہلاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نمبر دو ـــــ تم ایک گھنٹے بعد میرے کمرہ خاص میں حاضر ہونا اپنی مکمل پلاننگ لے کر آنا" ـــــ چیف باس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور تمام بوڑھے بھی اس کے اٹھتے ہی اپنی اپنی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے سامنے جھک گئے ـــــ چیف باس سر ہلاتا ہوا واپس اُسی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے دیوار کے قریب پہنچتے ہی اس میں پہلے جیسا خلا پیدا ہوا۔ اور چیف باس اس خلا میں غائب ہو گیا۔

www.BooksPk.com

ں ہی
ہوتے

"میں باہر جا سکتا ہوں" ـــــ عمران نے سر سلطان سے دفتر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ اندر داخل ہو کر ہی باہر جانے کا کیا مطلب" سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے چند لمحے کہے تھے ـــــ وہ تو اجازت لینے میں ہی گزر جانے تھے اور گزر بھی چکے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے جاؤ" ـــــ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات بھی ـــــ میں بھی کہوں، کہ آدمی بوڑھا ہونے کے بعد کنجوس کیوں ہو جاتا ہے۔ نہ چائے نہ پیسٹری نہ خاطر نہ خدمت۔ سو

کہہ دیا جاؤ ـــــ کم از کم پٹرول کے پیسے ہی دے دیں آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں بیئر مسلم چھوڑ کر آیا ہوں" ـــــ عمران نے بڑے اطمینان سے کرسی سنبھالتے ہوئے کہا۔

"بیئر مسلم ـــــ وہ کیا ہوتا ہے" ـــــ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی بات میں نے سلیمان سے پوچھی تھی جس کے لئے مجھے ہمسائے کی شادی شدہ بیٹی کی خصوصیات سننی پڑی تھیں" عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا ـــــ میں سمجھ گیا ـــــ بہرحال یہ کاغذ دیکھو" سر سلطان نے دراز کھول کر اس میں سے ایک کاغذ نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کاغذ مسلم ـــــ بس ہماری قسمت میں یہی کاغذ لکھے رہ گئے ہیں پڑھنے نہیں" ـــــ عمران نے کاغذ کو کھولتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان مسکرا دیئے۔

عمران نے کاغذ کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ کاغذ پڑھتا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات گہرے ہوتے جا رہے تھے ـــــ سر سلطان خاموش بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے۔

"حیرت انگیز اطلاع ہے" ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ انتہائی خفیہ طریقے سے یہ اطلاع حکومت گیام کو

ملی ہے۔ اور چونکہ گیام اس کانفرنس کا صدر تھا جہاں جیوش آرگنائز
کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ ہوا تھا ــــ اس لئے انہوں نے
یہ اطلاعات تمام اسلامی ممالک کو سپلائی کر دی ہیں۔ ہمیں یہ
اطلاع حکومت گیام کے ایک خاص ایلچی نے پہنچائی ہے۔
سر سلطان نے کہا۔
"ان اطلاعات کے مطابق تو جیوش آرگنائزیشن جسے حلقہ یہود
بھی کہتے ہیں کا خفیہ ہیڈ کوارٹر صحرائے اعظم کے شمالی حصے میں واقع
ہے ــــ اور صحرائے اعظم کا شمالی حصہ ہی سب سے زیادہ
دشوار گزار اور خوفناک ہے" ــــ عمران نے بڑبڑاتے
ہوئے کہا۔
"ایسی تنظیمیں ایسے ہی علاقوں میں ہیڈ کوارٹر بناتی ہیں"
سر سلطان نے کہا۔
"لیکن جو نقشہ سامنے آیا ہے۔ اس کے مطابق تو یہ ہیڈ کوا
میڈیٹرین سی کا علاقہ بنتا ہے ــــ صحرائے اعظم اور میڈیٹرن
میں بڑا فرق ہے" ــــ عمران نے کہا۔
"ہاں فرق تو بہت ہے ــــ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تمہیں
نقشہ سمجھنے میں غلطی لگی ہو۔ بہرحال یہ اطلاع تو مصدقہ لگتی ہے
کیونکہ گیام کے خفیہ ستارے نے جو تصاویر بھیجی ہیں۔ وہ اس
علاقے کی ہیں" ــــ سر سلطان نے کہا۔
"ہاں ــــ اس لحاظ سے تو یہی علاقہ ہونا چاہیئے۔ تصاویر
تفصیل بھی اس میں درج ہے۔ بہرحال میں مزید چیک کروں گا

عمران نے کاغذ تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔
"اب اس مشترکہ ٹیم کے بارے میں گیام کو کیا جواب دینا ہے۔
صدر مملکت بھی کئی بار پوچھ چکے ہیں" ــــ سر سلطان نے کہا۔
"لیکن جناب ــــ آپ تو جانتے ہیں میں مشترکہ ٹیم کے
چکر میں نہیں پڑا کرتا۔ وہاں باتیں زیادہ ہوتی ہیں کام نہیں ہوتا۔
اس لئے آپ انہیں جواب دے دیں کہ ہم اپنے طور پر کام کریں
گے" ــــ عمران نے دو ٹوک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن عمران بیٹے ــــ ملکی تعلقات کی بنا پر ہم اس طرح کا جواب
نہیں دے سکتے۔ ہمیں ٹیم میں کسی نہ کسی صورت میں حصہ تو لینا ہی
پڑے گا ــــ تم ایسا کرو کہ دو تین ایجنٹ بھیج دو"
سر سلطان نے کہا۔
"میرے پاس سینکڑوں ایجنٹ تو نہیں ہیں کہ ان میں سے
دو تین بھیج دوں ــــ لے دے کہ چند آدمی ہیں۔ اور پھر پاکیشیا
سیکرٹ سروس کا ایک وقار ہے۔ اگر میں کسی عام سے آدمی کو بھیج
دوں تو یہ وقار بھی خراب ہو سکتا ہے ــــ اور کام کے آدمی کو میں
بھیج نہیں سکتا" ــــ عمران نے کہا۔
"طاہر کو بھیج دو ــــ وہ تو سمجھ دار ہے" ــــ سر سلطان
نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا۔
"اگر ایکسٹو چلا گیا تو باقی کیا رہ جائے گا اور اس دوران یہاں
پیچھے کوئی مسئلہ کھڑا ہو گیا تو اسے کون نمٹائے گا" ــــ عمران نے
سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن خانہ پری کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا"
سر سلطان اپنے خارجہ تعلقات کی نزاکت کی وجہ سے بضد تھے۔
"تو ٹھیک ہے ــــ میں سلیمان کو بھیج دیتا ہوں"
عمران نے کہا۔ اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔
"سلیمان ــــ تمہارا باورچی ــــ وہ کیا اس ٹیم کا کھانا بنائے
گا" ــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔
"میں اور طاہر ایکس ٹو ہیں تو سلیمان ایکس ون ہے۔ آپ
اسے نہیں جانتے ــــ آپ کو معلوم ہے کہ صدر مملکت میرے
فلیٹ میں آئے تھے ایکسٹو سے ملاقات کے لئے" ــــ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں ہاں ــــ اچھی طرح یاد ہے۔ وہ ایکسٹو کی ذہانت سے
بے حد متاثر تھے" ــــ سر سلطان نے اثبات میں سر ہلاتے
ہوئے کہا۔
"وہ جس ایکس ٹو کی ذہانت کے گن گا رہے تھے۔ وہ سلیمان
ہی تھا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"سلیمان ــــ اب تم میرے ساتھ مذاق کرو گے"
سر سلطان نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔
"میں سچ کہہ رہا ہوں ــــ مذاق نہیں کر رہا" ــــ عمران
نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"اوہ ــــ سلیمان ــــ کمال ہے ــــ سلیمان نے کس طرح
صدر مملکت کو سنبھال لیا۔ مجھے تو واقعی یقین نہیں آ رہا"

سر سلطان کی آنکھوں میں واقعی ایسے تاثرات تھے جیسے انہیں یقین نہ آ
رہا ہو۔
"جو مجھ جیسے آدمی کو مونگ کی دال کھلا کھلا کر اب تک سنبھالے آ
رہا ہے۔ اس کے سامنے صدر مملکت کیا حیثیت رکھتے ہیں"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان ہنس پڑے۔
"اگر واقعی ایسی بات ہے تو پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں ــــ بھیج
دو سلیمان کو سیکرٹ سروس کا نمائندہ بنا کر ــــ بس یہ دیکھ لینا کہ
کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مذاق نہ اڑے" ــــ سر سلطان
نے کہا۔
"لیکن سلیمان باتیں تو کر لیتا ہے لیکن کام شاید نہ کر سکے۔ پھر
ایسا ہے کہ میں چوہان اور صدیقی کو بھیج دیتا ہوں ــــ ہو سکتا ہے
وہاں کوئی ایسی بات سامنے آ جائے جو ہمارے لئے بھی مفید ثابت
ہو۔ اس طرح ہمارا رابطہ تو رہے گا" ــــ عمران نے چند لمحے
خاموش رہنے کے بعد کہا۔ اور سر سلطان کا چہرہ کھل اٹھا۔
"یہ ٹھیک رہے گا" ــــ سر سلطان نے کہا۔
"او۔ کے ــــ میں طاہر سے کہہ دیتا ہوں وہ ان دونوں کو تیار
کر دے گا۔ باقی تفصیلات آپ اس سے طے کر لینا کہ انہوں نے
کب جانا ہے اور کہاں جانا ہے" ــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے
ہوئے کہا۔
"لیکن تمہارا اپنا پروگرام کیا ہے" ــــ سر سلطان نے
پوچھا۔

"میں اب فارغ ہو گیا ہوں۔ اب حلقہ موت کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی خود میرے لئے مجبوری بن گئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجبوری اور تمہارے لئے۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔ مجھے تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ سر سلطان نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"میں کرنل فریدی سے نقشہ لے آیا تھا۔ اور پھر میں نے یہاں حلقہ موت کی شاخ کا بھی خاتمہ کر دیا۔۔۔۔ اس طرح میں حلقہ موت کے ہیڈ کوارٹر کی نظروں میں آ گیا اور انہوں نے میری موت کا پروانہ جاری کر دیا۔ اس کے چار قاتل یہاں آئے جو بیچارے خود قتل ہو گئے۔۔۔۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ حلقہ موت کیسی تنظیم ہے۔ وہ چار آدمیوں کو بھیج کر مطمئن نہیں ہو گی بلکہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ان کے آدمی اس وقت تک میرا پیچھا کرتے رہیں گے۔۔۔۔ جب تک وہ مجھے مار نہیں ڈالتے اور میں مسلسل خوف اور خطرے کی زد میں رہ نہیں سکتا۔ اس لئے اب دو ہی صورتیں باقی رہ گئی ہیں یا تو یہ پوری تنظیم ہی ختم ہو جائے یا پھر میں ختم ہو جاؤں۔۔۔۔ یہی بات میں نے کرنل فریدی سے کہی تھی اور اسی لئے میں نے آپ سے کہا تھا کہ اس سلسلے میں مجھے باقاعدہ ٹیم لے کر جانے کی اجازت دی جائے"۔۔۔۔ عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"اوہ واقعی۔۔۔۔ یہ تو انتہائی خطرناک صورت حال ہے"۔ سر سلطان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ انہیں اب حالات کی سنگینی کا اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا۔

"اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا جائے۔ اس طرح اس تنظیم پر اتنی کاری ضرب لگائی جا سکتی ہے کہ پھر یہ دس بیس سال تک نہ سنبھل سکے گی۔۔۔۔ ورنہ اس کے قاتل اور اس کی تنظیمیں یہاں آتی رہیں گی۔ میں کب تک اندھیرے کے تیروں سے بچ سکوں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ تم ضرور ان کا خاتمہ کرو حکومت کی طرف سے تمہیں ہر قسم کا تعاون ملے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر ایک کام کر ہی دیجئے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا"۔۔۔۔ سر سلطان نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"حلقہ موت کا ہیڈ کوارٹر یہیں پاکیشیا میں منگوا لیں۔ کم از کم حکومت خرچے سے تو بچ جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سر سلطان شرمندہ سی ہنسی ہنس دیئے۔

"خرچے کی بات نہیں عمران بیٹے۔۔۔۔ حکومت کسی نہ کسی نظم و ضبط کی پابند ہوتی ہے۔ اس لئے بعض اوقات مجبوری آن پڑتی ہے"۔ سر سلطان نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجبوری و معذوری۔۔۔۔ ان دو لفظوں کے معنی میں قبر میں جا کر دیکھوں گا۔ یہاں دنیا میں رہتے ہوئے مجبوری و معذوری کے الفاظ بے معنی ہوتے ہیں۔۔۔۔ اس لئے اگر آپ میری ذات پر احسان کرنے کے لئے کوئی تعاون کرنا چاہتے ہیں تو قطعاً نہ کیجئے"۔

عمران کا لہجہ قطعاً سنجیدہ تھا۔

"ارے تم خواہ مخواہ اس قدر سنجیدہ ہو گئے۔۔۔۔ تمہاری ذات پورے ملک کی ذات ہے۔ تم نے اپنے آپ کو ملک سے الگ کب سمجھنا شروع کر دیا ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے ناراض ہو جانے والے لہجے میں کہا۔

"لیکن آئین میں تو ملک کی ذات کہیں نہیں لکھی۔ البتہ مذہب لکھا ہوا ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو۔۔۔۔ مجھے معلوم ہے تم کیوں ناراض ہو رہے ہو۔ صدر مملکت کا خیال صرف اتنا تھا کہ اگر سارے اسلامی ممالک مل کر ٹیم کی صورت میں کام کریں تو بین الاقوامی تعلقات کو تقویت ملے گی۔۔۔۔ لیکن اب جو صورت حال تم نے بتائی ہے۔ ایسی صورت میں پورا ملک ہر لحاظ سے تمہارے ساتھ ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"ارے ارے۔۔۔۔ اتنے بڑے ملک کو میں کہاں ساتھ گھسیٹتا پھروں گا۔ مجھ سے پہلے ہی جوزف اور سلیمان کے خرچے پورے نہیں ہوتے"۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور سر سلطان بھی اس کا موڈ دوبارہ خوشگوار ہوتے دیکھ کر مطمئن انداز میں ہنس دیئے۔

"آپ بے فکر رہیں۔۔۔۔ حلقہ موت کا حلقہ اب ان کے گرد تنگ ہو جائے گا اور بالآخر حلقہ تنگ ہوتے ہوتے موت بن جائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ ہلاتا ہوا دالیس دروازے کی طرف مڑ گیا۔۔۔۔ سر سلطان بڑی عقیدت مندانہ نظروں سے

اُسے جاتا دیکھتے رہے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ جس ملک میں ایسے خوددار افراد موجود ہوں اس ملک کی طرف کون ٹیڑھی نظروں سے دیکھنے کی جرأت کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر صدیقی اپنے خاص کمرے میں میز پر حلقہ موت کے ہیڈ کوارٹر کا نقشہ پھیلائے بیٹھے تھے۔۔۔۔ لمبی چوڑی میز پر بے شمار کتابیں بکھری ہوئی تھیں۔ ایک ٹیبل لیمپ کی تیز روشنی نقشے کے اوپر پڑ رہی تھی۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نقشے میں ڈوبا ہوا تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی چونک پڑا۔ دروازے پر ٹومی کھڑا ہوا تھا۔

"باس۔۔۔۔ پرنس آئے ہیں"۔۔۔۔ ٹومی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پرنس۔۔۔۔ اوہ اچھا۔۔۔۔ یہیں بلا لو انہیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی

نے کہا۔

"چھوٹے مالک بھی ساتھ ہیں"۔۔۔۔ ٹومی نے دوبارہ کہا۔

"چھوٹا مالک۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔ طاہر آیا ہے۔۔۔۔ میرا بیٹا"

ڈاکٹر صدیقی طاہر کا نام سنتے ہی چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یس باس۔۔۔۔ وہ دونوں اکٹھے ہی آئے ہیں۔ چھوٹے مالک نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ کو اطلاع دوں۔۔۔۔ اس دوران وہ پرنس کو حویلی کی سیر کرا دیں"۔۔۔۔ ٹومی نے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں خود آتا ہوں"

ڈاکٹر صدیقی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر ٹیبل لیمپ بند کر کے تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔ ٹومی ایک طرف ہٹ گیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے کمرے کو لاک کیا اور پھر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئے۔

ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی انہیں بلیک زیرو سامنے صوفے پر بیٹھا نظر آیا۔

"طاہر۔۔۔۔ طاہر بیٹے"۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی بے اختیار دونوں بازو کھول کر بلیک زیرو کی طرف بڑھے۔

"ڈیڈی"۔۔۔۔ طاہر نے بھی بے اختیار ہو کر کہا۔ اور وہ ڈاکٹر صدیقی کے سینے سے لگ گیا۔

"تم کتنے سالوں کے بعد آ رہے ہو۔ تمہیں اپنے باپ کی بھی تو پرواہ کرنی چاہیئے"۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے اسے سینے سے چمٹاتے ہوئے گلوگیر لہجے میں کہا۔

"باپ کی پرواہ تو خلف الرشید قسم کے بیٹے کرتے ہیں۔ آپ نے اس کا نام خلف الرشید رکھ دینا تھا"۔۔۔۔ عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور ڈاکٹر صدیقی نے ایک جھٹکے سے طاہر کو علیحدہ کیا۔ اور پھر مسکراتے ہوئے عمران کی طرف بڑھے۔

"واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔۔ نام مجھے یہی رکھنا چاہیئے تھا"

ڈاکٹر صدیقی نے عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"اب رکھ دیں۔۔۔۔ نام کی تبدیلی کا اشتہار تو اخبار میں سستا چھپ جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی ہنس پڑے۔

اسی لمحے ٹومی ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ جس پر چائے کے ساتھ ساتھ مختلف اقسام کے لوازمات موجود تھے۔

"واہ۔۔۔۔ ایسی ایسی خاطریں ہوں پھر بھی طاہر اگر خلف الرشید نہ بن سکے تو حیرت ہے۔ ایک ہم ہیں کہ قبلہ والد صاحب کے سامنے پہنچے نہیں اور انہوں نے بوٹ کے تسمے کھولے نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو اور ڈاکٹر صدیقی دونوں ہنس پڑے۔

"پھر تو سر رحمان سے بھی غلطی ہو گئی۔۔۔۔ انہیں بھی نام خلف الرشید رکھنا چاہیئے تھا"۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور عمران ان کے خوبصورت طنز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"کہیں آپ انہیں مشورہ نہ دے دیجئے گا"۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی مسکرا دیئے۔

"ارے نہیں۔۔۔۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں اپنے نام کے ساتھ رحمان کا اضافہ کر لوں۔ تاکہ میرے بجائے ایک کے دو بیٹے ہو جائیں"

ڈاکٹر صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے یہ بات طاہر کے سامنے کہہ رہے ہیں۔ یہ بے چارہ پوری حویلی کی آس لگائے بیٹھا ہے آپ اسے آدھا کرنا چاہتے ہیں"

عمران نے کہا۔

"میں پوری حویلی آپ کے نام کرنے کو تیار ہوں"۔۔۔۔ طاہر نے پہلی بار زبان کھولی اور ڈاکٹر صدیقی کا چہرہ اپنے بیٹے کی اس بات پر کھل اٹھا۔

"اچھا ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔ آپ اس نقشے کے متعلق کہاں تک پہنچے"۔۔۔۔ عمران نے اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔

"کیا طاہر کے سامنے بات ہو سکتی ہے۔ میں تو اس لئے خاموش تھا"۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور عمران ڈاکٹر صدیقی کی اس اصول پسندی پر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھا۔

"یہ میرا باس ہے۔۔۔۔ ڈاکٹر صاحب"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر صدیقی حیرت بھرے انداز میں چونک پڑے۔

"طاہر تمہارا باس ہے۔۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"یہ مذاق کر رہے ہیں ڈیڈی۔۔۔۔ ہم دونوں اکٹھے ہی سیکرٹ سروس

کام کرتے ہیں۔۔۔۔ بس"۔۔۔۔ طاہر نے فوراً ہی بات کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو یہ تمہارا آپس کا مسئلہ ہے۔۔۔۔ اگر ایسی بات ہے تو میرے کمرے میں چلو۔ وہاں نقشے کے متعلق بات کرتے ہیں"

ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔ اس دوران وہ چائے پی چکے تھے۔

"ٹومی۔۔۔۔ تم خیال رکھنا۔۔۔۔ کوئی مداخلت نہ ہو"

ڈاکٹر صدیقی نے ایک طرف کھڑے ٹومی سے مخاطب ہو کر کہا اور اس نے سر ہلا دیا۔

ڈاکٹر صدیقی۔ طاہر اور عمران کو لئے اپنے کمرے میں آ گئے۔ انہوں نے میز کے گرد پڑی ہوئی کرسیوں پر انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ پھر ایک کرسی پر بیٹھ کر ٹیبل لیمپ دوبارہ جلا دیا۔

"اس نقشے نے مجھے زبردست الجھن میں ڈالا ہوا ہے۔ میڈیٹرین سی لے آئیڈیے پر جب میں نے تحقیقات کی تو ایسے شواہد سامنے آئے ہیں کہ وہ کسی صورت نہیں بن سکتا۔ کیونکہ دیگر علامات اس کیشن پر فٹ نہیں آتیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے۔۔۔۔ ذرا تفصیل بتائیں"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"دیکھو یہ ستون اور اس کے اوپر مثلث جو اس کونے میں ہے۔ اسے مدنظر رکھا جائے تو یہ نقشہ کسی ایسی جگہ کا بنتا ہے جہاں کوئی اونچا پہاڑ ہو۔۔۔۔ اور اس پہاڑ کی چوٹی کے اوپر کوئی عمارت ہو۔

جب کہ میڈیٹرن سی کے ارد گرد کوئی وسیع پہاڑ نہیں ہے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے نقشے کے ایک کونے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ پہاڑ کی بجائے ریت کا بڑا ٹیلا بھی تو ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ریت کا ٹیلا ——— لیکن میڈیٹرن سی میں ریت کا ٹیلا کہاں سے آ گیا"۔ ڈاکٹر صدیقی نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"جسے ہم میڈیٹرن سی سمجھ رہے ہیں اگر اسے صحرائے اعظم سمجھ لیا جائے تو پھر کیا نتیجہ نکلے گا"۔ عمران نے کہا۔

"صحرائے اعظم ——— اوہ ——— یہ بھی آئیڈیا ہو سکتا ہے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ نقشے پر جھک گئے ان کی تیز نظریں بڑے گہرے انداز میں نقشے کا مجموعی جائزہ لے رہی تھیں۔

"نہیں ——— یہ ناممکن ہے ——— صحرائے اعظم ایسا نہیں ہو سکتا اگر یہ صحرائے اعظم کا نقشہ ہے تو پھر یہ مین پوائنٹ جو کہ محراب کی صورت میں ہے کسی صورت فٹ نہیں بیٹھتا ——— محراب کا مطلب متفقہ طور پر ایسا علاقہ ہے جہاں ٹھوس جگہ ہو"۔ ——— ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"ٹھوس جگہ ——— محراب ——— اوہ ——— لیکن یہ تو علم ہندسہ کے تحت اصطلاح استعمال کی جاتی ہے"۔ ——— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— علم ہندسہ کی ہی تو بات کر رہا ہوں۔ قدیم زمانے میں

اصطلاح استعمال ہی نہیں ہوتی تھی۔ یہ اصطلاح پہلی بار مسلمان ہندسہ کے ماہرین نے ایجاد کی تھی۔ اور آج کل انجینئرنگ میں عام استعمال کیا جاتا ہے"۔ ——— ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"انجینئرنگ میں ——— ارے ہاں ——— واقعی اس پہلو پر تو میرا ذہن ہی نہیں گیا۔ یہ نقشہ جس آدمی سے ملا ہے وہ انجینئر تھا۔ یا انجینئروں کے ساتھ تھا ——— بہرحال اس کا تعلق انجینئرنگ سے ضرور تھا۔ کیونکہ وہ ایک کان کے سلسلے میں سا گالینڈ آئے تھے"۔ عمران نے اٹھ کر نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"انجینئر"۔ ——— ڈاکٹر صدیقی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور وہ نقشے پر جھک گئے۔ طاہر ایک طرف خاموش بیٹھا ان کی

PdfBooksPk.com

باتیں سن رہا تھا۔

"ارے عمران بیٹے ——— اس پہلو سے تو سارا مسئلہ ہی حل ہو رہا ہے ——— اوہ اوہ واقعی ——— یہ ایسا ہی ہے۔ خواہ مخواہ ہم دماغ لڑاتے رہے۔ اور قدیم اشاراتی زبانوں کی اصطلاحات میں گھرتے رہے"۔ ——— ڈاکٹر صدیقی کا چہرہ مسرت کی یلغار سے سرخ پڑ گیا۔ انداز ایسا تھا جیسے انہوں نے کوئی بہت بڑا قلعہ فتح کر لیا ہو۔

"کیا مطلب ——— کیا ہوا"۔ ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ٹھہرو ——— میں ابھی بتاتا ہوں"۔ ——— ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور ایک طرف پڑا ہوا خالی کاغذ اٹھا کر نقشے کے سامنے رکھا۔ اور پھر قلم تیزی سے اس کاغذ پر حرکت کرنے لگا ——— وہ مختلف

شکلیں بنا رہے تھے۔ جن میں عمارتیں۔ سڑکیں۔ سرنگیں۔ کمرے اور چھوٹے ہال اور اسی انداز کی شکلیں تھیں ——— عمران غور سے ان اشکال کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے جیسے ڈاکٹر صدیقی کا قلم چل رہا تھا ویسے ویسے عمران کی آنکھوں میں چمک بھی بڑھتی جا رہی تھی۔

"یہ ہے اس نقشے کی حقیقت"۔ ——— ڈاکٹر صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے قلم ایک طرف رکھ دیا۔

"یہ تو ایک پورے شہر کا نقشہ ہے"۔ ——— عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— بالکل پورا شہر ہے۔ بہت بڑا شہر ——— میرا آئیڈیا ہے کہ یہ شہر وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا ہے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر صاحب ——— اس نقشے میں ایک کمی ہے۔ اس شہر کا کوئی مین راستہ نہیں ہے۔ اندر جانے کا یا باہر آنے کا"۔ عمران نے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"راستہ ——— ہاں ——— راستہ تو ہونا چاہیئے۔ راستے کے بغیر شہر کا کیا مطلب"۔ ——— ڈاکٹر صدیقی نے چونک کر کہا اور ایک بار پھر نقشے پر جھک گئے۔ وہ کافی دیر تک مختلف زاویوں سے نقشے کو دیکھتے رہے ——— ان کے چہرے پر الجھن کے تاثرات امڈ آئے تھے۔

"واقعی ——— اس شہر کا کوئی راستہ نہ ہی ظاہر کیا گیا ہے اور نہ ہی اس نقشے کے مطابق بنتا ہے ——— لیکن بغیر راستے کے شہر

کیا مطلب ——— اندرونی سڑکیں تو موجود ہیں لیکن یہ سب کسی عمارت سے نکلتی ہیں اور کسی عمارت میں غائب ہو جاتی ہیں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ شہر زیر زمین بنایا گیا ہو۔ یا پھر سمندر کے نیچے بنایا گیا ہو"۔ ——— عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"سمندر کے اندر ——— نہیں ——— اتنا بڑا شہر سمندر کے اندر بنانا ناممکن ہے۔ اور اگر بنا ہوتا تو لازماً دنیا کو اس کا علم ہوتا۔ ابھی ہماری انجینئرنگ اس کمال تک نہیں پہنچی کہ سمندر کی تہہ میں اتنا بڑا شہر بنا لیا جائے ——— البتہ زیر زمین ہو سکتا ہے۔ لیکن زیر زمین ہونے کی صورت میں کوئی نہ کوئی راستہ اوپر سے اندر جاتے ہوئے ضرور دکھایا جاتا"۔ ——— ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"یہ ضروری نہیں کہ راستہ بنایا جائے ——— ہو سکتا ہے یہ صرف سمندر کا نقشہ ہو۔ راستہ دکھانا مقصود ہی نہ ہو"۔ ——— عمران نے کہا۔

"ہاں ——— ایسا بھی ہو سکتا ہے"۔ ——— ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"یہ بات تو پھر بھی طے نہ ہوئی کہ یہ شہر کہاں واقع ہے۔ دنیا کے کس خطے میں کس جگہ"۔ ——— طاہر نے پہلی بار تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— اس نقشے سے واقعی یہ وضاحت نہیں ہو سکتی"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے حلقۂ موت کا ہیڈ کوارٹر اس نقشے کے

باوجود بھی خفیہ ہے۔ اب پوری دنیا کی زمین یا سمندر کی تہیں
نہیں کھنگالی جا سکتیں ـــــ البتہ اس سے اس بات کو تقویت ملتی
ہے کہ حکومت گیام کی اطلاع درست ہو۔ یہ شہر صحرائے اعظم
کے شمالی حصے میں زیر زمین واقع ہو" ـــــ عمران نے کہا۔
"حکومت گیام کی اطلاع ـــــ کیا مطلب" ـــــ ڈاکٹر صدیقی
نے چونکتے ہوئے کہا۔
"حکومت گیام کے ایک خفیہ سیارے نے ایسی تصاویر بھیجی
ہیں جن سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ حلقہ موت کا ہیڈ کوارٹر صحرائے اعظم
کے شمالی حصے میں ہے ـــــ انہوں نے ہمیں یہ اطلاع بھیجی"
عمران نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر ڈاکٹر صدیقی کے ہاتھ میں
دیتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر صدیقی نے کاغذ کو پڑھنا شروع کر دیا۔
"اطلاع سے تو یہی معلوم ہوتا ہے" ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کاغذ واپس عمران کی طرف بڑھاتے
ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب ـــــ آپ کا بے حد شکریہ۔ آپ
نے واقعی اس نقشے کو حل کر کے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے
باقی میں خود معلوم کر لوں گا کہ یہ کہاں واقع ہے۔ کم از کم اندرونی
صورت حال تو سامنے آ گئی" ـــــ عمران نے کہا۔
"یہ سب کچھ تو تمہارے اسی کلیو سے ممکن ہوا کہ نقشہ بنانے
والے کا تعلق انجینئرنگ سے تھا ـــــ ورنہ تو شاید میں ساری عمر
سر کھپاتا رہتا تو یہ نقشہ حل نہ ہوتا" ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے نقشہ

حل شدہ کاغذ تہہ کر کے عمران کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔
"اچھا اب اجازت دیجئے" ـــــ عمران نے کاغذات جیب میں
رکھتے ہوئے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ طاہر بھی اس کے ساتھ ہی
اٹھ کھڑا ہوا۔
"ارے ابھی کہاں ـــــ کھانا کھاؤ ـــــ ایک دو روز میرے پاس
ٹھہرو" ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"ڈیڈی ـــــ اس وقت تو اہم کام سرانجام دینے ہیں۔ میں پھر
حاضر ہو گا" ـــــ طاہر نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔
"جب بھی آتے ہو یہی کہتے ہو" ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے ناراضگی کرتے
ہوئے کہا۔
"اب ضرور آؤں گا" ـــــ طاہر نے وعدہ کرتے ہوئے کہا۔
پھر وہ دونوں ڈاکٹر صدیقی سے اجازت لے کر ٹومی کی رہنمائی میں
گیراج کے پھاٹک کی طرف روانہ ہو گئے ـــــ عمران کا چہرہ بتا رہا تھا
کہ وہ کسی گہری سوچ میں مصروف ہے۔ شاید اسی نقشے کے
متعلق ہی اس کا ذہن الجھا ہوا تھا۔

سیاہ رنگ کی کار اندھیرے میں دوڑتی ہوئی ایک سنسان
اور تاریک سڑک پر بڑھی جا رہی تھی ـــــ اس کی ہیڈ لائٹس بند تھیں
اور وہ ارد گرد پھیلے ہوئے اندھیرے کا ایک حصہ معلوم ہو رہی تھی
سڑک کے دونوں اطراف میں گھنے درختوں کا ایک طویل سلسلہ
موجود تھا ـــــ جس نے تاریکی کو اور زیادہ گہرا کر دیا تھا۔ ڈرائیونگ
سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں ونڈ سکرین پر جمی
ہوئی تھیں۔ جب کہ ساتھ والی سیٹ پر ایک قوی الجثہ آدمی بیٹھا
تھا۔ پچھلی سیٹ خالی پڑی ہوئی تھی۔
کافی دور جا کر نوجوان نے کار کو آہستہ کر کے ایک سائیڈ روڈ
پر موڑ دیا۔ اور پھر اس کی رفتار بڑھا دی ـــــ لیکن اس نے
ہیڈ لائٹس ویسے ہی بند کر رکھی تھیں۔ اس کے کار چلانے کے
انداز سے ظاہر ہو رہا تھا کہ راستہ اس کا دیکھا بھالا ہوا ہے

کچے راستے کا اختتام ایک کافی بڑی فارم نما عمارت کے گیٹ پر جا
کر ہوا تو نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر تین بار وقفے وقفے سے ہیڈ لائٹس
جلا کر بجھا دیں۔
دوسرے لمحے پھاٹک کھل گیا۔ اور نوجوان نے کار آگے بڑھا
دی۔ پھاٹک کے درمیان میں ایک سیاہ پوش کھڑا تھا اس کے
ہاتھ میں مشین گن تھی ـــــ اس نے مکمل طور پر سیاہ لباس پہنا ہوا
تھا۔ عمارت بھی تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ نوجوان نے کار اس آدمی
کے قریب جا کر روک دی۔
"پاس ورڈ" ـــــ مشین گن بردار نوجوان نے کار کے
قریب پہنچتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔
"حلقہ موت" ـــــ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوان
نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یس سر" ـــــ نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں کہا اور ایک
طرف ہٹ گیا۔ نوجوان کار اندر عمارت میں لیتا گیا۔ عمارت کے پورچ نما
برآمدے میں جا کر اس نے کار روک دی ـــــ اور وہ قوی الجثہ
آدمی کار سے باہر آ گیا۔
"آیئے جناب" ـــــ برآمدے کے ایک ستون کے پیچھے سے
ایک اور مسلح آدمی نے باہر آتے ہوئے اس قوی الجثہ آدمی سے
مخاطب ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا ـــــ اور قوی الجثہ آدمی نے سر
ہلا دیا۔ اس کے بعد وہ اس آدمی کی رہنمائی میں چلتا ہوا تاریکی میں
ڈوبی عمارت میں داخل ہو گیا ـــــ ایک کمرے میں داخل ہو کر مسلح

www.BooksPk.com

آدمی نے دروازہ بند کیا اور پھر چٹ کی آواز کے ساتھ ہی کمرے میں روشنی پھیل گئی۔

"آیئے"۔۔۔۔ مسلح آدمی نے ایک دیوار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور اس نے دیوار کی جڑ میں زور سے پیر مارا تو دیوار ایک طرف ہٹ گئی۔ اب نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں صاف نظر آ رہی تھیں۔ اور قوی الجثہ آدمی تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے ایک دروازے پر پہنچ گیا۔۔۔۔ اسے لے آنے والا اس کے پیچھے آ رہا تھا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر مسلح شخص نے آگے بڑھ کر مخصوص انداز میں دستک دی۔

"کون ہے"۔۔۔۔ دروازے کی سائیڈ پر لگے ہوئے ایک سپیکر نما آلے سے ایک بھاری آواز گونجی۔

"نمبر تھری حاضر ہوں باس۔۔۔۔ مہمان آ گئے ہیں"۔ مسلح شخص نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ جب کہ وہ قوی الجثہ ویسے ہی خاموش کھڑا رہا۔

"سب او۔ کے ہے"۔۔۔۔ اندر سے دوبارہ پوچھا گیا۔

"یس باس۔۔۔۔ آل او۔ کے"۔۔۔۔ نمبر تھری نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اور اس کا فقرہ مکمل ہوتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا اور قوی الجثہ شخص نے قدم آگے بڑھا دیئے جب کہ نمبر تھری وہیں کھڑا رہا۔۔۔۔ قوی الجثہ شخص کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ اس کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔ کمرے میں ہلکی سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ایسی روشنی جس کا غالب عنصر اندھیرا تھا۔ دروازہ

بند ہوتے ہی چٹ کی آواز ابھری اور کمرے میں یک لخت تیز روشنی پھیل گئی۔۔۔۔ قوی الجثہ شخص نے جلدی جلدی پلکیں جھپکائیں۔ یک لخت تیز روشنی ہو جانے کی وجہ سے اس کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔ لیکن چند لمحوں بعد اسے سب کچھ واضح نظر آنے لگا۔

"خوش آمدید مسٹر شولڈر"۔۔۔۔ کمرے کے کونے سے بھاری آواز سنائی دی۔

"تھینک یو"۔۔۔۔ قوی الجثہ شخص نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور کمرے کے کونے میں موجود ایک بھاری سی میز کے پیچھے کھڑے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ جس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہوا تھا۔ شولڈر نے مصافحہ کیا۔

"بیٹھو"۔۔۔۔ کمرے میں موجود شخص نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور قوی الجثہ شخص بڑے مطمئن انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم یقیناً ہمارے متعلق جاننا چاہتے ہو گے۔ لیکن تفصیلی تعارف ممکن نہیں۔ بس نمبر ایک کافی ہے اور ہمارا تعلق حلقہ موت کے راجگام سنٹر سے ہے۔۔۔۔ راجگام نمبر ایک کہہ لو۔ ہمیں ہدایات دی گئی ہیں کہ تم سے رابطہ قائم کیا جائے"۔۔۔۔ میز کے پیچھے موجود شخص نے اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ مجھے بھی ہدایات مل گئی تھیں۔ اس لئے میں خاموشی سے یہاں چلا آیا ہوں۔ میرا تعلق حلقہ موت کے نشوم سنٹر

سے ہے۔ اور نشوم سنٹر نے مجھے یہاں اس لئے بھیجا تھا کہ میں طویل عرصے تک یہاں کام کر چکا ہوں۔ یہ شہر اور ملک میرے لئے نیا نہیں ہے"۔۔۔۔ شولڈر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔۔۔۔ تمہیں یہ تو بتایا گیا ہو گا کہ اصل مشن کیا ہے"۔ نمبر ایک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ میں نے یہاں آ کر علی عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کرنی ہے۔۔۔۔ علی عمران سے میں بہت اچھی طرح واقف ہوں۔ مجھے اس کے کام کرنے کے طریقے۔ اس کی عادات وغیرہ سے بڑی گہری شناسائی ہے۔ میں اس کے دو تین ساتھیوں کو بھی جانتا ہوں"۔۔۔۔ شولڈر نے جواب دیا۔

"کیسے۔۔۔۔ کیا اس شناسائی کی تفصیلات تم بتا سکو گے۔ تاکہ مجھے صحیح اندازہ ہو سکے"۔۔۔۔ نمبر ایک نے کہا۔

"میں یہاں منشیات کے ایک ریکٹ کا سربراہ تھا۔ عمران کی فیلڈ منشیات نہیں ہے۔۔۔۔ لیکن یہاں عمران کا ایک قریبی دوست ہے۔ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض۔۔۔۔ فیاض بے حد راشی قسم کا آفیسر ہے۔ منشیات کے ریکٹ کی وجہ سے میں اسے بھاری رشوت ہر ماہ دیا کرتا تھا۔۔۔۔ اور میں نے فیاض سے بڑے دوستانہ تعلقات استوار کر رکھے تھے۔ اسی فیاض کی وجہ سے میرے عمران سے بھی خاصے تعلقات قائم رہے ہیں۔۔۔۔ میں بظاہر بڑی لائجی کا کاروبار کرتا تھا۔ اور وہ بھی مجھے اسی حیثیت سے جانتا ہے یہاں

سے جانے سے پہلے میرے اس سے خاصے اچھے تعلقات تھے۔ اسی وجہ سے مجھے یہاں بھیجا گیا ہے۔۔۔۔ اور میں نے یہاں آتے ہی عمران کے متعلق کچھ رپورٹیں ہیڈ کوارٹر بھیجی ہیں۔ اس کے بعد مجھے ہدایت دی گئی کہ آپ سے تعاون کروں۔۔۔۔ چنانچہ میں حاضر ہوں"۔ شولڈر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ہمارا مشن کیا ہے"۔۔۔۔ نمبر ایک نے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔۔ مجھے اب تک صرف نگرانی کا حکم ملا تھا اور خاص طور پر اس بات کی ہدایت کی گئی تھی کہ اگر عمران ملک سے باہر جانے لگے تو ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دوں"۔۔۔۔ شولڈر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو سنو۔۔۔۔ ہمارا مشن عمران کا خاتمہ ہے۔۔۔۔ فوری خاتمہ"۔ نمبر ایک نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ لیکن یہ ناممکن ہے"۔۔۔۔ شولڈر نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا۔۔۔۔ ناممکن۔۔۔۔ یہ لفظ تم نے کیوں استعمال کیا"۔ نمبر ایک کا لہجہ یک لخت تلخ ہو گیا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔

"اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔۔۔۔ عفریت ہے۔۔۔۔ بدروح ہے۔۔۔۔ اس کی ہزار آنکھیں ہیں۔۔۔۔ گولی اسے چھو نہیں سکتی۔ موت اس کے قریب نہیں جاتی۔۔۔۔ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے

کہ ہزاروں آدمی۔ بڑے بڑے پیشہ ور قاتل اسی مقصد کو لے کر آئے اور خود موت کا ذائقہ چکھنے پر مجبور ہو گئے ــــ لیکن عمران کا کوئی بال بھی بیکا نہ کر سکا ــــ شولڈر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور نمبر ایک حیرت سے آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھتا رہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ حلقہ موت میں دشمن کے متعلق ایسے الفاظ کہنے والے کا انجام کیا ہوتا ہے" ــــ نمبر ایک کا لہجہ مزید تلخ ہو گیا۔

"مجھے حقیقت بیانی کے لئے کہا گیا ہے۔ اور جو حقیقت تھی وہ میں نے بیان کر دی ہے" ــــ شولڈر نے جواب دیا۔

"تو تمہارا مطلب ہے ہم عمران کو چھیڑے بغیر واپس چلے جائیں" ــــ نمبر ایک نے کہا۔

"یہ میں نے کب کہا ہے ــــ آپ نے مجھ سے رائے مانگی میں نے دے دی۔ اب آپ حکم دیں گے تو میں ہزاروں کے مجمع میں عمران پر گولی چلانے سے دریغ نہیں کروں گا ــــ میں تو حکم کا پابند ہوں۔ حکم کی تعمیل میرا فرض ہے۔ البتہ نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے" ــــ شولڈر نے جواب دیا۔

"گڈ ــــ اب تم نے درست لائن پر بات کی ہے۔ اور سنو۔ راجگام سنٹر کے سامنے عمران کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ہم اُسے کسی حقیر کیڑے کی طرح پیر کے نیچے مسل دینے کی طاقت بھی رکھتے ہیں اور وسائل بھی ــــ تم صرف ہمیں معلومات مہیا کرو۔ اس کے بعد دیکھو

کہ عمران کس طرح موت کے گھاٹ اترتا ہے" ــــ نمبر ایک نے کہا۔

"آپ کیسی معلومات چاہتے ہیں" ــــ شولڈر نے کہا۔

"اس وقت عمران کہاں ہے۔ اور اس کی کیا مصروفیات ہیں۔ اس کا حلیہ وغیرہ تمام تفاصیل بتا دو" ــــ نمبر ایک نے کہا۔

اور شولڈر نے عمران کا حلیہ قد و قامت اور دیگر تفصیلات بتانے کے بعد اس کے فلیٹ کا نمبر بھی بتا دیا ــــ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ آج کل وہ زیادہ تر فلیٹ میں ہی رہتا ہے۔

"فلیٹ کی نگرانی ہوتی ہے" ــــ نمبر ایک نے پوچھا۔

"نہیں ــــ کبھی نہیں ــــ اس کا ایک باورچی اس کے ساتھ رہتا ہے" ــــ شولڈر نے جواب دیا۔

"اگر اس کا فلیٹ بم سے اڑا دیا جائے تو" ــــ نمبر ایک نے کہا۔

"اڑایا جا سکتا ہے انتہائی آسانی سے ــــ اور شاید اب تک ہزاروں نہیں تو سینکڑوں بار اڑایا جا چکا ہے۔ لیکن عمران آج تک نہیں مرا" ــــ شولڈر نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ فلیٹ میں ہے اور فلیٹ کو بم سے اڑا دیا جائے تو پھر اس کے بچ نکلنے کا کیا سوال" ــــ نمبر ایک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی سوال کا جواب تو آج تک معلوم نہیں ہو سکا۔ بہرحال اب

تک یہی ہوتا آیا ہے" ــــ شولڈر نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

"تم اُسے کسی ایسی جگہ لے آ سکتے ہو۔ جہاں اُسے آسانی سے گولی ماری جا سکے" ــــ نمبر ایک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"مثلاً کیسی جگہ" ــــ شولڈر نے پوچھا۔

"کسی بھی کھلی جگہ پر ــــ کسی کیفے ــــ کسی ہوٹل ــــ ساحل سمندر پر" ــــ نمبر ایک نے کہا۔

"بالکل ہو سکتا ہے ــــ وہ چلا آئے گا" ــــ شولڈر نے جواب دیا۔

"او۔ کے ــــ پھر تم ایسا کرو کہ اُسے کسی کھلی جگہ پر لے آؤ۔ وقت اور جگہ تم منتخب کر لو میرے آدمی وہاں موجود ہوں گے پھر دیکھنا کہ عمران کے جسم میں کتنے سوراخ ہوتے ہیں" ــــ نمبر ایک نے کہا۔

"لیکن اس کا ایک اور نتیجہ بھی نکل سکتا ہے۔ کہ اگر عمران اس حملے سے بچ گیا تو پھر میں اس کی نظروں میں مشکوک ہو جاؤں گا کیونکہ میں ہی اُسے وہاں لے جانے کا ذمہ دار ہوں" ــــ شولڈر نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ ــــ تم واقعی بے حد ذہین ہو۔ میں تمہیں ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ گو عمران کے بچ نکلنے کا میری نظر میں کوئی امکان نہیں ہے ــــ لیکن تمہاری بات اصول کے تحت اپنی جگہ درست

ہے۔ اس لئے اس میں اگر ترمیم کر لی جائے کہ تم عمران کی نگرانی کرو۔ اور جیسے ہی وہ کسی پبلک جگہ پر پہنچے مجھے اطلاع کر دو ٹرانسمیٹر پر۔ میرے آدمی وہاں پہنچ جائیں گے ــــ اس کے بعد عمران کا خاتمہ میری ذمہ داری ہو گی" ــــ نمبر ایک نے کہا۔

"بالکل یہ درست رہے گا ــــ آپ اپنی فریکوئنسی بتا دیں میں کال کر دوں گا" ــــ شولڈر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

نمبر ایک نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر شولڈر کی طرف بڑھا دیا ــــ اس کے کونے میں لگا ہوا بٹن دبا دو گے تو میرے ساتھ بات ہو جائے گی ــــ کوڈ حلقہ موت ہی ہو گا" ــــ نمبر ایک نے کہا۔

"اس کی رینج کتنی ہے" ــــ شولڈر نے ڈبہ نما ٹرانسمیٹر اٹھا کر غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"دو سو کلومیٹر" ــــ نمبر ایک نے جواب دیا۔

"گڈ ــــ ٹھیک ہے" ــــ شولڈر نے کہا اور ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا۔

نمبر ایک نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا بٹن دبایا۔ اور شولڈر کو واپس چھوڑ آنے کی ہدایات دے کر وہ اٹھ کھڑا ہوا ــــ اس نے شولڈر سے مصافحہ کیا اور شولڈر واپس مڑ گیا۔ وہ جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچا دروازہ کھل گیا اور شولڈر باہر چلا گیا۔

www.BooksPk.com

"اَب کیا ہوگا ـــــ مسئلہ تو حل نہ ہوا" ـــــ بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں اس وقت ڈاکٹر صدیقی کی حویلی سے واپس دارالحکومت کی طرف لوٹ رہے تھے۔ اسٹیئرنگ بلیک زیرو کے ہاتھوں میں تھا۔ اور عمران ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"ہاں ـــــ اب ایک ہی صورت ہے کہ مجھے حلقہ موت کا کوئی ایسا آدمی تلاش کرنا ہوگا جو ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کو جانتا ہو۔ یا پھر ایسا ہے کہ میں صحرائے اعظم میں جا کر قسمت آزمائی کروں" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو صحرائے اعظم والی ٹپ درست لگ رہی ہے۔ ایسی تنظیمیں ایسی ہی جگہوں پر ہیڈ کوارٹر قائم کرتی ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ـــــ لیکن بھائی کیا بات ہے۔ میرے حلق سے یہ ٹپ نیچے نہیں اتر رہی۔ جس آسانی سے یہ معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ وہی مجھے کھٹک رہی ہیں ـــــ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ ان تصاویر میں ایک ایسے آدمی کو دیکھا گیا ہے جس کا تعلق حلقہ موت کے ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ لیکن اس آدمی کا کوئی اتہ پتہ نہیں دیا گیا" ـــــ عمران نے کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو گیام کی سیکرٹ سروس کے چیف سے تفصیلی بات چیت ہو سکتی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ـــــ میں نے بھی یہی سوچا ہے کہ کرنل ڈکسن سے خود بات کروں" عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کرنل ڈکسن" ـــــ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں ـــــ گیام سیکرٹ سروس کا چیف کرنل ڈکسن ہے۔ تم شاید اسی لئے حیران ہو رہے ہو کہ ایک اسلامی ملک کی سیکرٹ سروس کا چیف غیر ملکی کیسے ہو سکتا ہے تو تمہاری سیکرٹ سروس کی نمبر ٹو چیف جولیا بھی تو غیر ملکی ہے ـــــ کرنل ڈکسن پہلے ایکریمی سی آئی اے میں تھا۔ وہ مسلمان ہو گیا اور گیام سیکرٹ سروس میں شامل کر لیا گیا۔ پھر ترقی کرتے کرتے چیف بن گیا ـــــ البتہ اس کا نام وہی رہا۔ خاصا ہوشیار اور ذہین آدمی ہے" ـــــ عمران نے اس کے متعلق تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے جواب دینے کی بجائے سر ہلا دینے پر اکتفا کیا ـــــ وہ اس وقت دارالحکومت کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اور سڑک پر ٹریفک بھی خاصی ہو گئی تھی۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ شہر میں داخل ہو گئے۔

"مجھے ہوٹل اوریگا کے سامنے اتار کر تم دانش منزل چلے جاؤ۔ مجھے یہاں ایک آدمی سے ملنا ہے" ـــــ عمران نے شہر میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو سے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ہوٹل اوریگا کی چار منزلہ خوب صورت عمارت کے سامنے اس نے کار روک دی ـــــ اور عمران نے نیچے اترنے سے پہلے نقشہ اور گیام حکومت کی طرف سے آنے والا اطلاعی کاغذ جیب سے نکال کر بلیک زیرو کو دے دیا کہ وہ انہیں دانش منزل لے جائے اور خود وہ کار سے نیچے اتر آیا ـــــ بلیک زیرو نے کار آگے بڑھا دی۔ عمران کندھے اچکاتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس وقت اپنی اصل شکل میں تھا ـــــ مین گیٹ میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"اوہ عمران صاحب ـــــ آپ ـــــ فرمائیے" ـــــ کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم تو شاید مالابار ہوٹل میں تھے" ـــــ عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بھلا کیا ہے عمران صاحب ـــــ جہاں تنخواہ زیادہ ملے وہیں پہنچ جاتے ہیں" ـــــ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایک اور جگہ بتا دوں وہاں تنخواہ سب سے زیادہ ملتی ہے" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ـــــ کون سی جگہ ہے" ـــــ نوجوان نے ہنستے ہوئے

کہا وہ عمران سے اچھی طرح واقف تھا۔

"سنٹرل جیل میں جلادوں کی جگہ خالی ہے۔ تنخواہ بھی ملے گی اور فی پھانسی بونس بھی ـــــ مزے سے آدمیوں کی گردن دبائی اور تنخواہ کے ساتھ بونس بھی وصول کیا" ـــــ عمران نے کہا اور نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کو میری شکل جلادوں جیسی لگتی ہے" ـــــ نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس تھوڑا سا فرق ہے ـــــ شادی کر لو وہ بھی دور ہو جائے گا" عمران نے کہا اور نوجوان قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اچھا بعد میں اطمینان سے ہنس لینا۔ مجھے کچھ معلومات چاہئیں" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور نوجوان کی ہنسی کو یک لخت بریک لگ گئی۔

"جی ـــــ جی فرمائیے" ـــــ نوجوان کاؤنٹر مین نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"مارکر سے ملنا چاہتا ہوں ـــــ میں نے سنا ہے اس نے یہاں مستقل کمرہ لیا ہوا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"مارکر ـــــ اوہ ہاں ـــــ وہ موجود ہے ـــــ کمرہ نمبر چالیس تیسری منزل ـــــ اُسے فون کروں" ـــــ کاؤنٹر مین نے کہا۔

"نہیں ـــــ میں خود مل لوں گا" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند منٹوں بعد وہ تیسری منزل کے کمرہ نمبر چالیس کے سامنے موجود تھا۔ اس نے دروازے پر دستک

دی۔

"کون ہے"۔۔۔۔ اندر سے ایک کرخت سی آواز نکلی۔

"بوجھو تو کون ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز سے کہا۔

"ارے ارے۔۔۔۔ یہ آواز تو عمران کی لگتی ہے"۔۔۔۔ اندر سے حیرت بھری آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔

"ارے واقعی۔۔۔۔ عمران صاحب آپ"۔۔۔۔ دروازے میں کھڑے ہوئے نوجوان نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔ اور یوں آگے بڑھا جیسے عمران سے بغلگیر ہونا چاہتا ہو۔ اس کا چہرہ مسرت سے گلنار ہو رہا تھا۔

"بس بس۔۔۔۔ میں نے اپنی پسلیاں نکلوا دی ہیں۔ ابھی ہسپتال سے سیدھا آ رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے بڑے خوف زدہ لہجے میں کہا۔ اور مارکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"پسلیاں تو میری ٹوٹی تھیں۔۔۔۔ بہرحال خوش آمدید"۔ مارکر نے ہنس کر خود ہی پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو پسلیاں نکلوا دی ہیں۔ ورنہ ٹوٹی ہوئی پسلیوں کے ساتھ کون خوش آمدید کہہ سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مارکر ہنس پڑا۔ عمران کمرے میں داخل ہوا۔ کمرہ خاصا صاف ستھرا تھا اور مارکر شاید بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ کیونکہ اس پر پڑی ہوئی شکنیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

"آج کل آرام ہو رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے

کہا۔

"ہماری قسمت میں تو آرام ہی آرام ہے۔ خاصا کما لیا ہے۔ اب ہمیں آرام سے کون روک سکتا ہے"۔۔۔۔ مارکر نے دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو میں نے روک دیا ہے۔ دیکھو تم بستر کی بجائے کرسی پر نظر آ رہے ہو۔۔۔۔ اچھا یہ بتاؤ کبھی صحرائے اعظم کے شمالی حصے میں بھی گئے ہو"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"صحرائے اعظم کے شمالی حصے میں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ کئی دفعہ جانے کا ارادہ کیا۔ لیکن وہ حصہ اس قدر دشوار گذار ہے کہ کوئی ساتھ جانے کو تیار ہی نہیں ہوتا۔ اور آپ تو جانتے ہیں اکیلا آدمی ایسے علاقے میں سفر ہی نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ مارکر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"حالانکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ اس علاقے میں ایسے ایسے نوادرات موجود ہیں کہ دنیا بھر میں اس جیسا ایک بھی نہیں ملتا"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نوادرات اور صحرائے اعظم کے شمالی حصے میں۔۔۔۔ نہیں عمران صاحب۔۔۔۔ میں نے تو کسی سے نہیں سنا۔ ورنہ میں اکیلا بھی چلا جاتا۔ آپ تو جانتے ہیں کہ نوادرات میری کمزوری ہیں"۔ مارکر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہاری کمزوری بھی نوادرات ہیں اور معاشی خوشحالی کی وجہ بھی یہی ہے۔۔۔۔ اور تم نے پوری دنیا اس سلسلے

میں گھوم ڈالی ہے۔ اور نوادرات کے ضمن میں تمہارا نام بین الاقوامی اتھارٹی کے طور پر لیا جاتا ہے۔۔۔۔ لیکن اس کے باوجود تمہاری معلومات ابھی تک نامکمل ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور مارکر کی آنکھیں پھیلنے لگیں۔ عمران ایک ایسی بات کہہ رہا تھا جو شاید دنیا کا کوئی بھی شخص مارکر کے سلسلے میں کبھی نہ کہتا۔

"نوادرات کے سلسلے میں آپ میری معلومات کو چیلنج کر رہے ہیں مجھے اس پر حیرت ہے"۔۔۔۔ مارکر نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا اور عمران اس کے اس لہجے پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا بتاؤ۔۔۔۔ تمہیں بیس ہزار سال پرانی انسانی کھوپڑی کہاں سے دستیاب ہوئی تھی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صحرائے اعظم سے۔۔۔۔ لیکن وہ تو مشرقی حصہ تھا۔ شمالی نہیں"۔ مارکر نے کہا۔

"لیکن تم نے کبھی چالیس ہزار سال پرانی کھوپڑی کے متعلق سنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"چالیس ہزار سال پرانی کھوپڑی تو آج تک دستیاب ہی نہیں ہو سکی۔۔۔۔ سب سے قدیم کھوپڑی دس بیس ہزار سال پرانی ہے"۔ مارکر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں نوادرات کے سلسلے میں تمہاری معلومات نامکمل ہیں۔۔۔۔ پروفیسر گڈانی کو جانتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"پروفیسر گڈانی۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ اچھی طرح جانتا ہوں"۔

مارکر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اس نے صحرائے اعظم کے شمالی حصے سے یہ کھوپڑی برآمد کی ہے۔ وہ وہاں بلیک فیور کا شکار ہو گیا۔ اس لئے اُسے واپس آنا پڑا۔۔۔۔ اس کا بیان ہے کہ صحرائے اعظم کے شمالی حصے میں ایسے ایسے نوادرات بکھرے ہوئے ہیں جو دنیا میں انقلاب پیدا کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر میں لازماً صحرائے اعظم کے شمالی حصے میں جاؤں گا۔ بہرصورت میں اور ہر قیمت پر۔۔۔۔ لیکن عمران صاحب۔۔۔۔ کیا آپ مجھے صرف یہی اطلاع دینے آئے ہیں"۔۔۔۔ مارکر نے کہا۔

"نہیں۔۔۔۔ یہ تو صرف باتوں میں بات چل نکلی ہے۔ میں تو صرف یہ پوچھنے آیا تھا کہ تم صحرائے اعظم کے شمالی حصے میں کبھی گئے ہو یا نہیں"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کو صحرائے اعظم کے اس حصے سے کیوں دلچسپی پیدا ہو گئی"۔۔۔۔ مارکر نے کہا۔

"دراصل میں بھی اب تمہارے جیسا پیشہ اختیار کرنے کا سوچ رہا ہوں۔۔۔۔ گھومو پھرو۔۔۔۔ سیر کرو۔۔۔۔ سیاحت کرو۔۔۔۔ اور شہرت بھی کماؤ اور دولت بھی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔۔۔۔ اگر آپ جیسا آدمی ہمارے فیلڈ میں آ جائے۔ تو یہ یقیناً ایک خوشگوار اضافہ ہو گا"۔۔۔۔ مارکر نے ہنستے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ کمرے میں موجود

ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مارکر نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہاں موجود ہیں"۔۔۔۔ مارکر نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یس"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اس کے اندازے کے مطابق کسی کو اس کی یہاں موجودگی کا علم نہ تھا پھر اس کے نام کال کیسے آسکتی تھی۔

"عمران صاحب۔۔۔۔ میں کاؤنٹر سے بول رہا ہوں ٹونی۔۔۔۔ کچھ لوگ یہاں نیچے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان کی حرکات بڑی مشکوک سی ہیں۔ مجھے وہ مسلح لگتے ہیں۔ ان میں غیر ملکیوں کی تعداد زیادہ ہے"۔۔۔۔ کاؤنٹر مین ٹونی نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ میرا انتظار کر رہے ہیں"۔ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"آپ جب اوپر گئے تو ہال میں بیٹھا ہوا ایک مقامی آدمی میرے پاس آیا۔۔۔۔ اس نے یوں سرسری طور پر پوچھا کہ آپ کس سے ملنے گئے ہیں۔ اس نے بتایا کہ وہ آپ کا دوست ہے۔ اور آپ سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔۔ میں نے اسے بتا دیا جس پر وہ اوپر جانے کی بجائے واپس ہال میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باتھ روم میں چلا گیا۔ اور پھر واپس آگیا۔۔۔۔ اس کی نظریں لفٹ پر جمی ہوئی تھیں تھوڑی دیر بعد ایک غیر ملکی ہال میں داخل ہوا۔ وہ علیحدہ میز پر بیٹھ گیا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ مقامی آدمی اور اس غیر ملکی کے درمیان پُراسرار اشارے ہو رہے ہیں۔۔۔۔ میں ٹھٹھک گیا۔ پھر وہ دونوں

اٹھ کر باہر چلے گئے۔ کچھ دیر بعد پھر وہ اکیلے اکیلے اندر آئے ہیں۔ ان کی تعداد چار ہے لگ بھگ ہے۔۔۔۔ اور ان سب کی نظریں لفٹ کی طرف ہیں۔ لفٹ میں سے جو بھی نکلتا ہے وہ اُسے دیکھ کر اس مقامی کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور جب وہ نہیں کے سے انداز میں سر ہلاتا ہے تو وہ دوبارہ لفٹ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔۔۔۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں"۔۔۔۔ ٹونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔۔۔۔ تم تو پورے شرلاک ہومز بن گئے ہو۔ اس مقامی کو پہچانتے ہو یہ کون ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔۔ میں نہیں جانتا"۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔۔۔۔ شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب"۔۔۔۔ مارکر نے پوچھا۔

"کچھ لوگ ہمیں صحرائے اعظم کے شمالی حصے میں جانے سے روکنا چاہتے ہیں۔ میں ذرا ان سے پوچھ لوں کہ وہ کیوں ایسا کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

مارکر خاموش بیٹھا اُسے دیکھتا رہا۔ مارکر سے اس کی پرانی دوستی تھی۔۔۔۔ اور مارکر جانتا تھا کہ عمران سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔

عمران دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ راہداری خالی تھی۔ وہ

بجائے لفٹ سے نیچے جانے کے فائر ڈور کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فائر ڈور کا ایمرجنسی لاک کھولا اور پھر عقبی سمت میں جاتی ہوئی سیڑھیاں اترتا گیا۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ عقبی گلی میں سے ہوتا ہوا سڑک پار کر کے ایک کیفے میں داخل ہو گیا۔ کیفے کے برآمدے میں پبلک بوتھ موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور جولیا کے نمبر ڈائل کئے۔

"جولیا سپیکنگ"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جولیا۔۔۔۔ تم کیپٹن شکیل کو لے کر فوراً ہوٹل ایگا پہنچو۔ تم دونوں نے علیحدہ علیحدہ کاروں میں پہنچنا ہے۔ وہاں عمران کسی بھی میک اپ میں موجود ہوگا۔۔۔۔ وہ خود ہی تم سے رابطہ قائم کرے گا۔ کچھ لوگوں کی نگرانی کرنی ہے"۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ پبلک فون بوتھ سے باہر نکلا اور کیفے کے ساتھ ہی ایک ڈیپارٹمنٹل سٹور میں داخل ہو گیا۔۔۔۔ اس نے وہاں سے ایک نئے کوٹ کے ساتھ ساتھ ریڈی میڈ میک اپ کے لئے کچھ سامان خریدا اور پھر واپس کیفے میں آگیا۔ کیفے کے باتھ روم میں جا کر اس نے وہ نیا کوٹ پہن لیا۔۔۔۔ پرانا کوٹ اس لفافے میں ڈال لیا جس میں نیا کوٹ پیک تھا۔ اور پھر اس نے ریڈی میڈ میک اپ کر لیا۔ اس طرح

اس کی شکل خاصی حد تک بدل گئی تھی۔

پرانے کوٹ والا پیکٹ اٹھائے وہ کیفے سے نکلا اور سیدھا ایگا ہوٹل کی طرف بڑھتا گیا۔۔۔۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے لے کر مرکزی گیٹ تک پہنچتے پہنچتے اس کی تیز نظروں نے چند مشکوک افراد کو تاڑ لیا۔ یہ واقعی غیر ملکی تھے۔ اور ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بڑی بے چینی سے کسی کے منتظر ہیں۔۔۔۔ عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ اس نے یوں ایک نظر ہال پر ڈالی جیسے کسی خاص آدمی کو تلاش کر رہا ہو۔۔۔۔ اور پھر اس انداز میں سر جھٹک کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔ کاؤنٹر پر کافی لوگ موجود تھے اور ٹونی خاصا مصروف نظر آرہا تھا۔۔۔۔ عمران کاؤنٹر پر جا کر رک گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ٹونی کے فارغ ہونے کا منتظر ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی نظریں ہال میں موجود افراد کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے صورت حال کو چیک کر لیا۔ تین مختلف میزوں پر دو دو کی ٹولیوں میں غیر ملکی موجود تھے۔ جن کی نظریں ہر بار لفٹ کی طرف اٹھ جاتیں اور پھر گھوم کر وہ ایک سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ایک مقامی کی طرف مڑ جاتیں۔ مقامی انہیں دیکھ کر نگاہیں پھیر لیتا۔۔۔۔ مقامی کے سامنے شراب کی بوتل اور جام پڑا ہوا تھا۔ عمران اس مقامی کو دیکھتے ہی چونک پڑا۔۔۔۔ یہ فیاض کا دوست شولڈر تھا۔ بڑی ایجنسی کا کاروبار کرنے والا۔۔۔۔ کسی زمانے میں فیاض سے اس کی بڑی گہری چھنتی تھی۔ اور پھر وہ غائب ہو گیا۔ فیاض نے بتایا تھا کہ اس نے

اپنا کاروبار کسی اور ملک میں پھیلا لیا ہے۔

"جی فرمایئے"۔۔۔۔ اسی لمحے ٹونی کی آواز سنائی دی وہ عمران سے مخاطب تھا۔

"ایک ٹیلی فون کرنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔ اب اُسے ٹونی سے بات کرنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔ ورنہ وہ آیا اسی لئے تھا کہ ٹونی سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھ گچھ کر سکے۔۔۔۔ ٹونی نے ٹیلی فون عمران کی طرف بڑھا دیا۔ اور خود دوسرے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا۔ اور ایک نمبر گھما دیا۔

"ٹائیگر سپیکنگ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ہوٹل اوریگا پہنچ جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ اور پھر جیب سے ایک چھوٹا نوٹ نکال کر اس نے کاؤنٹر پر رکھا اور تیزی سے واپس گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔ ٹونی دوسرے لوگوں میں الجھا ہوا تھا۔ اس لئے وہ عمران کی طرف متوجہ ہی نہ تھا۔

عمران مین گیٹ سے نکلا اور پھر کمپاؤنڈ گیٹ سے ہوتا ہوا سڑک پر آ گیا۔۔۔۔ اسی لمحے اُسے دور ایک سائیڈ گلی کے قریب جولیا کی کار کھڑی نظر آ گئی۔ جولیا سٹیرنگ کی بجائے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کار کا ڈرائیور اتر کر کہیں کام گیا ہے اور جولیا اس کا انتظار کر رہی ہے۔ یہ ایک

اور خاصا اچھا طریقہ تھا ورنہ اگر وہ سٹیرنگ پر بیٹھتی تو پھر زیادہ وہاں رکنے کا کوئی جواز نہ پیدا ہوتا۔

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک کراس کر کے جولیا کی کار کی طرف گیا۔ جولیا نے اُسے ایک نظر دیکھا اور پھر منہ پھیر لیا۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی جھلک نہ ابھری تھی۔ عمران مسکرایا اور وہ کار کے نزدیک پہنچ کر گھوما اور دوسرے لمحے ڈرائیونگ سیٹ والا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔۔۔۔ جولیا بجلی کی طرح چونکی۔ اس کا ہاتھ تیزی سے اپنے ہینڈ بیگ کی طرف بڑھا۔

"کیپٹن شکیل کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اصل لہجے میں کہا اور جولیا نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"بالکل ہی نیا میک اپ کیا ہے تم نے"۔۔۔۔ جولیا نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں موجود ہے۔۔۔۔ ہوٹل سے کچھ فاصلے پر پیچھے اس کی کار موجود ہے۔ لیکن چکر کیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہوٹل کے اندر ہال میں اور باہر کچھ غیر ملکی ہیں اور ایک مقامی آدمی عمران کو گھیرنا چاہتے ہیں شاید وہ اُسے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ عمران اس مقامی آدمی کے ساتھ ہوٹل سے باہر آئے گا۔ تم نے اس مقامی آدمی کی نگرانی کرنی ہے اور اگر ہو سکے تو اُسے اغوا کر کے

دانش منزل پہنچا دینا۔ وہ غیر ملکی عمران کو قتل کر کے فرار ہوں گے۔ کیپٹن شکیل نے ان کی نگرانی کرنی ہے۔ صرف نگرانی"۔

عمران نے دوبارہ بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔۔ کیا تم عمران نہیں ہو"۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں عمران کا ہمزاد ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔

جولیا خاموش بیٹھی اُسے دیکھتی رہی۔ اس کے ذہن میں شک کے کلکھورے رینگ رہے تھے۔۔۔۔ وہ سوچ رہی تھی کہ شاید یہ آدمی واقعی عمران نہ ہو بلکہ ایکسٹو ہو۔ عمران اگر دوسروں کا لہجہ اپنا سکتا ہے تو ایکسٹو بھی تو ایسا کر سکتا ہے۔

عمران سڑک کراس کر کے دوبارہ ہوٹل کے ہال میں داخل ہو گیا۔ اس بار وہ سیدھا مقامی آدمی شولڈر کی میز کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اس کے قریب پہنچ کر بڑے میٹھے لہجے میں کہا۔ شولڈر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔ اور پھر اس کی آنکھوں میں ناگواری کی جھلکیاں ابھر آئیں۔

"کیا تمہیں اور میزیں خالی نظر نہیں آ رہیں یہاں میرے دوست آنے والے ہیں"۔۔۔۔ شولڈر نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جس نے آنا تھا وہ تو چلا بھی گیا"۔۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور شولڈر اس کی بات سن کر بُری طرح چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم"۔۔۔۔ شولڈر نے گہری نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں عمران کو ٹٹول رہی تھیں۔

"سوپر فیاض کا انتظار کر رہے ہو نا تم۔۔۔۔ سوپر فیاض تو آج کل ایکریمیا گیا ہوا ہے۔ ریفریشر کورس کے لئے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تم مجھے جانتے ہو۔۔۔۔ لیکن میں نے تو تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا"۔۔۔۔ شولڈر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں سوپر فیاض کا اسسٹنٹ ہوں۔۔۔۔ انسپکٹر اکرم"

عمران نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ اچھا اچھا۔۔۔۔ لیکن میں سوپر فیاض کا انتظار نہیں کر رہا۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ بہرحال اب تم بیٹھ سکتے ہو"۔۔۔۔ شولڈر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر شولڈر۔۔۔۔ میں سوپر فیاض کا رازدار ہوں۔ اس لئے مجھ سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں۔ آج کل مجھے اس کا قائمقام سمجھ لو۔ تم کافی عرصے بعد یہاں نظر آ رہے ہو۔۔۔۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو حاضر ہوں"۔۔۔۔ عمران نے سرگوشیانہ انداز میں آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ اور شولڈر کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"تم غلط سمجھ رہے ہو۔ میں نے ہر قسم کا دھندہ چھوڑ دیا ہے۔ میں تو یہاں صرف چند دوستوں سے ملنے آیا تھا"۔۔۔۔ شولڈر

نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران سے باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ وہ بار بار لفٹ کی طرف بھی دیکھ رہا تھا۔

"سوچ لو ـــــ ہو سکتا ہے ـــــ تمہیں ضرورت پڑ جائے۔ اور ہاں ـــــ فیاض صاحب آج کل یہاں نہیں ہیں۔ اور چیف باس سر رحمان کے بیٹے عمران سے بچ کر رہنا۔ اس نے آج کل فیاض کی جگہ سنبھال رکھی ہے۔ اور دونوں ہاتھوں سے کھال اتار رہا ہے" عمران نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کس کی بات کر رہے ہو ـــــ کون عمران" ـــــ شولڈر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ارے تم اسے بھول گئے ـــــ سوپر فیاض کا دوست علی عمران جو ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سر رحمان کا بیٹا ہے۔ ابھی باہر مجھے نظر آیا ہے ـــــ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں اس کی طرف سے خبردار کر دوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باہر نظر آیا ہے عمران ـــــ کہاں" ـــــ شولڈر بری طرح چونک پڑا۔

"وہ عقبی سڑک سے نکل کر ایک کار کی طرف بڑھ رہا تھا جب میں اندر آ رہا تھا ـــــ کیوں کیا ہوا" ـــــ عمران نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"عقبی سڑک سے ـــــ اوہ کون سی کار ـــــ ذرا مجھے دکھاؤ۔ مجھے اس سے انتہائی ضروری کام ہے" ـــــ شولڈر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ پُرجوش ہو گیا تھا۔

"اگر وہ باہر موجود ہے تو میں ضرور دکھا سکتا ہوں ـــــ آؤ" عمران نے کہا اور بڑے بے نیازانہ انداز میں مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

شولڈر نے غیر ملکیوں کو اپنے پیچھے آنے کا مخصوص اشارہ کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا عمران کے پیچھے چلتا ہوا مین گیٹ سے باہر آ گیا ـــــ باہر برآمدے میں موجود غیر ملکی انہیں دیکھ کر چونک پڑے۔

"نہیں ـــــ وہ شاید چلا گیا ہے۔ نیلے رنگ کی کار سامنے کھڑی تھی۔ اسی کی طرف جا رہا تھا۔ بہرحال اس سے ملنے کی ضرورت نہیں میں حاضر ہوں ـــــ تم حکم کرو" ـــــ عمران نے کہا۔

"خواہ مخواہ گلے پڑ گئے ہو۔ ایک بار کہہ دیا ہے کہ میں نے یہ دھندہ چھوڑ دیا ہے" ـــــ اس بار شولڈر نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"تو ناراض کیوں ہو رہے ہو۔ چلا جاتا ہوں۔ میں تو تمہارے فائدے کے لئے کہہ رہا تھا" ـــــ عمران نے بھی جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اور پھر اسی انداز میں چلتا ہوا کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا ـــــ اسی لمحے اسے ایک خالی ٹیکسی نظر آ گئی۔ عمران نے اسے ہاتھ دیا۔ اور پھر جیسے ہی ٹیکسی اس کے قریب رکی وہ دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

"سیدھے چلئے" ـــــ عمران نے ہوٹل کی طرف دیکھتے ہوئے ڈرائیور سے کہا۔ اور ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ عمران نے

دیکھا کہ شولڈر ان غیر ملکیوں سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ اور پھر وہ اندر چلے گئے۔

"ارے ارے ـــــ ٹیکسی روکنا بھائی" ـــــ اچانک عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ٹیکسی ڈرائیور نے بوکھلا کر بریک لگا دیئے۔

"دیسی سوری مسٹر ڈرائیور ـــــ میں اپنا بٹوہ تو گھر بھول آیا۔ شکر ہے میں نے چیک کر لیا ورنہ خواہ مخواہ جھگڑا ہو جاتا" ـــــ عمران نے دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب ـــــ آپ بیٹھیں میں پہنچا دیتا ہوں" ٹیکسی ڈرائیور نے عمران کے چہرے پر بوکھلاہٹ کے اداکارانہ تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ شکریہ ـــــ شکریہ" ـــــ عمران نے کہا اور سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا واپس ہوٹل کی طرف بڑھنے لگا ـــــ ٹیکسی میں تو وہ صرف شولڈر کو دکھانے کے لئے بیٹھا تھا تاکہ وہ اس کی طرف سے پوری طرح مطمئن ہو جائے ـــــ تھوڑی دیر بعد اسے کیپٹن شکیل کی کار نظر آ گئی۔ کیپٹن شکیل کار سے باہر نکل کر فٹ پاتھ پر یوں ٹہل رہا تھا جیسے اسے کسی کا انتظار ہو ـــــ عمران اس کی کار کے قریب سے گزرتے ہوئے ایک جھٹکے سے رکا اور دوسرے لمحے دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

"ارے ارے ـــــ کون ہو تم" ـــــ کیپٹن شکیل چیخا

ہوا اس کی طرف لپکا۔

"یار ـــــ مجھے میں مرض ہے۔ جہاں خالی کار نظر آتی ہے۔ میں اس میں بیٹھ جاتا ہوں" ـــــ عمران نے بڑے معذرت بھرے لہجے میں قریب پہنچتے ہوئے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور کیپٹن شکیل عمران کی آواز سن کر ٹھٹھک گیا ـــــ اس کی آنکھوں میں موجود غصے کی چمک یک لخت غائب ہو گئی۔

"اوہ عمران صاحب آپ ـــــ میں سمجھا کوئی ہے" کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور خود بھی دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا ـــــ عمران سائیڈ والی سیٹ پر بیٹھا تھا۔

"یہ تم فٹ پاتھ پر ٹہل رہے تھے۔ اس دوران اگر مجرم متکل جاتے تو کیا ہوتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو مجرموں کا پتہ ہی نہیں کہ کون ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا جولیا نے تمہیں کال نہیں کیا" ـــــ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جولیا نے ـــــ نہیں تو" ـــــ کیپٹن شکیل نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ تم باہر تھے ـــــ اس لئے اس کی کال نہ سن سکے ہو گے" عمران نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے سے ایک مائیک نکال کر اس کی سائیڈ میں لگا ہوا بٹن پریس کیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ عمران کالنگ جولیا اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"یس ـــــ جولیا بول رہی ہوں اوور" ـــــ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن شکیل کو صورت حال سے آگاہ کر دیا ہے اوور" عمران نے پوچھا۔

"کیپٹن شکیل کار میں موجود نہیں ہے۔ وہ کال اٹنڈ نہیں کر رہا اوور" ـــــ دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا۔

"وہ صاحب باہر فٹ پاتھ پر چہل قدمی فرما رہے تھے۔ کہنے لگے کہ ریس لگانے سے پہلے نٹ بولٹ کس لوں۔ اس لئے اب وہ پیدل ریس لگائیں گے ـــــ وہ مقامی اور غیر ملکیوں کی کیا پوزیشن ہے اوور" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تو تم کیپٹن شکیل کی کار میں موجود ہو۔ لیکن تم تو ٹیکسی پر بیٹھ کر چلے گئے تھے اوور" ـــــ جولیا نے کہا۔

"وہ میرا بٹوہ کسی نے اڑا لیا تھا۔ اس لئے معذرت سے اتر آیا اوور" ـــــ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔

"تمہارے جانے کے بعد وہ مقامی اور چند غیر ملکی واپس ہوٹل میں چلے گئے ہیں۔ ابھی تک باہر نہیں آئے اوور" ـــــ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ـــــ جیسے ہی وہ باہر آئیں مجھے کال کر لینا۔ ایک بار پھر سن لو کہ تم نے مقامی کا تعاقب کرنا ہے۔ اور اگر آسانی سے ہو سکے تو اسے اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دینا۔ میں کیپٹن شکیل کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں اوور" ـــــ عمران نے کہا اور

بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"تم ہوٹل کے سامنے کھڑی جولیا کی کار میں پہنچ جاؤ۔ کوشش کرنا کہ اس مقامی کو اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دو" ـــــ عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا اور کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔

عمران کھسک کر ڈرائیونگ سیٹ پر ہو گیا۔ اب اس نے خود غیر ملکیوں کے تعاقب کا فیصلہ کیا تھا ـــــ اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ٹوں ٹوں کی آوازیں ڈیش بورڈ سے ابھریں اور عمران نے جلدی سے مائیک باہر نکال لیا۔

"یس ـــــ عمران اٹنڈنگ اوور" ـــــ عمران نے بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"وہ مقامی غیر ملکیوں کے ساتھ ہی ایک کار میں بیٹھ رہا ہے۔ باقی غیر ملکی دو کاروں میں بیٹھ رہے ہیں اوور" ـــــ جولیا کی آواز سنائی دی۔

"کن رنگوں کی کاریں ہیں اوور" ـــــ عمران نے پوچھا اور جولیا نے تینوں کاروں کے رنگ بتا دیئے۔

اور عمران نے رابطہ ختم کیا۔ اور گاڑی کو آگے بڑھا دیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ ہوٹل کے سامنے پہنچ گیا ـــــ اور پھر اسے سیاہ رنگ کی کار اپنی طرف مڑتی نظر آ گئی۔ عمران نے منہ دوسری طرف پھیر لیا اور کار کو آگے بڑھا لے گیا ـــــ اگلی کراسنگ سے اس نے کار کو موڑا اور پھر واپس چل پڑا۔ چونکہ تینوں کاریں ایک دوسرے

کے پیچھے جا رہی تھیں۔ اس لئے عمران نے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کی ـــــ شولڈر اسے دیکھ چکا تھا۔ اس لئے اس نے منہ دوسری طرف کر لیا تھا۔

جولیا کی کار ان تینوں کاروں کے آگے پیچھے دوڑ رہی تھی۔ اس لئے عمران خاصے فاصلے پر ہی رہا ـــــ شولڈر چونکہ علیحدہ جانے کی بجائے ان غیر ملکیوں کے ساتھ ہی تھا۔ اس لئے اب اس کے اغوا کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا ـــــ اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے سے مائیک نکالا اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ عمران کالنگ اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"یس ـــــ جولیا اٹنڈنگ اوور" ـــــ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"جولیا ـــــ اب اس مقامی کو اغوا کرنے کی کوشش نہ کرنا البتہ اگر یہ غیر ملکی اسے کہیں راستے میں اتار دیں تو اور بات ہے۔ بس صرف نگرانی کرتی رہو اوور" ـــــ عمران نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اوور" ـــــ دوسری طرف سے جولیا نے کہا۔ اور عمران نے بٹن دبا کر مائیک کو واپس ہک میں پھنسا دیا۔

"غیر ملکیوں کی کاریں اب شہر سے باہر جانے والی سڑک کی طرف مڑ رہی تھیں اس طرف ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔ اس لئے عمران نے فاصلہ اور زیادہ بڑھا دیا ـــــ جولیا کی کار بھی آہستہ ہو گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد تینوں کاریں اچانک ایک بائی روڈ پر مڑ گئیں۔ اور پھر عمران نے جولیا کی کار کو بھی ان کے پیچھے مڑتے ہوئے دیکھا۔ چند لمحوں بعد عمران کی کار بھی بائی روڈ پر مڑ گئی ـــــ اس سڑک پر درختوں کا گھنا سایہ دونوں اطراف میں موجود تھا۔ عمران کار آگے بڑھائے لئے گیا۔ لیکن نہ ہی جولیا کی کار نظر آ رہی تھی اور نہ ہی تینوں کی کاریں ـــــ عمران ادھر ادھر دیکھتا آگے بڑھتا رہا۔ اور پھر ایک موڑ مڑتے ہی اسے انتہائی قوت سے بریک لگانے پڑے کیونکہ جولیا کی کار ٹیڑھی ہو کر رکی ہوئی تھی ـــــ عمران نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اب وہ تیزی سے جولیا کی کار کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"خبردار ـــــ ہاتھ اٹھا لو ـــــ ورنہ" ـــــ اچانک ایک تیز گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور عمران آواز سنتے ہی تیزی سے مڑا مگر دوسرے لمحے اس نے طویل سانس لیتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا لئے ـــــ سڑک کے دونوں اطراف سے چار غیر ملکی ہاتھوں میں ریوالور لئے نظر آ رہے تھے۔ شولڈر بھی ان کے ساتھ تھا۔

"تو تم ہو عمران ـــــ مجھے پہلے شک تھا" ـــــ شولڈر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"عمران اور میں ـــــ اب تم عینک لگوا لو مسٹر شولڈر"

عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ غیر ملکی اب قدم اٹھاتے اس کے گرد پہنچ چکے تھے ـــــ دوسرے لمحے ان میں سے دو عقاب کی طرح عمران پر جھپٹے۔ انہوں نے بڑی پھرتی سے عمران کو

الٹا کر زمین پر گرایا اور پھر کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ عمران کے دونوں ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑی پڑ گئی۔ دوسرے لمحے اُسے جبری اٹھا کر کھڑا کر دیا گیا

"اب بولو کہاں ہے عمران"۔۔۔۔ ایک غیر ملکی نے زور سے عمران کے چہرے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔ چٹاخ کی آواز سے ماحول گونج اٹھا تھا۔

"مجھے کیا معلوم کہاں ہے عمران۔۔۔۔ میں تو ادھر اپنے سسرال میں جا رہا تھا کہ تم لوگوں نے پکڑ لیا"۔۔۔۔ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہ میک اپ میں لگ رہا ہے۔ اس کا قد و قامت بالکل عمران جیسا ہے"۔۔۔۔ شولڈر نے آگے بڑھ کر غور سے عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے شولڈر۔۔۔۔ اور تم نے ایک سرکاری آدمی پر ہاتھ ڈالا ہے۔ تمہیں اس کا نتیجہ بھگتنا ہوگا"۔۔۔۔ عمران نے اس بار بڑے تلخ لہجے میں کہا۔

"انہیں باس کے پاس لے چلو۔ وہ خود ہی چیک کر لے گا" ایک غیر ملکی نے کہا۔ اور پھر وہ عمران کو دھکیلتے ہوئے ایک سائیڈ پر بنے کو بڑھنے لگے۔۔۔۔ درختوں کے اندر سے گزر کر وہ ایک خالی قطعے میں پہنچ گئے۔ وہاں ان کی تینوں کاریں موجود تھیں۔ خالی قطعہ چاروں طرف سے درختوں اور جھاڑیوں سے اس طرح ڈھکا ہوا تھا کہ نزدیک سے ہی ان کاروں کی موجودگی کا پتہ چل سکتا

تھا۔ ایک کار میں جولیا اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ ان کے ہاتھ بھی پشت پر باندھ دیئے گئے تھے۔ اور ان کے منہ پر ٹیپ لگے ہوئے تھے۔۔۔۔ عمران کو بھی ان کے ساتھ ہی کار میں دھکیل دیا گیا۔ یہ تینوں سیاہ رنگ کی کار کی پچھلی سیٹ پر تھے۔ شولڈر اور ایک اور غیر ملکی سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گئے۔۔۔۔ باقی لوگ دوسری کاروں میں سوار ہو گئے۔ کار کے شیشے مرکری تھے جن میں سے صرف اندر بیٹھے باہر کا نظارہ ہو سکتا تھا لیکن باہر سے اندر نہ دیکھا جا سکتا تھا۔۔۔۔ عمران۔ جولیا اور کیپٹن شکیل کو اندر بٹھا کر شیشے چڑھا دیئے گئے۔ اور دوسرے لمحے کاریں تیزی سے شاٹ ہو کر مڑیں اور پھر درختوں کے درمیان سے ہوتی ہوئیں واپس اُسی سڑک پر پہنچ گئیں جو آگے جا کر مین روڈ سے مل جاتی تھی۔

کاریں مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک بائی روڈ پر مڑیں اور پھر ایک فارم نما عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گئیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد ان تینوں کو کار سے اتار کر ایک کمرے میں لے جایا گیا اور دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا گیا۔۔۔۔ ان کے ساتھ چار مسلح غیر ملکی کھڑے رہے جب کہ شولڈر کار سے اتر کر کہیں چلا گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دروازے سے شولڈر ایک اور غیر ملکی کے ساتھ اندر آیا۔۔۔۔ اُس غیر ملکی کو آتے دیکھ کر کمرے میں موجود چاروں مسلح غیر ملکی چوکنے ہو گئے۔

"ان کی تلاشی لے لی ہے"۔۔۔۔ آنے والے غیر ملکی نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں چاروں غیر ملکیوں میں سے ایک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں باس"۔۔۔۔ ایک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تو پہلے تلاشی لو۔۔۔۔ اس کے بعد انہیں ستونوں سے باندھ دو۔ مجھے یہ تینوں ہی خطرناک لگ رہے ہیں"۔۔۔۔ غیر ملکی نے کہا۔

"مسٹر۔۔۔۔ ایک یہ آدمی جو اپنے آپ کو سی۔آئی۔ڈی انسپکٹر بتا رہا ہے عمران لگتا ہے۔ اور بہرحال ٹرانسمیٹر پر اس عورت سے عمران نے ہی بات کی تھی۔۔۔۔ ہماری کار کے ٹرانسمیٹر نے اس کال کو بخوبی کیچ کیا تھا"۔۔۔۔ شولڈر نے اس غیر ملکی سے کہا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب اُسے معلوم ہوا تھا کہ ان لوگوں کو ان کے تعاقب اور موجودگی کی خبر کیسے ہوئی۔

"یہ میک اپ میں ہے تو اس کا میک اپ صاف ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ غیر ملکی نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب۔۔۔۔ ابھی ہمارے ملک میں مردوں کے میک اپ کا رواج نہیں پڑا۔ البتہ آپ ان محترم کا میک اپ اتاریں تو یقیناً اندر سے کسی چڑیل کی شکل نظر آ جائے گی۔۔۔۔ میں نے سنا ہے کہ آج کل چڑیلیں میک اپ کا سہارا لے کر خوب صورت بن رہی ہیں" عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں غیر ملکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

اس دوران ان تینوں کی تلاشی لے لی گئی تھی۔۔۔۔ چونکہ ان کا اسلحہ کاروں میں تھا۔ اس لئے ان کے پاس سے کچھ برآمد نہ ہوا۔ عمران کی خفیہ جیب میں موجود چھوٹا پستول ویسے ہی محفوظ تھا۔ اس تک کسی کا ہاتھ پہنچا ہی نہ تھا۔۔۔۔ اور پھر انہیں تین ستونوں کے

ساتھ رسیوں کی مدد سے باندھ دیا گیا۔ چونکہ عمران نے اپنے بندھے جانے پر کوئی حیل وحجت نہ کی تھی۔ اس لئے جولیا اور کیپٹن شکیل نے بھی کوئی مزاحمت نہ کی ——— انہیں تو ویسے بھی معلوم نہ تھا کہ یہ سارا چکر ہے کیا۔

پھر اس غیر ملکی باس نے عمران کا میک اپ صاف کرنے کا حکم دیا اور چند لمحوں بعد عمران کا چہرہ ایمونیا سے دھو کر رگڑا جانے لگا ——— لیکن عمران کا چہرہ ویسے کا ویسا ہی رہا۔ اس نے سٹور سے جو سامان لے کر میک اپ کیا تھا وہ ایمونیا سے نہ دھل سکتا تھا اس لئے ایمونیا کا اس کے چہرے پر کوئی اثر نہ پڑا۔

"یہ تو میک اپ میں نہیں ہے" ——— غیر ملکی باس نے شولڈر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو پھر یہ عمران نہیں ہوگا۔ وہ کہیں نکل گیا ہوگا" ——— شولڈر نے بے بسی کے سے انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں عمران کی تلاش کیوں ہے ——— میں نے تو شولڈر سے کہا ہے کہ میں سوپر فیاض کی جگہ کام کر رہا ہوں۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتائیے۔ لیکن یہ تو میری سنتے ہی نہیں" ——— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس لڑکی سے تو بہرحال عمران نے بات کی ہے۔ اس لئے یہ بتائے گی کہ عمران کہاں ہے" ——— غیر ملکی باس نے عمران کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے جولیا کو گھورتے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس سے تو اب بھی بات ہو سکتی ہے ——— کیوں مس جولیا"

عمران اس بار اپنے اصل لہجے میں بول پڑا اور اس کا لہجہ سنتے ہی شولڈر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ——— یہ عمران ہے ——— یہ لہجہ بالکل عمران کا ہے" شولڈر نے چیختے ہوئے کہا۔

"زیادہ چیخنے کی ضرورت نہیں مسٹر شولڈر ——— میں تو تمہارے لہجے میں بھی بات کر سکتا ہوں" ——— عمران نے کہا اور اس بار شولڈر کے ساتھ ساتھ سب غیر ملکی بھی چونک پڑے۔ اس بار واقعی عمران کا لہجہ ہو بہو شولڈر جیسا تھا۔

"تم واقعی باکمال آدمی ہو ——— کون ہو تم ——— مجھے تفصیل بتاؤ" ——— غیر ملکی باس نے آگے بڑھ کر عمران کے سامنے رکتے ہوئے کہا۔

"میں نے شولڈر کو پہلے بتایا ہے کہ میرا تعلق سی۔ آئی۔ ڈی سے ہے ——— میں انسپکٹر اکرم ہوں۔ یہ میرے ساتھی ہیں انسپکٹر عدنان اور انسپکٹر لیس جولیا ——— ہمیں شولڈر کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ ہوٹل اوریگا میں موجود ہے۔ شولڈر چونکہ پہلے منشیات کا سمگلر تھا اور ہمارے باس سوپر فیاض کو بھاری رقم دیا کرتا تھا۔ سوپر فیاض ایک کورس کے سلسلے میں ملک سے باہر ہے ——— اور میں اس کی جگہ کام کر رہا ہوں۔ شولڈر کافی عرصے بعد نظر آیا تھا۔ اس لئے میں نے یہی سمجھا کہ یہ پھر منشیات کے کسی چکر میں آیا ہے ——— چنانچہ میں نے ہوٹل کے اندر جا کر اس سے ملاقات کی۔ وہاں میں نے جنہ غیر ملکیوں کو بھی دیکھا جو اس سے اشارے کر رہے تھے۔ اس

میں یہی سمجھا کہ اس بار منشیات کا کوئی لمبا چکر ہے۔ لیکن شولڈر نے مجھے گھاس نہ ڈالی اور عمران کے متعلق زیادہ دلچسپی اختیار کی جس پر میں نے اسے بتایا کہ جب میں ہوٹل میں آ رہا تھا تو میں نے عمران کو عقبی سمت سے آ کر ایک کار کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا ——— لیکن جب میں اور شولڈر باہر آئے تو عمران اور اس کی کار دونوں غائب تھے ——— شولڈر کی حرکات خاصی مشکوک تھیں۔ اس لئے میں اسے ڈاج دینے کے لئے ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔ تھوڑی ہی دور میری کار موجود تھی میں وہاں اتر گیا ——— میں نے جولیا سے کار ٹرانسمیٹر کے ذریعے شولڈر کو اغوا کرنے کا منصوبہ بنایا تاکہ شولڈر سے اصل حالات پوچھے جائیں ——— لیکن جب شولڈر بہت سے غیر ملکیوں کے ساتھ روانہ ہوا تو میں نے اغوا کا پروگرام ختم کر کے صرف نگرانی کا پروگرام بنایا اور اسی نگرانی کے چکر میں ہم تمہارے ہاتھوں پھنس گئے" ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے جولیا سے عمران کے لہجے میں کیوں بات کی تھی" شولڈر نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

"یہ بات تم جولیا سے پوچھتے تو زیادہ بہتر تھا ——— بہرحال اب میں بتا دیتا ہوں۔ انسپکٹریس جولیا عمران کے عشق میں اس بری طرح گرفتار ہے کہ عمران کے لہجے میں بات کی جائے تو آگ کے سمندر میں بھی کود پڑنے پر تیار ہو جاتی ہے ——— اب ظاہر ہے یہ نگرانی کوئی سرکاری کام تو نہ تھا۔ مسئلہ تو بھاری نذرانے کا تھا۔ اس لئے میں نے عمران کا لہجہ اختیار کیا تو جولیا کسی حیل وحجت کے بغیر

تیار ہو گئی" ——— عمران نے کہا۔ اور کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھا جس نے نظریں جھکا لی تھیں۔

"اوہ ——— تو یہ عمران کی محبوبہ ہے ——— اوہ ویری گڈ ——— پھر تو اسے عمران کے لئے چارے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے" غیر ملکی باس نے چونک کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"واہ واہ ——— کیا خوب صورت لفظ استعمال کئے ہیں تم نے۔ عمران کی محبوبہ ——— لیکن ایک بات ہے یہ چارے والا لفظ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اور وہاں عمران کا ایک رقیب ہے تنویر ——— اس کے سامنے یہ الفاظ استعمال نہ کرنا ورنہ وہ جان پر کھیل جائے گا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں جولیا پر جمی ہوئی تھیں۔ جس کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ رہا تھا ——— وہ جانتی تھی کہ عمران جان بوجھ کر اسے چھیڑنے کے لئے بار بار محبوبہ کا لفظ استعمال کر رہا ہے۔

"سنو انسپکٹر اکرم ——— ہم شولڈر کے پاس اس لئے گئے تھے کہ تمہیں بھاری رقم درکار تھی۔ اگر تم ہمارا کام کر دو تو شولڈر سے زیادہ بھاری رقم ہم تمہیں دے سکتے ہیں" ——— غیر ملکی باس نے اس بار نرم لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو کیا تم بھی منشیات سے منسلک ہو" ——— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— ہمارا منشیات سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمیں تو صرف عمران چاہیئے۔ زندہ یا مردہ ہر حالت میں ——— اگر تم اس سلسلے

میں ہماری مدد کر سکو تو ہم تمہیں تمہاری توقع سے بھی بڑھ کر رقم دے سکتے ہیں ـــــ غیر ملکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم کیسی مدد چاہتے ہو۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔ عمران ہمارے باس سوپر فیاض کا دوست ہے ـــــ ایسا نہ ہو کہ وہ کل اس سے میری شکایت کر دے۔ سوپر فیاض تو پاگل کتے کی طرح مجھ پر چڑھ دوڑے گا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو ـــــ ایک بار وہ ہمارے ہتھے چڑھ گیا تو پھر وہ کسی سے کچھ کہنے کے قابل نہ رہے گا" ـــــ غیر ملکی باس نے بھیڑیئے جیسے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ ان کا مقصد کیا ہے۔ اور یہی وہ جاننا چاہتا تھا۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر مجھے بتاؤ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں ـــــ اور تم مجھے کتنی رقم دو گے" ـــــ عمران نے کہا۔

"پہلے ایک بات سن لو۔ اگر میں چاہوں تو تم تینوں کی ایک بوٹی بھی یہاں سے باہر نہیں جا سکتی ـــــ لیکن میں تم پر اعتبار کر رہا ہوں۔ البتہ تمہارے یہ دونوں ساتھی میرے پاس یرغمال کے طور پر رہیں گے۔ تم عمران کو یہاں لے آ سکتے ہو کسی بھی طرح" غیر ملکی باس نے کہا۔

"یہ تو بڑا معمولی کام ہے۔ جب میں نے اُسے بتایا کہ اس کی محبوبہ جولیا یہاں تمہارے قبضے میں ہے تو وہ سر کے بل دوڑتا آئے گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"نہیں باس ـــــ یہ پروگرام غلط ہے۔ عمران بے حد چالاک

ہے۔ وہ فوراً مشکوک ہو جائے گا اور اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ ہمارے لئے محفوظ نہ رہے" ـــــ شولڈر نے جو اب تک خاموش کھڑا تھا لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم بتاؤ ـــــ کہ کیا ہونا چاہیئے" ـــــ غیر ملکی باس نے شولڈر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"میں تو کہتا ہوں ان تینوں کو مار کر یہیں دفن کر دو۔ میں دوبارہ کوشش کرتا ہوں ـــــ اس بار تو بچا نے وہ کیوں عقبی راستے سے نکل گیا ہے۔ لیکن دوسری بار وہ بچ کر نہ نکل سکے گا" ـــــ شولڈر نے کہا۔

"نہیں ـــــ عمران کے اس طرح عقبی راستے سے نکل جانے سے میں مشکوک ہو گیا ہوں۔ ضرور اُسے تمہارے متعلق کوئی ایسی اطلاع ملی ہو گی۔ اب میں صرف تم پر اکتفا نہیں کر سکتا۔ اور ویسے بھی بات میرے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتی۔ کہ مجھ جیسا آدمی یہاں صرف تمہاری کال کا انتظار کرتا رہے ـــــ ہو سکتا ہے عمران تمہیں نظر آنے سے پہلے اپنی ٹیم سمیت ملک سے چلا جائے اور ہم یہاں بیٹھے رہ جائیں" ـــــ غیر ملکی باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے اب تک رقم تو بتائی نہیں ـــــ اگر تم بھاری رقم دینے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں ایسی ترکیب بتا سکتا ہوں کہ عمران یوں چٹکی بجانے میں تمہارے قبضے میں آ جائے گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"رقم مل جائے گی۔ رقم کی فکر مت کرو۔ لیکن پہلے وہ ترکیب

بتاؤ" ـــــ غیر ملکی نے چونک کر دوبارہ عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بات سب کے سامنے بتلانے والی نہیں۔ یا تو ان سب کو کہیں باہر بھیج دو ـــــ جولیا اور انسپکٹر جمشید کو بھی ـــــ یا پھر کسی اور جگہ لے چلو۔ بات ایسی ہے کہ قبل از وقت اگر کسی کو پتہ چل گیا تو معاملہ خراب بھی ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہوں ـــــ اسے کھول کر میرے کمرے میں لے آؤ" غیر ملکی باس نے چند لمحے سوچنے کے بعد اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس ـــــ اس کی ہتھکڑی بھی کھولنی ہے یا صرف رسیاں کھول دیں" ـــــ ایک مسلح غیر ملکی نے پوچھا۔

"صرف رسیاں ـــــ ہتھکڑی ابھی رہنے دو۔ جب میں پوری طرح مطمئن ہو جاؤں گا تب ہتھکڑی کھولی جائے گی"

غیر ملکی باس نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ شولڈر نے اس کی پیروی کی ـــــ غیر ملکیوں نے عمران کے جسم سے بندھی ہوئی رسیاں کھولیں اور پھر وہ اسے بازو سے پکڑے دروازے کی طرف بڑھ گئے ـــــ عمران نے ان کی آنکھ بچا کر جولیا اور کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا اور مخصوص انداز میں پلکیں جھپکا کر انہیں اشارہ کیا اور پھر دروازے سے نکل کر وہ ایک راہداری میں چلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھا۔ کمرے

میں ایک میز اور اس کے سامنے چار کرسیاں موجود تھیں۔ غیر ملکی باس میز کے پیچھے رکھی ہوئی اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ شولڈر کمرے میں موجود نہ تھا ـــــ اُسے شاید غیر ملکی باس نے کہیں اور بھیج دیا تھا۔

"اسے کرسی پر بٹھا دو۔ اور تم جاؤ" ـــــ غیر ملکی باس نے عمران کو لے آنے والوں کو تحکمانہ لہجے میں حکم دیا اور وہ عمران کو میز کے سامنے والی کرسی پر بٹھا کر واپس چلے گئے ـــــ ان کے باہر جاتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔

"ہاں اب بتاؤ ـــــ کیا بات ہے" ـــــ غیر ملکی باس نے کہا۔

"سنو ـــــ کہیں تمہارا تعلق حلقہ موت سے تو نہیں اگر ہے تو اب بھی صاف بتا دو اگر نہیں تو تب بھی" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"حلقہ موت ـــــ وہ کیا ہوتا ہے" ـــــ غیر ملکی باس حلقہ موت کا نام سن کر بُری طرح چونکا۔ لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال کر اپنے کو سوالیہ کر دیا۔

"چلو ٹھیک ہے ـــــ اس کا مطلب ہے تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ـــــ پھر ٹھیک ہے" ـــــ عمران نے بڑے پُراسرار لہجے میں کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو" ـــــ غیر ملکی باس نے سخت لہجے میں کہا۔

www.BooksPk.com

"نہیں ـــــ جب تمہارا اس سے تعلق نہیں تو پھر اس کے متعلق
بات کرنی فضول ہے۔ تم اپنی بات کرو۔ میں عمران کو تمہارے تک
پہنچا سکتا ہوں۔ جس طرح بھی کہو گے یہ میرا کام ہے ـــــ تم بتاؤ
کتنی دو گے" ـــــ عمران نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم بتاؤ ـــــ حلقہ موت کے بارے میں تم کیا کہنا چا
تھے۔ تم ہی سمجھ لو کہ میرا تعلق حلقہ موت سے ہے" ـــــ غیر ملکی با
عمران کی توقع کے عین مطابق اصل بات پر آ گیا۔

"اگر یہ بات ہے تو ان معلومات کا معاوضہ میں علیحدہ لوں گا
سن لو" ـــــ عمران نے لالچی سوداگر جیسے انداز میں کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی بات کیا ہے ـــــ اگر کام کی بات ہوئی تو تمہ
گلہ نہیں رہے گا" ـــــ غیر ملکی باس نے کہا۔

"حلقہ موت کوئی بہت بڑی تنظیم ہے ـــــ عمران آج کل ا
کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا ہے۔ اس کے پاس
کوئی نقشہ ہے۔ جسے وہ حلقہ موت کے ہیڈ کوارٹر کا نقشہ کہتا
یہاں ایک بوڑھا آدمی ہے جو قدیم زبانوں کا ماہر ہے ـــــ عمر
نے مجھے کہا تھا کہ میں اس بوڑھے سے اس کی ملاقات کرا دوں
کیونکہ وہ بوڑھا رشتے میں میرا چچا لگتا ہے۔ انتہائی خبطی قسم
آدمی ہے ـــــ کسی سے بات تک نہیں کرتا۔ صرف میری بات
ہے۔ چنانچہ میں نے اس سے عمران کی ملاقات کرا دی۔ اور ا
تم سے کیا چھپانا ـــــ میں نے اس ملاقات کے لئے رقم بھی د
کر لی تھی۔ میرے چچا اور عمران کے درمیان جو بات ہوئی۔ اس

مجھے پتہ چلا کہ حلقہ موت کا ہیڈ کوارٹر صحرائے اعظم کے شمالی حصے میں ہے
جو انتہائی دشوار گزار علاقہ ہے ـــــ لیکن عمران اس بات سے اتفاق
نہ کر رہا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ حلقہ موت کا ہیڈ کوارٹر کہیں سمندر کے
نیچے ہے۔ کیونکہ اس نقشے میں جو کچھ دیا گیا ہے اس کے مطابق اس
ہیڈ کوارٹر کو جانے کے لئے کسی راستے کا وجود نقشے میں نہیں ہے۔
اس لئے عمران کا کہنا ہے کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر سمندر
کے اندر ہے ـــــ لیکن وہ ابھی تک اس معاملے میں متفق نہیں
ہو سکے" ـــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ نقشہ اب کس کے پاس ہے ـــــ کیا تمہارے چچا کے پاس
ہے" ـــــ غیر ملکی باس نے انتہائی پُرجوش لہجے میں پوچھا۔

"نہیں ـــــ میرے چچا نے کہا تھا کہ عمران وہ نقشہ اس کے پاس
چھوڑ جائے لیکن عمران نہ مانا۔ وہ اُسے ساتھ لے گیا تھا"
عمران نے کہا۔

"اوہ ـــــ اب میری سمجھ میں یہ بات آئی کہ عمران ہوٹل اوریگا کے
اس کمرے میں مارک سے ملنے کیوں گیا تھا۔ مارک بین الاقوامی شہرت
کا سیاح اور ماہر آثار قدیمہ ہے ـــــ وہ یقیناً اس سے اس سلسلے میں
بات چیت کرنے گیا ہو گا" ـــــ غیر ملکی باس نے بڑبڑاتے ہوئے
کہا۔

"عمران بڑا کایاں آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے اس مارک کو
اصل بات نہ بتائی ہو صرف ٹٹولا ہو" ـــــ عمران نے اپنی ہی تعریف
کرتے ہوئے کہا۔

"سنو انسپکٹر اکرم ـــــ مجھے اب وہ نقشہ چاہیئے ـــــ ہر قیمت پر
میں تمہیں لاکھوں ڈالر دے سکتا ہوں اگر تم کسی طرح یہ نقشہ مجھے
لا دو" ـــــ غیر ملکی باس نے کہا۔

"لاکھوں ڈالر کے لئے تو میں اپنی جان پر بھی کھیل سکتا ہوں لیکن
عمران سے نقشہ حاصل کرنا جوئے شیر کے مترادف ہے ـــــ البتہ
ایک کام ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ چال کھیلی جا سکتی ہے"
عمران نے کہا۔

"کیسی چال" ـــــ غیر ملکی باس نے کہا۔

"میں اسے یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایک انتہائی ماہر آدمی میرے چچا
سے ملنے آیا ہے ـــــ میرا چچا بھی اس کی تعریف کر رہا تھا۔ اور
میرے چچا نے اس سے اس نقشے کے متعلق بات کی تو اس ماہر نے
کہا کہ اُسے معلوم ہے کہ حلقہ موت کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اور یہ
کہ میں اس آدمی سے عمران کی ملاقات کرا سکتا ہوں ـــــ اگر عمران
مجھے معقول معاوضہ دے ـــــ مجھے یقین ہے کہ عمران فوراً تیار
ہو جائے گا۔ اور پھر میں اس سے تمہاری ملاقات کرا سکتا ہوں۔
وہ نقشہ تمہیں دکھائے گا تم اُسے لے اڑنا ـــــ یہ تمہاری اپنی
ہمت ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ ـــــ یہ واقعی انتہائی ذہانت آمیز تجویز ہے۔
شکر ہے میں نے تمہیں فوری طور پر گولی نہیں مار دی۔ ورنہ شولڈر تو
مجھے بار بار کہہ رہا تھا" ـــــ غیر ملکی باس نے خوش ہوتے ہوئے
کہا۔

"شولڈر احمق ہے ـــــ وہ سمجھتا ہے کہ وہ خود عمران کو گھیر کر تمہیں
انعام و اکرام لے سکے گا۔ حالانکہ اگر عمران کو ذرا سا بھی شک ہو گیا
پھر شولڈر تو ایک طرف تم خود اس کے پنجے میں بُری طرح پھنس جاؤ
گے ـــــ اور سنو ـــــ عمران کو یہاں لے آنے کی ضد نہ کرنا۔ وہ
ایسا آدمی ہے جو اپنے سائے سے بھی بھڑک جاتا ہے۔ اس کا طریقہ
ہے کہ تم شہر میں کسی جگہ کوئی کوٹھی لے لو۔ اپنے ساتھیوں کو کہیں
چھپا لینا صرف دو چار کو ملازموں کی صورت میں سامنے رکھنا۔ اور
کوٹھی سے باہر اپنے نام کی کوئی نیم پلیٹ لگا دینا ـــــ جس کے ساتھ
ہیروں جیسی ڈگریوں کی لمبی قطار ہو۔ اور پھر خود بھی بوڑھے پروفیسر
کا میک اپ کر لینا۔ اس طرح عمران کو شک نہ ہو گا" ـــــ عمران
نے خود ہی اُسے تجویز بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ایسا ہی ٹھیک رہے گا مگر ایک
بار عمران نقشے سمیت میرے سامنے آ جائے اس کے بعد وہ کسی
صورت بچ کر نہ جا سکے گا" ـــــ غیر ملکی باس نے فوراً ہی اس
کی تجویز پر رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"اور ہاں ـــــ آتے ہی اس پر حملہ نہ کر دینا۔ اس طرح وہ بدک
جائے گا۔ پہلے اُسے باتوں میں الجھا دینا۔ تاکہ وہ پوری طرح مطمئن
ہو جائے اس کے اعصاب ڈھیلے پڑ جائیں ـــــ اس سے کوئی بعید
نہیں کہ وہ نقشہ پہلے ساتھ نہ لے آئے۔ جب وہ مطمئن ہو جائے گا۔
تب ہی نقشہ سامنے آئے گا ـــــ وہ ایسا ہی آدمی ہے"
عمران نے کہا۔

www.BooksPk.com

"لیکن میں نقشہ کا ماہر تو نہیں ہوں پھر کیسے عمران کو باتوں میں الجھا
گا" ـــــ غیر ملکی باس نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
"اس کا ایک بڑا اچھا طریقہ ہے۔ اگر تمہیں اس حلقہ موت کے
ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ معلومات ہوں تو ان معلومات پر بات چیت
شروع کر دینا عمران مطمئن ہو جائے گا" ـــــ عمران نے کہا۔
"ہاں اتفاق سے مجھے ہیڈ کوارٹر کے متعلق معلوم ہے۔ ٹھیک
ہے میں اسے الجھا لوں گا ـــــ ویسے بھی وہ زندہ تو واپس نہ جا
سکے گا اس لئے اسے اصل بات بتا دینے میں کوئی حرج بھی نہیں"
غیر ملکی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
"اب میرا انعام بھی مجھے دے دو اور میرے ہاتھ بھی کھول دو
میرے تو بازو ہی اکڑ گئے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔
"ہاں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو انعام ضرور ملے گا۔ تم نے
انتہائی اہم انکشاف کیا ہے ـــــ لیکن اس بات کی گارنٹی کیا ہو سکتی
ہے کہ تم یہاں سے واپس جا کر ہم سے دھوکہ کر جاؤ۔ اور بجائے
عمران کو یہاں لانے کے تم عمران سے مل جاؤ" ـــــ غیر ملکی باس
نے کہا۔ اور عمران نے پہلی بار محسوس کیا کہ غیر ملکی باس اس قدر
احمق نہیں ہے جتنا وہ اسے سمجھ رہا تھا۔
"اس کی جو گارنٹی تم چاہو لے سکتے ہو" ـــــ عمران نے مطمئن لہجہ
میں کہا۔
"تو ٹھیک ہے ـــــ تمہارے دونوں ساتھی یہاں رہیں گے ہمارے

پاس ـــــ ہم انہیں مہمانوں کی طرح رکھیں گے۔ جب تک عمران
ہمارے پاس نہیں پہنچ جاتا اور انعام بھی اسی وقت اکٹھا ملے گا۔ بولو
منظور ہے" ـــــ غیر ملکی نے کہا۔
"ساتھیوں کی مجھے فکر نہیں ہے۔ وہ بے شک تمہارے پاس
رہیں ـــــ لیکن انعام والی بات غلط ہے۔ وہ میں پہلے لوں گا"
عمران بھی اکڑ گیا۔
"چلو ایسا کر لیتے ہیں ـــــ آدھا انعام تمہیں پہلے دے دیتے
ہیں آدھا بعد میں" ـــــ غیر ملکی باس نے کہا۔
"ٹھیک ہے ـــــ چلو ایسے ہی سہی ـــــ لیکن ایک بات یاد رکھنا
اگر میرے ساتھیوں کو ذرہ برابر بھی تکلیف ہوئی تو تمہارا میرا معاہدہ
ختم ہو جائے گا" ـــــ عمران نے کہا۔
"تم فکر مت کرو" ـــــ غیر ملکی باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے نیچے ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے
لمحے دروازہ کھلا اور ایک غیر ملکی اندر داخل ہوا۔
"اس کی ہتھکڑی کھول دو۔ اور اس کے ساتھیوں کو بھی کھول کر
انہیں کسی کمرے میں بند کر دو ـــــ انہیں کوئی تکلیف نہ ہو"
غیر ملکی باس نے کہا۔
اور غیر ملکی تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے عمران کو کھڑا کر کے
اس کی کلپ ہتھکڑی کو درمیان سے مخصوص انداز میں دبایا تو کلک کی
آواز سے ہتھکڑی کھل گئی اور عمران کے ہاتھ آزاد ہو گئے ـــــ عمران
نے دونوں ہاتھ آگے کر کے انہیں اس طرح ملنا شروع کر دیا جیسے

وہ سن ہو گئے ہوں۔
"میرا انعام ـــــ وہ تو دو" ـــــ عمران نے بڑے لالچی انداز
میں کہا۔
"وہ بھی مل جاتا ہے ـــــ جاؤ ـــــ ایک لاکھ ڈالر کی رقم بریف کیس
میں ڈال کر لے آؤ" ـــــ غیر ملکی باس نے کہا۔ اور آنے والا غیر ملکی
خاموشی سے سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔
"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں میک اپ میں تمہارے ساتھ چلا چلوں۔
اور عمران سے مل لوں ـــــ میں دراصل جلد از جلد اس مسئلے کو نپٹانا
چاہتا ہوں" ـــــ غیر ملکی باس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"ہو تو سکتا ہے ـــــ لیکن تم عمران کی جگہ پر جا کر اس سے نمٹو گے
کیسے" ـــــ عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔
"میں اپنے آدمی ساتھ لے جاتا ہوں جو عمران کی اس جگہ کو گھیر لیں
گے۔ وہ کہاں رہتا ہے" ـــــ غیر ملکی باس نے کہا۔
"اپنے فلیٹ میں ہی رہتا ہے اور کہاں رہتا ہے۔ وہاں اس کا
باورچی اس کے ساتھ رہتا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔
"تو ٹھیک ہے ـــــ میرے آدمی اس فلیٹ کو گھیر لیں گے اور
ہم دونوں اندر عمران کے پاس چلے چلیں گے۔ اس کے لئے چونکہ
ہماری آمد قطعاً اچانک ہو گی۔ اس لئے وہ اپنی حفاظت کا کوئی
بندوبست بھی نہ کر سکے گا" ـــــ غیر ملکی باس نے خوش ہوتے
ہوئے کہا۔
"ہاں ـــــ یہ ٹھیک رہے گا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے

کہا۔ اسے غیر ملکی باس کی اس احمقانہ تجویز پر اندر بھی خوشی ہو رہی تھی۔
حالانکہ اس سے پہلے اس نے لمبی بات صرف اس لئے کی تھی کہ
غیر ملکی باس کو کوئی شک نہ ہو۔
"باس ـــــ بریف کیس تیار ہے" ـــــ اسی غیر ملکی نے
اندر آتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں نیلے رنگ کا ایک بریف کیس
تھا۔
"یہ اسے دے دو ـــــ اور سنو ـــــ دس آدمی تیار کرو۔ میں
اور یہ یہاں سے جائیں گے انہیں ہمارے ساتھ چلنا ہے۔ باقی
ہدایات میں انہیں وہیں باہر ہی دوں گا" ـــــ غیر ملکی باس نے
کہا اور غیر ملکی نے بریف کیس عمران کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔
"آؤ میرے ساتھ" ـــــ غیر ملکی باس نے دروازے کی طرف
بڑھتے ہوئے کہا اور عمران اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا کمرے سے
باہر آ گیا۔
"سنو ـــــ اب اگر تم نے فوری طور پر عمران کو پکڑنے کی تجویز کر
لی ہے تو پھر میرے دونوں ساتھیوں کو بھی ساتھ لے لو۔ وہ تمہارے
ساتھیوں کے ساتھ فلیٹ سے باہر رہیں گے۔ جب تم اپنی کارروائی
مکمل کر لینا تو انہیں چھوڑ دینا" ـــــ عمران نے کہا۔
"یہ ٹھیک ہے" ـــــ غیر ملکی باس نے رضامند ہوتے ہوئے
کہا اور پھر اس نے نئے آدمیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔
تھوڑی دیر بعد جولیا اور کیپٹن شکیل بھی آزاد ہو کر باہر پہنچ گئے البتہ
ان دونوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں موجود تھیں ـــــ غیر ملکی باس

www.BooksPk.com

ان سے علیحدہ ہو کر اپنے آدمیوں کو ہدایات دیتا رہا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد چار کاروں کا قافلہ اس زرعی فارم سے باہر نکل آیا ـــــ عمران اس غیر ملکی باس کے ساتھ پہلی کار میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں پچھلی نشست پر تھے۔ جب کہ ڈرائیور کے ساتھ ایک اور غیر ملکی موجود تھا ـــــ باس کے دوسرے ساتھی جولیا اور کیپٹن شکیل کے ساتھ پچھلی کاروں میں تھے۔

عمران انہیں مختلف سڑکوں سے گھماتا ہوا آخر کار اپنے فلیٹ کے سامنے لے آیا۔

"یہ ہے عمران کا فلیٹ" ـــــ عمران نے اپنے فلیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آؤ" ـــــ باس نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور عمران اس کے ساتھ اتر آیا۔ بریف کیس اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ اسے یہیں کار میں چھوڑ دو۔ اس کی وجہ سے عمران مشکوک ہو سکتا ہے۔ یہ تمہیں واپسی میں مل جائے گا" ـــــ غیر ملکی باس نے سخت لہجے میں کہا۔

اور عمران نے یوں بیگ واپس کار میں اس طرح رکھا جیسے بادل نخواستہ ایسا کر رہا ہو ـــــ باس نے اس دوران دوسری کاروں میں موجود اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب اِدھر اُدھر کاریں لے گئے۔

عمران اور غیر ملکی باس سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر پہنچ گئے۔ لیکن دوسرے لمحے غیر ملکی باس چونک پڑا ـــــ کیونکہ فلیٹ کے

دروازے کے باہر تالا لٹک رہا تھا۔

"یہ تو تالا لگا ہوا ہے" ـــــ غیر ملکی باس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہم اندر بیٹھ جاتے ہیں۔ باورچی سودا سلف لینے جاتا ہے تو تالا لگا کر جاتا ہے ـــــ چابی مجھے معلوم ہے۔ اوپر خانے میں رکھ جاتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر چابی اٹھائی اور غیر ملکی باس کے کچھ کہنے سے پہلے تالا کھول کر دروازہ دھکیل دیا۔

"آئیں جناب ـــــ آپ باہر کیوں رک گئے" ـــــ عمران نے مڑ کر غیر ملکی باس سے کہا۔

مگر اسی لمحے غیر ملکی باس نے انتہائی برق رفتاری سے ریوالور نکال کر عمران کی طرف کر دیا۔

"تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہے" ـــــ غیر ملکی باس کے لہجے میں چھپے شکوک کے انداز موجود تھے۔

"ارے کمال ہے ـــــ آپ اتنی سی بات سے بھڑک اٹھے۔ اس بات کا پتہ تو پوری دنیا کو ہے۔ عمران ایسے معاملات میں بڑا لاپرواہ واقع ہوا ہے ـــــ صد ہو گئی۔ میں نے آپ کی سہولت کی کہ باہر نہ کھڑے رہ جائیں آپ الٹا مجھ پر ہی ریوالور نکال رہے ہیں۔ اگر آپ نہیں چاہتے تو نہ سہی۔ میں دوبارہ تالا لگا دیتا ہوں"

عمران نے دروازے کو کھینچ کر دوبارہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو" ـــــ غیر ملکی عمران کے اس انداز سے مطمئن ہو

گیا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ غیر ملکی کے ہاتھ میں ابھی تک ریوالور موجود تھا ـــــ لیکن اس نے اسے جھکا رکھا تھا۔ ڈرائنگ روم میں داخل ہو کر عمران بڑے مطمئن انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا۔ غیر ملکی باس گہری نظروں سے ڈرائنگ روم کا جائزہ لینے کے بعد ایک صوفے پر بیٹھ گیا ـــــ وہ محتاط نظر آ رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کسی نامعلوم خطرے نے اس کے ذہن کو بے چین کر دیا ہو۔ ایسا خطرہ جو اس کے شعور کی گرفت میں نہ آ رہا ہو۔

"آپ پروفیسر بن کر آئے ہیں جناب ـــــ اس لئے پروفیسروں جیسے انداز اختیار کر لیجئے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے غیر ملکی باس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور غیر ملکی باس شرمندہ سے انداز میں مسکرا کر ڈھیلا ہو کر بیٹھ گیا ـــــ لیکن دوسرے لمحے وہ چیخ کر اچھلا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا تھا اور اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا تالا اس کے اس ہاتھ پر لگا تھا جس میں اس نے ریوالور پکڑ رکھا تھا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے جا گرا۔

"خبردار ـــــ اب اپنے ہاتھ اٹھا دو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں وہ خفیہ پستول موجود تھا جو غیر ملکی تلاشی لینے والوں کی دستبرد سے محفوظ رہا تھا۔

"تو تم سامنے آ گئے" ـــــ غیر ملکی باس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"سامنے تو میں شروع سے ہی رہا ہوں۔ لیکن تمہاری میک اپ کے بارے میں تعلیم ابھی نامکمل ہے ـــــ ایونیا سے دھلنے والے

میک اپ تو قصہ پارینہ بن چکے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کا فقرہ مکمل ہوتا۔ غیر ملکی باس بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے عمران پر حملہ کر دیا تھا ـــــ لیکن عمران تیزی سے ایک طرف ہٹا۔ غیر ملکی باس اس کے ہٹتے ہی تیزی سے مڑا ـــــ مگر اسی لمحے عمران کی لات پوری قوت سے اس کی پنڈلی پر پڑی اور وہ چیختا ہوا منہ کے بل صوفے پر گرا۔ اور صوفے سمیت دوسری طرف الٹ گیا ـــــ عمران نے ریوالور ایک طرف اچھالا اور صوفے کو ہٹا کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے غیر ملکی پر چھلانگ لگا دی۔

"تم پچھلے میزبان ثابت نہیں ہوئے۔ تم نے چائے تک نہیں پوچھی۔ ورنہ شاید میں تمہاری اس سے بھی زیادہ ابھی خاطر خدمت کرتا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی کنپٹی پر مکے مارنے کے ساتھ ساتھ پوری قوت سے اس کے زیر ناف گھٹنا جماتے ہوئے کہا ـــــ اور غیر ملکی باس چیختا ہوا پشت کے بل زمین پر گر پڑا۔ عمران یک لخت اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے دونوں پیر اس کے پیٹ پر ایک دھماکے سے پڑے۔ اور غیر ملکی باس کا چہرہ یک لخت بگڑ گیا ـــــ عمران اچھل کر نیچے ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر بوٹ کی ٹوما رسید کی ـــــ غیر ملکی باس یک لخت تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ عمران نے جھک کر اس کا ہاتھ پکڑا۔ اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ غیر ملکی باس گہری بے ہوشی میں مبتلا ہو چکا تھا۔ عمران نے جھک

کر اُسے اٹھایا اور لے کر ملحقہ باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ اس نے بڑی پھرتی سے اس کا لباس اتار دیا۔ اور پھر اپنا لباس اتار کر اس نے غیر ملکی کا لباس پہن لیا ـــــ اس کے بعد اس نے الماری کا وہ خانہ کھولا جس میں ماسک میک اپ کا جدید ترین سامان موجود تھا۔

ماسک چہرے پر چڑھا کر اس نے بڑی تیزی سے اُسے اپنے چہرے پر تھپتھپایا اور پھر بالوں کا رنگ اور ان کا انداز بدل کر وہ زیادہ سے زیادہ چھ منٹ کے اندر غیر ملکی باس کے میک اپ میں آ گیا۔ آئینے میں اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد اس نے جھک کر غیر ملکی باس کے ہاتھ پیر باندھے ـــــ اس کے منہ میں رومال ڈال کر اس نے منہ پر ٹیپ چپکا دی اور پھر باتھ روم کا دروازہ کھول کر وہ باہر آ گیا۔

چند لمحوں بعد وہ فلیٹ کی سیڑھیاں اترتا نیچے سڑک پر آ گیا۔ اس نے دور کھڑی مجرموں کی کار دیکھ لی ـــــ اس نے ہاتھ اٹھا کر انہیں اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ کار سٹارٹ ہوئی اور پھر گھومتی ہوئی اس کے قریب آ رکی ـــــ جولیا اور کیپٹن شکیل اگلی سیٹوں پر موجود تھے۔ رنگ دار شیشوں کی وجہ سے وہ باہر سے نظر نہ آ سکتے تھے۔

"یس باس" ـــــ ڈرائیور نے کار سے اترتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسئلہ طے ہو گیا ہے۔ ہم کامیابی کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ ان دونوں کی ہتھکڑیاں کھول کر انہیں اوپر فلیٹ پر بھیج دو۔ اور تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلے جاؤ ـــــ میں جلد ہی خود وہاں پہنچ جاؤں گا" ـــــ عمران نے غیر ملکی باس کے لہجے میں

کہا۔ انداز میں ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ـــــ ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر پچھلا دروازہ کھول کر اس نے ایک پیر اندر رکھ دیا۔ جولیا اور کیپٹن شکیل کے منہ سے ٹیپ ہٹا کر اس نے ہتھکڑیاں کھول دیں۔

"خاموشی سے اوپر چلے چلو ـــــ عمران سے تمہارے متعلق بات چیت ہو چکی ہے" ـــــ عمران نے از خود جولیا اور کیپٹن شکیل کے باہر نکلتے ہی کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے مخصوص انداز میں آنکھ کا کونا دبا دیا ـــــ جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں ایک لمحے کے لئے چونکے اور پھر خاموشی سے سیڑھیاں چڑھتے اوپر چلے گئے۔

"اب ہم واپس جائیں باس" ـــــ ڈرائیور نے قدرے ہچکچاتے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"تم نے میری بات نہیں سنی ـــــ میں خود تھوڑی دیر میں آ رہا ہوں" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور ڈرائیور سر ہلاتے ہوئے واپس مڑا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے کار کو آگے بڑھا دیا۔

عمران سیڑھیاں چڑھتا اوپر پہنچ گیا۔

"اس غیر ملکی کو اٹھا کر خفیہ دروازے سے تم دانش منزل پہنچا دو" ـــــ عمران نے اندر آتے ہی حیران و پریشان کھڑے جولیا اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر اصل لہجے میں کہا۔

"یہ سب تم کیا چکر چلا رہے ہو ـــــ کہاں ہے وہ غیر ملکی" جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ شاید مسلسل ٹیپ سے

منہ بند رہنے کی وجہ سے بہت جھلائی ہوئی تھی۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ـــــ میں نے سانپ کو صرف بین بجا کر قابو کر لیا ہے" ـــــ عمران نے باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور پھر دروازہ کھول کر اس نے بے ہوش اور بندھے ہوئے غیر ملکی کو سامنے کر دیا۔

"اور اس کے ساتھی" ـــــ جولیا نے کہا۔

"وہ غیر اہم ہیں تم اسے پہنچاؤ ـــــ یہ کام کا آدمی ہے"

عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے جھک کر غیر ملکی کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا ـــــ عمران انہیں خود عقبی دروازے سے باہر لے آیا اور پھر وہاں خفیہ گیراج میں کھڑی کار کی چابیاں اس نے ان کے حوالے کر دیں ـــــ جولیا اور کیپٹن شکیل غیر ملکی کو اس میں ڈال کر جب آگے بڑھ گئے تو عمران واپس پلٹا اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور ایکسٹو کے نمبر ڈائل کئے۔

"ایکس ٹو" ـــــ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ـــــ ایک غیر ملکی کو جولیا اور کیپٹن شکیل لے کر آ رہے ہیں اُسے گیسٹ روم میں حفاظت سے رکھنا۔ میں خود اس سے آ کر پوچھ گچھ کروں گا" ـــــ عمران نے جلدی سے کہا۔ اور پھر رسیور رکھ کر وہ اس خفیہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں اس نے مخصوص اسلحہ رکھا ہوا تھا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں چند مخصوص قسم کے گیس بم نکالے اور انہیں جیبوں میں ڈال

کر وہ ڈریسنگ روم میں آیا۔ اس نے اپنے اور غیر ملکی کے ریوالور کے ساتھ ساتھ وہ تالا بھی اٹھا لیا۔ چابی اس میں موجود تھی۔ ریوالور اس نے جیبوں میں منتقل کئے ـــــ اور پھر وہ فلیٹ سے باہر آ گیا۔ اس نے تالا دوبارہ فلیٹ کو لگا دیا۔ کیونکہ سلیمان ابھی تک واپس نہ آیا تھا۔ عمران نے چابی مخصوص جگہ پر رکھی اور پھر فلیٹ کی سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گیا ـــــ اس نے پہلے اچھی طرح جائزہ لے لیا کہ غیر ملکی کے ساتھی تو ادھر گھومتے موجود نہیں ہیں۔ پھر اس نے قریب سے گزرتی ہوئی ٹیکسی کو اشارہ کیا۔ لیکن وہ ٹیکسی خالی نہ تھی ـــــ وہ رکنے کی بجائے آگے بڑھتی گئی۔ ابھی عمران کھڑا اِدھر اُدھر ٹیکسی کا انتظار کر رہا تھا کہ دُور ایک گلی سے سیاہ رنگ کی کار باہر نکلی اور تیزی سے بڑھتی ہوئی عمران کی طرف آ گئی ـــــ عمران کار کو دیکھ کر چونک پڑا۔ کیونکہ یہ وہی کار تھی جس میں سے جولیا اور کیپٹن شکیل کو اس نے اتارا تھا۔ کار عمران کے قریب آ کر رکی اور پھر وہی ڈرائیور نیچے اتر آیا۔

"تم گئے نہیں" ـــــ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"باس ـــــ آپ میری عادت جانتے ہیں۔ میں نے باقی کو بھیج دیا ہے۔ اور خود رک گیا تھا کہ شاید اچانک ضرورت پڑ جائے" ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہوں ـــــ چلو اچھا ہے مجھے ٹیکسی نہیں کرنی پڑی ـــــ چلو" عمران نے ساتھ والی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ڈرائیور نے اپنی سیٹ سنبھالی ـــــ اور کار موڑ کر واپس چل پڑی۔

"باس ـــــ مجھے اس سارے کھیل کی سمجھ نہیں آئی"

ڈرائیور نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"جس کھیل کی سمجھ آجائے وہ کھیل نہیں رہتا ـــــ سمجھے ـــــ میں ایک گہری چال چل رہا ہوں۔ اس لئے مجھے یہاں بھیجا گیا ہے جو عام اور سیدھے انداز میں کام کرنے والے اور بہت تھے" عمران نے جان بوجھ کر گول مول سے انداز میں کہا۔ اور ڈرائیور نے سر ہلا دیا۔

کار مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد اس بائی روڈ پر مڑ گئی جس پر وہ زرعی فارم موجود تھا ـــــ اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اندر پہنچ گیا۔ عمران کو اس کمرے کا راستہ معلوم تھا جہاں سے اُسے لے جایا گیا تھا ـــــ اور چند لمحوں بعد وہ اُسی کرسی پر بیٹھا تھا جہاں تھوڑی دیر پہلے وہ غیر ملکی باس موجود تھا۔ ڈرائیور اُسے وہاں پہنچا کر کھڑا تھا شاید وہ مزید ہدایات لینا چاہتا تھا۔

"ایسا کرو سب کو ایک جگہ اکٹھا کرو میں خاص ہدایات دینا چاہتا ہوں۔ اہم صورت حال ہے ـــــ جلدی کرو اور مجھے اطلاع دو" عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور ڈرائیور سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

عمران خاموش بیٹھا رہا۔ اس کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ تقریباً پانچ منٹ بعد ہی ڈرائیور اندر آیا۔

"باس ـــــ سب بڑے کمرے میں موجود ہیں" ڈرائیور نے کہا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر وہ آگے پیچھے چلتے

ہوئے راہداری میں آ گئے ـــــ اب عمران کو چونکہ بڑے کمرے کا پتہ نہ تھا۔ اس لئے اس نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی رہ تو نہیں گیا" ـــــ عمران نے مڑ کر کہا۔

"نہیں جناب ـــــ سب موجود ہیں" ـــــ ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ایسا کرو تم بھی وہیں چلو میں ایک کاغذ لے آؤں" عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

ڈرائیور چند لمحے حیرت بھرے انداز میں کھڑا رہا۔ پھر کندھے جھٹکتا ہوا آگے بڑھ گیا ـــــ شاید عمران کا یہ اسرار رویہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ عمران راہداری کے موڑ پر پہنچ کر رک گیا۔ اس نے جھانک کر دیکھا تو ڈرائیور راہداری کے آخری حصے میں موجود ایک دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا تھا ـــــ عمران چند لمحے وہاں رکا رہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اُسی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن دروازے کے قریب پہنچتے ہی اس کے قدم رک گئے۔ اندر سے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"معاملہ مشکوک ہے جیگر ـــــ باس کی حرکات سمجھ میں نہیں آ رہیں" ـــــ اُسی ڈرائیور کی آواز سنائی دی۔

"جلدی مت کرو سٹارک ـــــ ہو سکتا ہے باس کسی خاص الجھن میں ہو۔ بہرحال اب وہ آئے گا تو کسی طریقے سے اُسے چیک کر لیں گے" ـــــ دوسری آواز سنائی دی۔

اور عمران دبے قدموں پیچھے ہٹا اور آٹھ دس قدم پیچھے ہٹ کر

وہ اس طرح چلتا ہوا آگے بڑھا تاکہ اس کے قدموں کی آوازیں اس کمرے کے اندر پہنچ جائیں ـــــ باتوں کی آوازیں ختم ہو گئی تھیں۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال کمرہ تھا۔ اس میں رکھی ہوئی کرسیوں پر پندرہ کے قریب افراد موجود تھے ـــــ ڈرائیور جسے سٹارک کے نام سے پکارا گیا تھا۔ ایک اور لمبے تڑنگے آدمی کے ساتھ دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا۔ تین کرسیاں سامنے کے رخ پر تھیں۔

"بیٹھو" ـــــ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی سٹارک اور جیگر سے مخاطب ہو کر کرخت لہجے میں کہا اور وہ دونوں مؤدبانہ انداز میں ان تین کرسیوں میں سے دو پر بیٹھ گئے۔

"تم سب حیران ہو گے کہ میں کیا کر رہا ہوں ـــــ میں چاہتا ہوں کہ کچھ وضاحتیں ہو جائیں" ـــــ عمران نے کرسی پر بیٹھنے کی بجائے اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یس باس ـــــ ہم شدید الجھن محسوس کر رہے ہیں" سٹارک نے اٹھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے اندازہ ہے سٹارک ـــــ اس لئے تو میں نے تم سب کو بلایا ہے" ـــــ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اُسے دوبارہ بیٹھنے کے لئے کہا۔

"باس ـــــ آپ کی عدم موجودگی میں گرینڈ چیف کی کال آئی تھی۔ میں نے انہیں بتا دیا کہ آپ عمران کے سلسلے میں گئے ہیں۔ اس پر انہوں نے حکم دیا ہے کہ انہیں رپورٹ دی جائے"

سامنے بیٹھے ہوئے ایک نوجوان نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر چند لمحے وہ خاموش کھڑا رہا۔ اس کا ایک ہاتھ جیب میں تھا۔ جس میں اس نے مخصوص قسم کے گیس بم رکھے ہوئے تھے۔

"کیا تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ یہ کیا چیز ہے" ـــــ عمران نے جیب سے ایک بم نکالتے ہوئے کہا۔ یہ ٹینس بال جیسا تھا۔ سفید اور شفاف ـــــ اس میں ہلکے نیلے رنگ کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ وہ سب غور سے اس بم کو دیکھنے لگے۔

"یہ کیا چیز ہے باس" ـــــ سٹارک نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں اس کی تلاش میں عمران کے پیچھے گیا تھا۔ اس میں اس نے حلقہ موت کے ہیڈ کوارٹر کا نقشہ چھپایا ہوا تھا ـــــ لیکن اس میں ایک عجیب کاریگری کی گئی ہے کہ یہ اس صورت میں کھل سکتا ہے اگر اسے زور سے زمین پر پھینکا جائے ورنہ اس پر آپ ایٹم بم مار دیں یہ نہیں کھلے گا ـــــ اور نہ ہی اسے کھولنے کا اور کوئی طریقہ ہے۔ یہ دیکھو یہ اس طرح کھلتا ہے" ـــــ عمران نے شعبدہ بازوں جیسے انداز میں کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر زور سے وہ بم فرش پر پھینک دیا۔ فرش پر گرتے ہی بم دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا جیسے ٹینس بال کو درمیان میں سے کاٹ دیا گیا ہو۔ لیکن دونوں ٹکڑے خالی تھے۔ عمران نے سانس روک لیا تھا۔

"لیکن یہ تو خالی ہے باس" ـــــ ہال میں موجود ہر شخص نے

غور سے ان خالی ٹکڑوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران خاموش رہا۔ اس نے کوئی تبصرہ نہ کیا ـــــ اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ سب یک لخت چونکے۔ انہوں نے تیزی سے اپنے گلے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لئے ان کی آنکھوں میں حیرت اور خوف کی ملی جلی پرچھائیاں ایک لمحے کے لئے نظر آئیں۔ اس کے بعد وہ سب کرسیوں پر ہی ڈھیر ہو گئے۔ عمران نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا اور خود باہر آ گیا ـــــ اسے معلوم تھا کہ اب یہ لوگ چار گھنٹوں سے قبل ہوش میں نہ آ سکیں گے۔

"ایکس ٹو" ـــــ عمران کے نمبر ڈائل کرتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ـــــ وہ غیر ملکی پہنچ گیا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ـــــ جولیا اور کیپٹن شکیل اُسے چھوڑ گئے ہیں ـــــ وہ گیسٹ روم نمبر ایک میں ہے۔ میں نے اس کی تلاشی لے لی تھی۔ اور دانتوں کا بھی معائنہ کر لیا تھا" ـــــ بلیک زیرو نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کتنے دانت ہیں پتہ چلا" ـــــ عمران نے کہا اور دوسری طرف بلیک زیرو کا قہقہہ فون پر سنائی دیا۔

"میں نے زہریلے کیپسول کی وجہ سے اس کے دانتوں کا معائنہ کیا تھا" ـــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ـــــ سنو ـــــ جولیا کو کہو کہ سب ممبرز سمیت اس جگہ آ جائے جہاں انہیں اغوا کر کے لے جایا گیا تھا۔ میں نے اس غیر ملکی کے پندرہ ساتھیوں کو یہاں بے ہوش کر دیا ہے۔ ان پندرہ کے متعلق انہیں کہہ دینا کہ انہیں کیمپ ہاؤس میں پہنچا دیں۔ ہو سکتا ہے ان کی ضرورت پڑ جائے" ـــــ عمران نے کہا۔

"پندرہ ساتھی ـــــ لیکن یہ چکر کیا ہے۔ مجھے تو بتائیں۔ جولیا بھی پوچھ رہی تھی لیکن میں نے اُسے ٹال دیا تھا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ غیر ملکی اور اس کے پندرہ ساتھیوں کا تعلق حلقہ موت سے ہے" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اس نے اور یگا ہوٹل سے لے کر اب تک کی تمام باتیں مختصر طور پر بلیک زیرو کو بتا دیں۔

"اوہ ـــــ تو اس غیر ملکی کو ہیڈ کوارٹر کا علم ہے" بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ کچھ نہ کچھ اسے معلوم ہے۔ دوسری بات یہ کہ میں یہاں کی تلاشی لوں گا شاید کچھ دستیاب ہو جائے۔ اور پھر ابھی ابھی مجھے پتہ چلا ہے کہ ان کا کوئی گرینڈ چیف بھی ہے۔ اس کی کال آئی تھی ـــــ ہو سکتا ہے اس کی دوبارہ کال آئے تو میں چیک کروں گا کہ یہ کال کہاں سے آ رہی ہے" ـــــ عمران نے اُسے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ـــــ میں ابھی انہیں بھیجتا ہوں" بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے دوبارہ رسیور اٹھا کر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس ـــــ این زیرو سکس سنٹر" ـــــ چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز رسیور سے ابھری۔

"اٹ از ایکسٹو ـــــ شیروانی سے بات کراؤ" ـــــ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــــ یس سر" ـــــ دوسری طرف سے بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"شیروانی اٹنڈنگ سر"

"ایکسٹو ـــــ سنو اپنی چیکنگ مشین پوائنٹ فور پر فوکس کر دو۔ یہاں فار رینج ٹرانسمیٹر کال آئے گی۔ تم نے اس کال کے دوسرے مرکز کو چیک کرنا ہے ـــــ مکمل لوکیشن" ـــــ عمران نے تحکمانہ اور سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

اب وہ مطمئن تھا کہ اگر اس گرینڈ چیف کی دوبارہ کال آئی تو یہ مخصوص سنٹر لوکیشن چیک کرے گا ـــــ یہ ایک ایسا خفیہ ادارہ تھا جسے ایکسٹو نے ہی قائم کیا تھا۔ اس میں ایسی جدید ترین مشینیں نصب تھیں جو پاکیشیا میں ہونے والی ٹرانسمیٹر کالوں کو نہ صرف

www.BooksPk.com

چیک کر سکتی تھیں بلکہ ان کی لوکیشن بھی تلاش کر سکتی تھیں۔ عام طور پر یہ ادارہ ملٹری ورک میں مصروف رہتا تھا ـــــ لیکن ایکسٹو اُسے ضرورت پڑنے پر اپنے لئے بھی استعمال کر لیتا تھا۔

عمران اٹھ کر کمرے سے باہر آیا اور پھر اُسی کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس نے مخصوص گیس پھاڑ کر پندرہ افراد کو بے ہوش کیا تھا ـــــ اس نے کھلے دروازے سے اندر نگاہ ڈالی تو وہ سب اُسی طرح کرسیوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران مطمئن ہو کر مڑا اور پھر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

گیٹ پر پہنچ کر وہ کچھ دیر وہاں رکا رہا۔ تھوڑی دیر بعد اُسے چار کاریں گیٹ کی طرف آتی دکھائی دیں ـــــ اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ آنے والی سیکرٹ سروس کی کاریں تھیں۔

پہلی کار عمران کے قریب آ کر رکی۔ اس میں کیپٹن شکیل اور جولیا موجود تھے ـــــ پچھلی سیٹ پر نعمانی بیٹھا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل نے کار عمران کے قریب روک دی۔

"واہ واہ ـــــ واقعی زمانہ الٹا ہو گیا ہے۔ پہلے مرد بارات لے کر عورت کے گھر جایا کرتے تھے۔ اب عورتیں بارات لے کر مردوں کے گھروں میں آتی ہیں ـــــ خوش آمدید ـــــ خوش آمدید۔ مولوی صاحب کو ساتھ لے آئے ہو۔ میرا مطلب ہے تنویر آیا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ـــــ تمہیں تو ہر وقت مذاق کی سوجھتی رہتی ہے" جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ مذاق نہیں محترمہ ـــــ پوری زندگی کا سوال ہے۔ آیئے آیئے تشریف لایئے ـــــ خوش آمدید" ـــــ عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

اور کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ پچھلی کار میں صفدر اکیلا تھا اور اس کے پیچھے تنویر اور صدیقی کی کار تھی۔ سب کاریں پورچ میں رک گئیں۔ وہاں پہلے سے تین کاریں موجود تھیں۔

"آیئے مس جولیا نافرداٹر ـــــ شکارگاہ تیار ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ پندرہ افراد بے ہوش پڑے تھے۔

"اوہ ـــــ یہ سب اکٹھے کیسے بے ہوش ہو گئے" ـــــ جولیا اور تنویر نے بیک آواز ہو کر کہا۔

"آدھے تو مس جولیا کی آمد کا سن کر خوشی سے اور باقی آدھے جناب تنویر کی آمد پر دہشت سے بے ہوش ہو گئے ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب انہیں کیمپ ہاؤس پہنچانا ہے" ـــــ صفدر نے پوچھا۔

"ہاں ـــــ انہیں کاروں میں لاد لو۔ ضرورت پڑے تو ان کی اپنی ہی دو کاریں لے جا سکتے ہو۔ یہ سیاہ رنگ کی کار یہیں چھوڑ جانا۔ میں نے بطور احتجاج پیدل چلنے کی ہڑتال کر رکھی ہے تاکہ پیدل چلنے والے اس ملک کے لاکھوں لوگوں کو ان کے حقوق دلا سکوں" عمران نے لیڈرانہ انداز میں کہا ـــــ اور اس کی بات سن کر سب ہنس پڑے۔

"چلو بھئی اٹھاؤ انہیں" ـــــ صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اور عمران باہر نکل آیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی باہر آ گئی۔ باقی ممبرز نے انہیں اٹھا کر کاروں کی پچھلی سیٹوں کے درمیان ڈالنا شروع کر دیا۔

"تم یہیں رہو گے" ـــــ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ـــــ مجھے دوسری بارات کا استقبال کرنا ہے۔ اسلام نے تو چار تک کی ہی اجازت دے رکھی ہے۔ لیکن موجودہ مہنگائی کے دور میں دو ہی کافی ہیں" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جولیا منہ بناتی ہوئی کار کی طرف بڑھ گئی۔

اس گروپ کی دو کاروں کو بھی تیار کر لیا گیا تھا۔ ان کی ڈرائیونگ سیٹیں نعمانی اور صدیقی نے سنبھال لی تھیں ـــــ اور پھر کاروں کا یہ کارواں گیٹ سے نکل گیا۔

عمران ایک طویل سانس لے کر واپس مڑا اور پھر اس نے سب سے پہلے اس خاص کمرے سے مکمل تلاشی کا آغاز کر دیا۔ دو گھنٹے تک مسلسل محنت کے بعد اس نے پورے فارم کی تلاشی مکمل کر لی ـــــ اُسے وہاں سے اور تو کچھ نہ مل سکا البتہ ایک فائل ایسی مل گئی جس سے اُسے پتہ چلا کہ یہ حلقہ موت کا سپیشل گروپ نمبر تیرہ ہے ـــــ اس کا مرکز رابگام ہے۔ انہیں عمران کے قتل کی خصوصی ہدایات دے کر بھیجا گیا تھا۔

ابھی عمران فائل کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ عمران نے غیر ملکی باس کے لہجے میں کہا۔

"میں شولڈر ہوں جناب ـــــ وہ تین افراد جو ہم نے گرفتار کئے تھے ان کا آپ نے کیا کیا" ـــــ شولڈر کا لہجہ بے حد پُرجوش تھا۔

"کیوں ـــــ تم کیوں پوچھ رہے ہو" ـــــ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"جناب ـــــ وہ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ سنٹرل انٹیلی جنس میں کوئی انسپکٹر اکرم نہیں ہے۔ اور سپرنٹنڈنٹ فیاض بھی یہیں موجود ہے۔ میں نے اُسے ٹٹولا تو معلوم ہوا کہ جولیا عمران کی دوست لڑکی ہے ـــــ اور شاید یہاں کی سیکرٹ سروس کی رکن ہے جناب۔ وہ انسپکٹر اب مجھے یقین ہے خود عمران ہی ہے۔ اس نے کوئی خاص میک اپ کر رکھا ہو گا جناب" ـــــ شولڈر نے جلدی جلدی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ـــــ وہ ابھی تک میری قید میں ہیں۔ وہ مشکوک افراد تھے اس لئے میں نے انہیں قید کر رکھا ہے۔ تم ایسا کرو خود میرے پاس آ جاؤ۔ میں چاہتا ہوں تم خود ان سے پوچھ گچھ کرو" عمران نے اسرار بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر ـــــ میں آ جاتا ہوں" ـــــ شولڈر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو ـــــ ساری ٹیم ایک خاص مشن پر گئی ہوئی ہے ـــــ میں ہیڈ کوارٹر میں اکیلا ہوں۔ اس لئے گیٹ میں خود کھولوں گا۔ جلدی آ جاؤ بغیر وقت ضائع کئے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا سر ـــــ بہت اچھا سر" ـــــ شولڈر نے کہا اور عمران نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

اب وہ سوچ رہا تھا کہ سوپر فیاض کو ایسا سبق ضرور دے گا کہ وہ غیر متعلقہ آدمی کو جولیا کے متعلق آئندہ کچھ بتانے کے قابل ہی نہ رہے گا۔

عمران اب وہاں بیٹھا گرینڈ چیف کی کال کا منتظر تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد اُسے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی ـــــ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر راہداریوں سے گزر کر گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے گیٹ کھولا تو شولڈر کار لئے اندر آ گیا ـــــ عمران نے گیٹ بند کر دیا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا واپس لوٹ آیا۔ پورچ میں کار روک کر شولڈر نیچے اتر آیا تھا۔

"وہ قیدی کہاں ہیں باس" ـــــ شولڈر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ ـــــ تمہیں حلقہ موت کے ہیڈ کوارٹر کے متعلق کچھ معلوم ہے" ـــــ عمران نے اس کے قریب پہنچتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے ـــــ مجھے باس کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ تو جانتے ہیں کہ سوائے چند مخصوص افراد کے اور کسی کو معلوم نہیں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ـــــ شولڈر نے حیرت بھرے انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے پوچھا۔

"اس لئے کہ گرینڈ چیف کو اطلاع ملی ہے کہ تم نے عمران کو یہ پتہ

بتا دیا ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے عمران کو بتا دیا ہے اور گرینڈ چیف کو اطلاع ملی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے ـــــ پہلی بات تو یہ کہ مجھے علم ہی نہیں ہے۔ اور میں عمران کو بتا دوں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ـــــ یہ ناممکن ہے ـــــ اور پھر یہ بات گرینڈ چیف تک پہنچ جائے ـــــ یہ کیسے ہو سکتا ہے" شولڈر کی حیرت دیکھنے والی تھی۔

"کیوں گرینڈ چیف تک بات کیوں نہیں پہنچ سکتی" ـــــ عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ آپ تو راجگم جیسے سنٹر سے آئے ہیں جو حلقہ موت کا سب سے اہم سنٹر ہے۔ آپ تو مجھ سے بہتر جانتے ہیں میری تو آپ کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہی نہیں ہے ـــــ میں تو ایک معمولی سا کارکن ہوں۔ مجھے تو صرف یہاں اس لئے بھیجا گیا تھا کہ میں عمران کو جانتا ہوں اور آپ سے تعاون کر سکتا ہوں ـــــ جہاں تک گرینڈ چیف کا تعلق ہے آپ تو جانتے ہیں کہ گرینڈ چیف ہیڈ کوارٹر میں رہتے ہیں۔ وہ سپر باس ہیں۔ وہاں تک اتنی معمولی بات کیسے پہنچ سکتی ہے" ـــــ شولڈر نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے گرینڈ چیف بھی خفیہ طور پر یہاں پہنچے ہوئے ہوں" عمران نے اُسے ٹٹولنے کے لئے کہا۔

"آج تک تو یہی سنتے آئے ہیں کہ گرینڈ چیف کبھی ہیڈ کوارٹر سے باہر نہیں آتے ـــــ وہ سب سپر گرینڈ چیف کے ساتھ ہیڈ کوارٹر میں ہی رہتے ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے آپ کی بات درست ہو"

شولڈر نے کہا۔

"یہ بات تم نے کس سے سنی ہے ـــــ یہ تو بڑی اہم بات ہے۔ اس بات کا علم بھی کم ہی لوگوں کو ہے۔ لوگ تو گرینڈ چیف کے نام سے بھی واقف نہیں ہیں" ـــــ عمران نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے باس ـــــ واقعی ایسا ہے لیکن میرا ایک دوست تھا راجر اسٹوارٹ ـــــ وہ دنیا کا مایہ ناز انجینئر تھا۔ وہ بھی حلقہ موت سے متعلق تھا۔ اُسی نے مجھے حلقہ موت میں شامل کرایا تھا۔ وہ ہیڈ کوارٹر میں کافی عرصہ رہا تھا۔ شاید وہاں تعمیرات وغیرہ کرا رہا تھا ـــــ اس نے مجھے ایک روز شراب کے نشے میں بے خود ہو کر بتایا تھا کہ ہیڈ کوارٹر میں چار گرینڈ چیف ہیں اور ایک سپر گرینڈ چیف، چاروں گرینڈ چیف دنیا کے چار حصوں کے باس ہیں۔ ہر گرینڈ چیف کا اپنا اپنا حصہ علیحدہ ہے ـــــ وہ اس حصے میں موجود حلقہ موت کی تنظیموں اور کارکردگی کو وہیں ہیڈ کوارٹر سے کنٹرول کرتے ہیں ـــــ اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس نے ہیڈ کوارٹر کا ایک نقشہ بھی تیار کر رکھا ہے۔ بس اتنا اس نے بتایا تھا۔ پھر نشہ اور چڑھ گیا۔ اس کے بعد اس نے اور کچھ نہ بتایا ـــــ پھر سا گلینڈ میں ایک کان کے مشن پر وہ آیا تو وہاں مارا گیا تھا۔ بس اس سے مجھے ان باتوں کا پتہ چلا تھا" ـــــ شولڈر نے جواب دیا۔

"اس نے تمہیں یہ بھی بتایا ہو گا کہ ہیڈ کوارٹر ہے کہاں" عمران نے بڑے نرم اور دوستانہ لہجے میں کہا۔

"تفصیلاً تو نہیں بتایا البتہ اس نے صرف ایک اشارہ کیا تھا۔ لیکن میں اس اشارے کو آج تک سمجھ ہی نہ سکا" ـــــ شولڈر نے جواب دیا۔

"اشارہ ـــــ کیسا اشارہ" ـــــ عمران نے پوچھا۔ اس کا دل خوشی سے بلیوں اچھل رہا تھا۔

"وہ باس جب نشے میں بالکل ہی بدمست ہو گیا تھا۔ تو میرے بار بار اصرار کرنے پر اس نے بار بار دو الفاظ دوہرائے۔ نشار بیڈ۔ اور پھر وہ بے ہوش ہو گیا ـــــ مجھے آج تک نشار بیڈ کے معنوں کا ہی پتہ نہیں چل سکا۔ نجانے اسٹوارٹ کا اس سے کیا مطلب تھا۔ البتہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہیڈ کوارٹر کے متعلق اشارہ ہو سکتا ہے" شولڈر نے جواب دیا۔

"یہ تو واقعی نہ سمجھ آنے والی بات ہے ـــــ بہرحال اگر میں تمہاری ملاقات عمران سے کرا دوں تو" ـــــ عمران نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"عمران سے ـــــ کہاں ہے عمران ـــــ کیا آپ نے اس کا میک اپ صاف کر لیا" ـــــ شولڈر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"عمران تمہارے سامنے ہے ـــــ اب بولو" ـــــ عمران نے اصل آواز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں ـــــ آپ تو باس ہیں ـــــ آپ....."

شولڈر بری طرح سراسیمہ ہو گیا۔

اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی برق رفتاری سے جیب

سے ریوالور نکال لیا ـــــ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ریوالور کو سیدھا کرتا عمران کا ہاتھ چلا اور ریوالور اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گرا۔

"تو تم عمران کو قتل کرنے کے منصوبے میں تعاون کرنے آئے تھے" ـــــ عمران نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اب اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔

شولڈر کا چہرہ عمران کے ہاتھ میں ریوالور دیکھتے ہی ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا۔

"مجھے مت مارو ـــــ مت مارو ـــــ میں مجبور تھا"

شولڈر نے دونوں ہاتھ جوڑ کر عمران کے سامنے اس کے قدموں کی طرح جھکتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز اس قدر لجاجت آمیز تھا کہ عمران خاموش کھڑا رہ گیا۔

مگر دوسرے لمحے شولڈر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور اس نے اچھل کر پوری قوت سے عمران کے سینے میں سر کی بھرپور ٹکر مار دی اور عمران الٹ کر پشت کے بل فرش پر گر گیا ـــــ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ شولڈر عمران کو گراتے ہی اس پر چڑھ دوڑا ـــــ لیکن عمران نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدل گیا اور شولڈر منہ کے بل فرش پر آ رہا۔ عمران یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی بجائے سپرنگ فٹ ہوں۔

"تم ـــــ تم دھوکہ دے رہے تھے" ـــــ عمران کے لہجے میں بھیڑیئے کی سی غراہٹ تھی۔ شولڈر نے جلدی سے کروٹ بدلی،

اور پھر وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ سیدھا ہوتا عمران کا ہاتھ لہرایا اور شولڈر چیختا ہوا پہلو کے بل دوبارہ فرش پر جا گرا۔ اس بار عمران کی لات حرکت میں آئی اور شولڈر کی چیخ سے پورا فارم گونج اٹھا ـــــ عمران کی بوٹ کی ٹو اس کی کنپٹی پر پڑی تھی۔ اور پھر عمران نے اُسے سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا۔ اس کی دونوں ٹانگیں کسی مشین کی طرح حرکت میں آ گئیں ـــــ شولڈر کی چیخیں فارم میں گونجتی رہیں پھر ڈوب گئیں۔ وہ بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔ اس کی کنپٹی سے خون بہہ نکلا تھا۔ عمران نے جھک کر اس کی نبض چیک کی۔ وہ زندہ تھا۔

"تم دھوکے باز ہو شولڈر ـــــ اور دھوکے باز سے مجھے شدید نفرت ہے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر جھک کر اس نے شولڈر کی ناک اور منہ پر دونوں ہاتھ جما دیئے۔

چند ہی لمحوں بعد شولڈر کے جسم میں حرکت ہوئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے منہ سے کراہیں نکلنے لگیں۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ـــــ تم نے مجھ پر دھوکے سے وار کیا تھا شاید میں تمہیں چھوڑ دیتا۔ لیکن میں دھوکے باز اور سانپ کو ایک ہی سمجھتا ہوں" ـــــ عمران نے غضب ناک لہجے میں کہا۔

"مجھے معاف کر دو" ـــــ شولڈر نے کراہتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معافی نہیں مل سکتی" ـــــ عمران نے کہا اور جھک کر شولڈر کا گریبان پکڑا۔ اور دوسرے لمحے شولڈر چیختا ہوا فضا میں اٹھا اور عمران نے پوری قوت سے اُسے دوبارہ فرش پر دے مارا ـــــ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا پیر اس کی گردن پر رکھا اور

پھر تیزی سے گھوم گیا۔ شولڈر کے حلق سے آخری چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ عمران نے پیر کے دباؤ سے اس کی گردن توڑ دی تھی۔

"ہونہہ ـــــ دھوکہ کرتے ہو" ـــــ عمران نے اس کی لاش پر تھوکتے ہوئے کہا۔ اور پھر قدم بڑھاتا واپس غیر ملکی باس کے خاص کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ دروازے میں داخل ہی ہو رہا تھا کہ اچانک سیٹی کی تیز آواز سے کمرہ گونج اٹھا ـــــ عمران یہ آواز سنتے ہی چونک پڑا۔ آواز ایک خالی دیوار کے اندر سے نکل رہی تھی۔ عمران تیزی سے اس دیوار کی طرف بڑھا ـــــ اس نے اب تک اس دیوار کی طرف توجہ ہی نہ کی تھی۔ قریب پہنچ کر جب اس نے دیوار کو غور سے دیکھا تو دیوار پر اُسے باریک باریک سوراخ نظر آئے۔ سیٹی کی آواز ان سوراخوں سے آ رہی تھی ـــــ عمران نے دیوار پر ہاتھ پھیرا۔ سوراخوں کے نیچے ایک جگہ ابھری ہوئی تھی۔ عمران نے جیسے ہی اس جگہ کو دبایا کھٹاک کی آواز سے دیوار درمیان سے کھلتی گئی ـــــ اور عمران نے دیکھا کہ اندر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک خاصی بڑی میز پر ایک عجیب و غریب ساخت کا بہت بڑا سا ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا۔ اس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا ـــــ عمران نے آگے بڑھ کر اس بلب کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔ اور سرخ رنگ کا بلب یک لخت سبز رنگ میں تبدیل ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس ٹرانسمیٹر کے ایک کونے سے روشنی کی تیز لہریں نکل کر

عمران پر پڑیں۔

"اوہ اوہ ـــــ تم ـــــ تم تو عمران ہو ـــــ یہ کیسے ہو سکتا ہے" اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اُسی لمحے ٹرانسمیٹر سے سرسراہٹ کی تیز آواز برآمد ہونے لگی ـــــ عمران یہ آواز سنتے ہی ایک لخت پلٹا اور اس نے باہر چھلانگ لگا دی۔ اور پھر وہ ایک لمحہ رکے بغیر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا اس کمرے سے باہر بھاگتا گیا ـــــ ابھی وہ کمرے سے نکل کر راہداری میں پہنچا تھا کہ ایک خوف ناک دھماکہ ہوا۔ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے زرعی فارم پر کسی نے کوئی بہت زیادہ طاقت کا بم مار دیا ہو ـــــ عمران دھماکے سے اچھل کر فرش پر دیوار کے ساتھ جا گرا۔ زمین بُری طرح لرز رہی تھی۔ ہر طرف گرد و غبار سا پھیل گیا تھا۔ لیکن راہداری محفوظ تھی۔ اس پر کوئی ملبہ نہ گرا ـــــ چند لمحوں بعد دھماکے کی بازگشت ختم ہوئی تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے دیکھا کہ راہداری کی دیواریں پھٹ گئی تھیں۔ چھت تڑخ چکی تھی لیکن وہ گری نہ تھی جب کہ وہ خاص کمرہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا۔

عمران سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ پورچ میں آ گیا جہاں وہ سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ اب عمران کے یہاں رہنے کا کوئی جواز باقی نہ رہا تھا ـــــ شولڈر کی لاش وہیں برآمدے میں ہی پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے کار سٹارٹ کی اور چند لمحوں بعد وہ کار دوڑاتا ہوا زرعی فارم سے باہر آ گیا۔ بائی روڈ کراس کر کے وہ مین روڈ پر جیسے ہی پہنچا اچانک کار کے ڈیش بورڈ

پر ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اور پھر یک لخت انتہائی تیز روشنی اس میں سے نکلنے لگی ـــــ عمران نے تیز روشنی دیکھتے ہی پوری قوت سے بریک لگائے۔ اور دوسرے لمحے دروازہ کھول کر اس نے باہر چھلانگ لگا دی ـــــ ابھی اس کا جسم فضا میں ہی تھا کہ ایک خوف ناک دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی کسی گاڑی کے بریکوں کے زبردست چیخنے کی آوازیں عمران کے کانوں کے بالکل قریب سنائی دیں ـــــ اور پھر عمران کے ذہن پر آخری احساس کسی بھاری چیز کا تھا۔ جس نے اس کے جسم کو بُری طرح دبا دیا تھا۔

دروازہ کھلا اور بیڈ پر لیٹے ہوئے کرنل فریدی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا ـــــ کرنل فریدی کے سارے جسم پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ دونوں ٹانگیں بیڈ کے اوپر لگے ہوئے لوہے کے راڈوں کے ساتھ باندھ کر لٹکا دی گئی تھیں ـــــ کرنل فریدی کا چہرہ البتہ ان پٹیوں سے باہر تھا۔ اور گردن پر پٹیاں نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنا سر آسانی سے ہلا جلا سکتا تھا ـــــ کھلے دروازے سے کیپٹن حمید اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ایک بوڑھا آدمی تھا۔ جس نے انتہائی قیمتی تماش کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک تھی اور وہ اپنے حلیے سے کسی یونیورسٹی کا سینئر پروفیسر لگ رہا تھا۔

"خوش آمدید پروفیسر واسطی" ـــــ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا ہو گیا کرنل ـــــ تمہاری یہ حالت" ـــــ پروفیسر واسطی نے حیرت بھرے لہجے میں قریب پہنچتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ افسوس کی جھلکیاں بھی نمایاں تھیں۔

"ہاں ـــــ کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ پروفیسر آخر میں انسان ہوں" ـــــ کرنل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے کیپٹن حمید نے دو کرسیاں اٹھا کر بیڈ کے ساتھ رکھ دیں جن پر پروفیسر واسطی اور کیپٹن حمید اس پر بیٹھ گئے۔

"لیکن یہ ہوا کیسے کرنل ـــــ جب تم نے باوجود انتظار کے میرے ساتھ رابطہ قائم نہ کیا تو میں نے اعلیٰ حکام سے تمہارے متعلق پوچھا۔ سب نے یہی جواب دیا کہ کرنل فریدی ملک سے باہر گیا ہوا ہے ـــــ میں بڑا حیران ہوا۔ آج کیپٹن میرے پاس آیا تو مجھے معلوم ہوا کہ تم باہر نہیں گئے بلکہ زخمی ہو" پروفیسر واسطی نے کہا۔

"ہاں پروفیسر ـــــ ایک دو روز ہوئے مجھے پوری طرح ہوش آیا ہے تو میں نے کیپٹن حمید کو آپ کے پاس بھیجا تھا۔ آپ سنائیں کوئی کامیابی ہوئی" ـــــ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ بات بعد میں کریں گے ـــــ پہلے یہ بتاؤ کہ یہ سب کچھ ہوا کیسے" ـــــ پروفیسر واسطی نے کرنل فریدی کے جسم پر بندھی ہوئی پٹیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ وہی جیوش آرگنائزیشن کا ہی سلسلہ ہے۔ ان کے ہیڈ کوارٹر سے میرے لئے موت کا پیغام جاری ہو چکا ہے۔ اور آپ جانتے

یہ تنظیم پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور بے شمار افراد اور ادارے خفیہ طور پر اس کے لئے کام کر رہی ہیں ـــــ اس لئے ایک کی ناکامی کے بعد وہ دوسری پارٹی بھیج دیتے ہیں۔ نئی پارٹی نے ختم کر دیا لیکن ان میں سے ایک نیم مردہ شخص نے کام دیا ـــــ اور جب میں پلٹ رہا تھا تو اس نے ایک خوف ناک پر پھینک دیا۔ یہ سب کچھ اسی بم کی کارستانی ہے۔ دونوں میں بے شمار فریکچر ہو گئے ـــــ پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ پیٹ زخم ـــــ سر پر زخم ـــــ بس کچھ نہ پوچھئے بچانے نے کس طرح بچ گیا ہوں۔ ڈاکٹروں کو تو قطعاً امید نہ تھی۔ دسویں روز ہوش ہے ـــــ مزید حفاظت کی غرض سے مجھے یہاں چھپا کر رکھا گیا سوائے چند اعلیٰ حکام کے باقی سب کو یہی معلوم ہے کہ ملک سے باہر گیا ہوا ہوں" ـــــ کرنل فریدی نے مختصر الفاظ میں ساری کہانی بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ خدا کا شکر ہے کہ تم بچ گئے۔ لیکن ایسی صورت میں تمہیں طویل عرصے تک بیڈ پر رہنا ہو گا۔ پھر اس نقشے کے کا کیا کرو گے" ـــــ پروفیسر واسطی نے کہا۔

"ہاں ـــــ پہلے میرا خیال تھا کہ میں غیر سرکاری طور پر جیوش آرگنائزیشن کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کروں گا کہ اب اس کے سوا کوئی صورت باقی نہیں رہی ـــــ ورنہ وہ لوگ مسلسل آدمی بھیجتے رہیں گے۔ اب یہ میری مجبوری بن گیا ہے۔ لیکن مجھ پر اس خوف ناک حملے کے بعد مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ حکومت نے

خفیہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ اگر میں جیوش آرگنائزیشن کا خاتمہ کر
چاہوں تو حکومت اس سلسلے میں پوری طرح تعاون کرے گی۔
کیوں کہ اب انہیں بھی احساس ہو گیا ہے کہ میری زندگی جیوش
آرگنائزیشن کے ہیڈ کوارٹر کے خاتمے کے ساتھ وابستہ ہو چکی
ہے ـــــ اس کے لئے انہوں نے یہ پروگرام بنایا ہے کہ سرکاری
طور پر میرا استعفیٰ قبول کر لیا جائے گا۔ اور پھر میں باہر آسانی سے
چلا جاؤں گا ـــــ کیوں کہ اس طرح اسرائیل کے ساتھ ہمارے
ملک کے تعلقات میں رخنہ پیدا نہ ہو گا" ـــــ کرنل فریدی نے
کہا۔

"لیکن اب اسرائیل سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ جیوش آرگنائزیشن
کو کہہ کر یہ معاملہ ختم کر دیں" ـــــ پروفیسر واسطی نے کہا۔

"حکومت نے درپردہ کوشش کی ہے لیکن اسرائیل نے اس
تنظیم کے ساتھ کسی قسم کی وابستگی سے صاف انکار کر دیا ہے۔
لیکن یہ تو سب جانتے ہیں کہ اصل حقیقت کیا ہے" ـــــ کرنل فریدی
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کرنل ـــــ ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں آپ کی جگہ اس مشن پر چلا
جاؤں" ـــــ کیپٹن حمید نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ـــــ یہ اکیلے تمہارے بس کا روگ نہیں۔ بہرحال اب
میں تیزی سے صحت مند ہو رہا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ مجھے پوری
طرح فٹ ہونے میں دو تین ماہ لگ جائیں گے ـــــ اس کے بعد
میں انہیں دیکھ لوں گا" ـــــ کرنل فریدی نے بڑے پُرعزم لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور پروفیسر واسطی اُسے عجیب نظروں سے دیکھتا رہ گیا کہ اس
حالت میں پہنچنے کے باوجود کرنل فریدی خوف زدہ ہونے کی بجائے
اپنے فیصلے پر ڈٹا ہوا ہے۔

"آپ بتائیں پروفیسر ـــــ کوئی کامیابی ہوئی" ـــــ کرنل فریدی
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ میں نے بڑی مغز ماری کی۔ اور آخر کار میں نے اسے
حل کر لیا ہے۔ یہ سارا نقشہ انجینئرنگ کے قدیم کوڈ میں بنایا گیا ہے۔
میں نے اسے حل کر لیا ہے ـــــ یہ دیکھو" ـــــ پروفیسر نے کوٹ
کی اندرونی جیب سے دو کاغذ نکالتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے
ایک کاغذ کھول کر کرنل فریدی کے ساتھ بیڈ پر بچھا دیا ـــــ اور پھر
ساتھ ہی دوسرا کاغذ بھی کھول دیا۔ ایک کاغذ پر وہی نقشہ تھا پیچیدہ
اور علامتی ـــــ جب کہ دوسرے کاغذ پر عمارتوں اور سڑکوں کا نقشہ
موجود تھا۔ اور پھر پروفیسر اور کرنل فریدی کے درمیان نقشے کی
علامتوں اور ان کے حل کے سلسلہ میں بات چیت شروع ہو گئی۔
کیپٹن حمید خاموش بیٹھا ان کی باتیں سنتا رہا۔

"لیکن پروفیسر یہ ہے کہاں ـــــ اصل مسئلہ تو یہ ہے"
کرنل فریدی نے کہا۔

"ہاں ـــــ اس کا محل وقوع کیا ہے۔ اس بات پر اس نقشے سے
تو کوئی روشنی نہیں پڑتی" ـــــ پروفیسر واسطی نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے ہم نقشہ کو حل کرنے کے باوجود کچھ حاصل
نہ کر سکے ـــــ جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ یہ عمارات کہاں ہیں اس
وقت تک کچھ نہیں ہو سکتا" ـــــ کرنل فریدی نے تشویش بھرے
لہجے میں کہا۔

"یہ نقشہ تو صرف اندرونی عمارتوں کا ہے اور بس"
پروفیسر واسطی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بہرحال یہ بھی آپ کا ہی کارنامہ ہے کہ آپ نے اسے حل کر
لیا ہے۔ اگر اتنا کچھ معلوم ہو گیا ہے تو اور بھی معلوم ہو جائے گا"
کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ ڈھونڈنے پر تو کہتے ہیں خدا بھی مل جاتا ہے"
پروفیسر واسطی نے ہنستے ہوئے کہا اور کرنل فریدی بھی ہنس پڑا۔

"اچھا اب مجھے اجازت دو ـــــ اللہ تعالیٰ تمہیں جلد از جلد
مکمل صحت دے" ـــــ پروفیسر نے رکتے ہوئے کہا۔ دونوں
کاغذ اس نے تہہ کر کے کرنل فریدی کے اشارے پر حمید کو دے
دیئے تھے۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ پروفیسر ـــــ اب آپ سے یہ کہنا
تو زیادتی ہے کہ آپ میری یہاں موجودگی کا کسی سے ذکر نہ کریں
گے" ـــــ کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ ـــــ اس بات کا فکر نہ کرو۔ میں صورت حال سمجھ گیا ہوں۔
ڈونٹ وری بوائے ڈونٹ وری ـــــ پروفیسر کا سینہ راز دار
مدفن ہے" ـــــ پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر صاحب کو باہر چھوڑ آؤ" ـــــ کرنل فریدی نے سر
ہلاتے ہوئے کیپٹن حمید سے کہا۔ اور کیپٹن حمید پروفیسر کو ساتھ لے
کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ کرنل فریدی خاموش پڑا کچھ سوچتا
رہ گیا۔

"اب آپ کیا سوچ رہے ہیں۔ یہ نقشہ تو بے کار ثابت ہوا"
کیپٹن حمید کی آواز سن کر کرنل فریدی نے چونک کر اس کی طرف
دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"کوئی چیز بے کار نہیں ہوتی فرزند ـــــ تمہارا اپنے متعلق کیا
خیال ہے" ـــــ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ـــــ تو میں آپ کی نظروں میں بے کار ہوں"
کیپٹن حمید نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو کہہ رہا ہوں کہ کوئی چیز بے کار نہیں ہوتی"
کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا اور کیپٹن حمید بھی ہنس پڑا۔

"ٹیلی فون ادھر میرے پاس لے آؤ اور عمران سے کال ملاؤ
شاید اب اس سے بات ہو جائے" ـــــ کرنل فریدی نے کہا۔

"کئی بار تو آپ کوشش کر چکے ہیں۔ لیکن ہر بار کوئے
یسی آواز والے باورچی کی ٹرٹر ہی سننی پڑتی ہے ـــــ اور پھر وہ
کچھ بھی کیا سکتا ہے۔ بس خواہ مخواہ ہر بار چودھری بن جاتا ہے"
کیپٹن حمید نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی تم خود اس بات پر یقین کر چکے ہو کہ کوئی چیز بے کار نہیں
ہوتی۔ ویسے وہ جو کچھ ہے اُسے میں ہی جانتا ہوں۔ تم اس سے

کال ملاؤ" ـــــ کرنل فریدی نے کہا۔

اور کیپٹن حمید منہ بسورتا ہوا کمرے کے ایک کونے کی طرف مڑ گیا۔ جہاں ایک چھوٹی سی میز پر سرخ رنگ کا فون رکھا ہوا تھا۔ اس نے فون اٹھایا اور اس کی تار کو ٹھیک کرتا ہوا واپس کرنل فریدی کے بیڈ کے پاس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا ـــــ اس نے رسیور اٹھا کر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ سٹلائٹ کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان ڈائریکٹ ڈائلنگ تھی ـــــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"پلیز ـــــ کوئی مجھے مار دو ہو تو اپنے آپ چھڑک لیں۔ کم از کم ایک سے تو جان چھوٹے" ـــــ دوسری طرف سے عمران کی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔ اور کیپٹن حمید کا منہ بن گیا۔

"مجھے تو تم خود مچھر لگ رہے ہو" ـــــ کیپٹن حمید نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے کیپٹن حمید ـــــ تم کب سے نمرود بن گئے ہو۔ یار عاقبت کا خیال کرو۔ نمرود کی ناک میں مچھر گھس گیا تھا تو جوتے کھاتے کھاتے اس کی موت واقع ہو گئی تھی" ـــــ عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور کیپٹن حمید اُسے مچھر کہہ کر خود کٹ کر رہ گیا۔ اس نے عمران کو جواب دینے کی بجائے رسیور کرنل فریدی کے منہ اور کان سے لگا دیا ـــــ چونکہ فریدی کے ہاتھ پٹیوں میں جکڑے ہوئے تھے اس لئے رسیور اُسے خود ہی پکڑنا پڑا۔

"ہیلو عمران ـــــ میں فریدی ہوں" ـــــ کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ کرنل صاحب آپ ـــــ لیکن پلیز جوتا نرم ہی استعمال کیجئے گا۔ دو چار سو جوتے تو پڑنے ہی چاہئیں" ـــــ عمران کی آواز سنائی دی۔

"تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو۔ کسی دن میں تمہاری گردن مروڑ دوں گا ـــــ سمجھے" ـــــ کیپٹن حمید نے جو رسیور پکڑنے کی وجہ سے جھکا ہوا تھا۔ عمران کی آواز سن لی تھی اس لئے جھلاہٹ کے مارے اس نے کرنل فریدی کی بجائے رسیور اپنے منہ سے لگا کر جواب دے دیا۔

"کمال ہے ـــــ جوتے مارنے والے اور کھانے والے دونوں کی آوازیں تو آ رہی ہیں۔ لیکن جوتے پڑنے کی آوازیں غائب ہیں۔ اب میں نے اتنا نرم جوتا بھی نہیں کہا تھا کہ آواز ہی نہ آئے۔ اور جوتے ساری عمر بے چارے کیپٹن حمید عرف نمرود کے سر پر پڑتے رہیں" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران ـــــ میں شدید زخمی ہوں۔ اس وقت کیپٹن حمید رسیور پکڑے میرے کان سے لگائے کھڑا ہے۔ میں اپنے ہاتھ نہیں ہلا سکتا۔ اور تم نے اسے زیادہ غصہ دلا دیا تو یہ رسیور ہی چھوڑ دے گا" ـــــ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زخمی اور آپ ـــــ کیوں کرنل صاحب ـــــ اس عمر میں کسے چھیڑ بیٹھے ہو" ـــــ عمران کی آواز سنائی دی اور کرنل فریدی

بے اختیار ہنس پڑا۔ کیپٹن حمید کا چہرہ بگڑ گیا۔ لیکن وہ خاموش رہا۔

"وہ کہہ رہی تھی کہ میں عمران کی رشتہ دار لگتی ہوں" کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا ـــــ تو آپ میری بھابھی کو چھیڑ بیٹھے۔ کمال ہے جناب کم از کم کیپٹن صاحب کا ہی خیال کر لیتا تھا۔ اب ان کی محبوبہ کو تو میں بھابھی ہی کہہ سکتا ہوں ـــــ مجبوری ہے ـــــ رشتہ تو بہرحال لگتا ہی ہے" ـــــ عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل فریدی کوئی جواب دیتا۔ کیپٹن حمید نے جھلائے ہوئے انداز میں رسیور ایک طرف بستر پر رکھ دیا۔

"اس کی عادت ہی ایسی ہے حمید ـــــ تم خواہ مخواہ اپنا خون کیوں جلاتے ہو" ـــــ کرنل فریدی نے کیپٹن حمید کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ جس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ جھلاہٹ کی انتہا تک پہنچ گیا ہے۔

کیپٹن حمید کوئی جواب دیئے بغیر مڑا اور پھر اس نے ایک کونے میں پڑی ہوئی لمبی سی پٹی اٹھائی۔

"میں رسیور آپ کے سر کے ساتھ فکس کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد آپ کرتے رہیں بات چیت ـــــ میں یہاں نہیں رک سکتا" کیپٹن حمید نے اُسی طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے رسیور کو کرنل فریدی کے کان اور منہ سے لگا کر اس پر

پٹی باندھ دی۔ اور خود پیر پٹختا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری کرنل فریدی ـــــ آپ تو واقعی شدید زخمی ہیں۔ میں سمجھا کہ شاید مذاق ہو رہا ہے" ـــــ عمران کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

رسیور بیڈ پر پڑے ہونے کی وجہ سے کیپٹن حمید اور کرنل فریدی کی بات چیت اس تک پہنچ رہی تھی اور یقیناً عمران جیسا ذہین آدمی رسیور کو کرنل فریدی کے سر سے باندھنے پر سمجھ گیا تھا کہ صورت حال کیا ہے۔

"ہاں ـــــ دس روز بعد ہوش آیا ہے۔ اور اس وقت دونوں ٹانگیں ہپ سے بندھی ہوئی ہیں اور دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے ہیں۔ سر چہرہ اور گردن بچ گئی ہے۔ باقی سب پر پٹیاں ہیں" کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ ہوا کیسے" ـــــ عمران نے ہمدردانہ لہجے میں کہا اور کرنل فریدی نے اُسے جیوش آرگنائزیشن کی طرف سے آئے ہوئے نئے گروپ کے حملے اور بم سے زخمی ہونے تک ساری صورت حال تفصیل سے بتا دی ـــــ جواب میں عمران نے بھی حلقہ موت کی طرف سے آنے والے گروپ اور اس کے خاتمے اور پھر موجودہ نئے گروپ کے متعلق بھی تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے اب ہر صورت میں ہیڈ کوارٹر تباہ ہونا چاہیئے تمہاری بات درست تھی اس وقت میں نے اُسے تسلیم نہ کیا تھا" ـــــ کرنل فریدی نے کہا۔

"بالکل تباہ ہو گا ـــــ ہر صورت میں ہو گا ـــــ کرنل فریدی کے جسم پر لگنے والے زخم تو کجا خراش تک کا انتقام لیا جائے گا" عمران نے بڑے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ شکریہ ـــــ تمہارے یہی جذبے تو تمہاری محبت دوسروں کے دلوں میں بڑھا دیتے ہیں۔ میں تو فی الحال دو تین ماہ تک زیرِ علاج رہوں گا اس کے بعد میں اس ہیڈ کوارٹر کو دیکھ لوں گا ـــــ میں نے فون اس لئے کیا تھا کہ تمہیں بتا دوں کہ وہ نقشہ حل ہو چکا ہے" ـــــ کرنل فریدی نے کہا۔

"اچھا ـــــ ویری گڈ ـــــ انجینئرنگ کو ڈ سے حل ہوا ہو گا" عمران نے چہکتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی کے منہ سے طویل سانس نکل گیا۔

اس کا شاید خیال تھا کہ عمران اس نقشے کے حل پر چونک پڑے گا۔ لیکن عمران کا انجینئرنگ کو ڈ کا حوالہ دینا ہی ظاہر کرتا تھا۔ کہ وہ پہلے ہی یہ نقشہ حل کر چکا ہے۔

"تمہاری اسی عادت سے کیپٹن حمید جلتا ہے کہ تم ہمیشہ دو قدم آگے ہی چلتے ہو ـــــ تو تم نے خود ہی نقشہ حل کر لیا ہے" کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرے اور کیپٹن حمید کے درمیان بس انہی دو قدموں کا ہی تو فرق ہے ـــــ لیکن کرنل صاحب ـــــ یہ نقشہ جس شہر کا ہے وہ شہر کہاں ہے۔ اس بات پر آپ نے غور کیا ہے" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہی تو غور طلب بات ہے ـــــ اسی لئے تو میں نے تمہیں فون کیا تھا" ـــــ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"دیکھیں اس نقشے کی ساخت ایسی ہے کہ اس میں کوئی بیرونی راستہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ یعنی یہ شہر چاروں طرف سے بند ہے۔ اتنا تو آپ بھی سمجھ گئے ہوں گے ـــــ اور اب اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو یہ شہر سمندر کی تہہ میں ہے یا زیرِ زمین ہے۔ ویسے اگر یہ زیرِ زمین ہوتا تب بھی اس شہر تک جانے والے راستے کی نشاندہی ہو سکتی تھی ـــــ اس لئے جہاں تک میرا خیال ہے کہ ہیڈ کوارٹر سمندر کی تہہ میں بنایا گیا ہے" ـــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور کرنل فریدی کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ یہی بات اس نے نقشہ دیکھ کر سوچی تھی۔ اور یہی بات عمران نے کہی۔

"تمہارا آئیڈیا درست ہے ـــــ لیکن اب اسے کہاں سے سمندر میں تلاش کیا جائے" ـــــ کرنل فریدی نے کہا۔

"میں نے ہیڈ کوارٹر سے آنے والی ایک ٹرانسمیٹر کال چیک کروائی ہے ـــــ اس سے یہ پتہ چلا ہے کہ یہ ٹرانسمیٹر کال کسی نامعروف ستارے سے آ رہی ہے۔ یعنی زمین کی بجائے اس کال کا مرکز آسمان پر ہے ـــــ اب اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو یہ ہیڈ کوارٹر سمندر کی تہہ میں ہے یا پھر کسی نامعلوم ستارے پر ہے ـــــ یا پھر یہ ہو سکتا ہے کہ زمین پر سے کال کو پہلے کسی نامعلوم ستارے پر ٹرانسمٹ کیا جاتا ہو اور پھر

وہاں سے رسیور تک پہنچایا جاتا ہو تاکہ اُسے ٹریس نہ کیا جا سکے" ـــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"نقشے میں جس قسم کی عمارتیں دکھائی گئی ہیں۔ ایسی عمارتیں کسی سیارے پر نہیں بنائی جا سکتیں ـــــ ایسی عمارتیں جو اوپر سے گول ہوں صرف سمندر کی تہہ میں ہی بنائی جا سکتی ہیں۔ اس لئے تمہارا دوسرا نظریہ درست ہے کہ کال کو ٹریس ہونے سے بچانے کے لئے اُسے پہلے کسی سیارے پر موجود مرکز سے ٹرانسمٹ کرایا جاتا ہو گا" ـــــ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"گڈ ـــــ آپ کی دلیل واقعی ذہن کو لگتی ہے۔ اچھا اب آپ یہ بتائیں کہ آپ نے کبھی نشار بیڈ کا نام سنا ہوا ہے" عمران نے کہا۔

"نشار بیڈ" ـــــ کرنل فریدی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ مجھے ایک خاص ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ ہیڈ کوارٹر جہاں واقعہ ہے اُسے نشار بیڈ کہتے ہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ یہ نام کچھ مانوس لگتا ہے ـــــ ٹھہرو ـــــ مجھے سوچنے دو" ـــــ کرنل فریدی نے کہا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں اس کی پیشانی پر پڑنے والی سلوٹیں بتا رہی تھیں کہ وہ ذہن پر بہت زور دے رہا ہے۔

"ارے ارے ـــــ ہاں ـــــ اب مجھے یاد آ گیا۔ اوہ واقعی یہی نشار بیڈ ہو گا" ـــــ کرنل فریدی نے آنکھیں کھولتے ہوئے

پُرجوش لہجے میں کہا۔

"کیا یاد آیا" ـــــ دوسری طرف سے عمران نے بھی پُرجوش لہجے میں کہا۔

"بحرِ اوقیانوس میں جزائر فجی تو جانتے ہی ہو گے"

کرنل فریدی نے کہا۔

"ہاں ـــــ اچھی طرح جانتا ہوں" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"ان جزائر کو پرانے زمانے میں بحری قزاق نشار بیڈ کہتے تھے"

کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ تو یہ بات ہے ـــــ ویری گڈ ـــــ اس کا مطلب ہے۔ آپ نے محلِ وقوع تلاش کر لیا تو یہ حلقہ موت کا ہیڈ کوارٹر جزائر فجی کے آس پاس واقع ہے ـــــ ویری گڈ کرنل ـــــ آپ نے تو سارا مسئلہ حل کر دیا" ـــــ عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہاری یہ خبر درست ہونی چاہیئے کہ ہیڈ کوارٹر نشار بیڈ میں ہے" ـــــ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کنفرم ہے ـــــ اور مزید کنفرمیشن وہاں جا کر ہو جائے گی" عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تم میرے ٹھیک ہونے تک رک جاؤ۔ پھر اکٹھے چلیں گے" کرنل فریدی نے کہا۔

"رکنے والا معاملہ غلط ہے کرنل ـــــ جب تک آپ صحت یاب ہوں گے میں اس ہیڈ کی چولیں ہلا چکا ہوں گا۔ اب یہ فوجی اور

اہم مسئلہ بن گیا ہے ـــــ نہ صرف آپ کے لئے بلکہ میرے لئے بھی۔ اور ویسے بھی پوری دنیا کے مسلمانوں کے سروں پر لٹکتی ہوئی اس تلوار کو اب ٹوٹ ہی جانا چاہیئے" ـــــ عمران نے بڑے پُرعزم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جزائر فجی تو پاکیشیا سے بہت دور ہیں ـــــ یہ مغربی آسٹریلیا کے پاس ہیں" ـــــ کرنل فریدی نے کہا۔

"ہیں تو اسی دنیا میں ـــــ اب کوئی فکر نہیں ـــــ اچھا کرنل اب آپ آرام کریں ـــــ میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ ختم ہو گیا۔

"حمید ـــــ حمید" ـــــ کرنل فریدی نے زور زور سے آوازیں دینا شروع کر دیں۔

اور چند لمحوں بعد کیپٹن حمید اندر داخل ہوا۔

"تاروا اس رسیور کو ـــــ کاش میں ٹھیک ہوتا تو اپنا انتقام خود لیتا ـــــ بہرحال مجبوری ہے" ـــــ کرنل فریدی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اُسے بتا دیا کہ نقشہ حل ہو گیا ہے۔ خوش تو ہوا ہو گا" ـــــ کیپٹن حمید نے پٹی کھول کر رسیور ہاک کرتے ہوئے کہا۔

"وہ پہلے ہی نقشہ حل کر چکا ہے ـــــ اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع بھی تلاش کر لیا ہے" ـــــ کرنل فریدی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور کیپٹن حمید کا چہرہ دیکھنے والا

ہو گیا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"وہ بے حد ذہین آدمی ہے کیپٹن صاحب ـــــ کبھی کبھی مجھے احساس ہوتا ہے کہ ایسا شخص شاید لاکھوں سالوں میں بھی پیدا نہیں ہو سکتا" ـــــ کرنل فریدی نے کہا اور کیپٹن حمید کا منہ بن گیا۔

"خاک ذہین ہے ـــــ بس آپ نے اُسے سر چڑھا رکھا ہے۔ ورنہ اُسے تو کسی سرکس میں مسخرہ ہونا چاہیئے" ـــــ کیپٹن حمید نے کہا اور پھر فون اٹھا کر واپس کونے والی میز پر رکھ دیا۔

www.BooksPk.com

ایک بہت بڑے کمرے میں مشینوں کا جال سا بچھا ہوا تھا۔ پورے کمرے کی دیواروں کے ساتھ عجیب و غریب ساخت کی مشینیں نصب تھیں ـــــ ہر مشین کے سامنے ایک مشینی روبوٹ لوہے کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہی روبوٹ ہی اس مشین کو چلا اور کنٹرول کر رہا تھا ـــــ ایک طرف اندھے شیشے کا ایک کیبن بنا ہوا تھا۔ اس کیبن میں ایک خوب صورت میز کے پیچھے ایک بوڑھا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں میز پر موجود ایک چھوٹی سی مشین پر جمی ہوئی تھیں۔ مشین پر لگی ہوئی سکرین پر اُسے بیرونی کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا۔

اسی لمحے پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور بوڑھے نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــــ گرینڈ چیف نمبر دو" ـــــ بوڑھے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اور سیز فون کال چیکنگ سنٹر سے رپورٹ آئی ہے"

دوسری طرف سے ایک مشینی آواز ابھری۔

"او۔ کے ـــــ کنکٹ کر دو" ـــــ بوڑھے نے کہا۔ اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے پڑی ہوئی مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی کمرے میں موجود ایک مشین کے سامنے بیٹھا ہوا روبوٹ تیزی سے حرکت میں آ گیا ـــــ اس نے سامنے موجود مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ بوڑھے کے سامنے رکھی ہوئی مشین کی سکرین پر اب صرف وہی روبوٹ اور اس کے سامنے موجود مشین نظر آ رہی تھی ـــــ چند لمحوں بعد مشین سے ایک آواز ابھری۔

"ہیلو ـــــ اور سیز فون کال چیکنگ سنٹر رپورٹ دے رہا ہے ـــــ ہیلو" ـــــ ایک انسانی آواز ابھری۔

"یس ـــــ گرینڈ چیف اٹنڈنگ یو" ـــــ بوڑھے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"گرینڈ چیف ـــــ ہمارے سنٹر نے ایک اہم کال چیک کی ہے۔ یہ کال پاکیشیا کے علی عمران اور سائیلنٹ کے کرنل فریدی کے درمیان ہوئی ہے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا کہہ رہے ہو ـــــ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کرنل فریدی تو ختم ہو چکا ہے۔ وہ بم سے ہلاک ہو چکا ہے۔ اور عمران کو تو میں نے خود یہاں سے ہلاک کیا ہے ـــــ وہ کار کے ساتھ جل چکا ہے پھر یہ کال کیسے ہو سکتی ہے" ـــــ گرینڈ چیف نے بُری طرح

چیختے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ آپ خود سن لیں ۔ یہ دس منٹ پہلے کی کال ہے" دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

اور اس کے ساتھ ہی عمران کی آواز مشین پر ابھری ۔ وہ کسی کیپٹن حمید سے بات کر رہا تھا ـــــ کال مسلسل چلتی رہی اور بوڑھے کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں ۔ اس کے چہرے سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دماغ پر حیرت انگیز کیفیت اٹھی ہو کہ اس کے کانوں میں اتر رہی ہو ـــــ کال کا سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا ۔ پھر رابطہ ختم ہو گیا۔

"آپ نے کال سن لی ہے باس" ـــــ وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہاں ـــــ سن لی ہے" ـــــ بوڑھے نے کہا اور جھنجھلائے ہوئے انداز میں مشین کا بٹن آف کر دیا۔ اس کے چہرے کے عضلات ابھی تک بگڑے ہوئے تھے ۔ اور آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں ـــــ وہ چند لمحے اسی عالم میں بیٹھا رہا ۔ جیسے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا ہو۔

پھر اس نے مشین کا ایک اور بٹن دبا دیا۔

"کال کی ٹیپ میرے پاس پہنچاؤ" ـــــ بوڑھے نے سخت لہجے میں کہا۔ اور پھر مشین کے تمام بٹن آف کر کے اس نے کرسی کی نشست سے سر ٹکا دیا ـــــ اس کا ذہن ابھی تک بھونچال کی زد میں تھا ۔ چند لمحوں بعد کیبن کا دروازہ کھلا اور وہی روبوٹ اندر

داخل ہوا ۔ اس نے ایک چھوٹی سی ڈبیا بوڑھے کے سامنے میز پر رکھی اور واپس چلا گیا ـــــ بوڑھا چند لمحے غور سے اس ڈبیا کو دیکھتا رہا ۔ پھر ایک طویل سانس لیتا ہوا وہ اٹھا ۔ اس نے ڈبیا ہاتھ میں پکڑی اور کیبن کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

مشینوں والے کمرے سے نکل کر وہ ایک راہداری میں آیا ۔ اور پھر راہداری کے آخر میں ایک بند دیوار کے سامنے رک گیا ۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر مٹھی بھینچی اور پھر اس مٹھی کو مخصوص انداز میں دیوار پر تین بار مارا ـــــ تیسری بار بند مٹھی مارتے ہی دیوار درمیان سے ہٹ گئی ۔ اور اب وہاں ایک فولادی دروازہ نظر آنے لگا ۔ جس کے اوپر سرخ رنگ کی چمکتی ہوئی لکیروں کا جال سا آدھا ترچھا گزرتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"گرینڈ چیف نمبر دو حاضر ہونا چاہتا ہے" ـــــ دروازہ نمودار ہوتے ہی گرینڈ چیف نمبر دو نے مؤدبانہ انداز میں سر کو جھکاتے ہوئے کہا۔

دوسرے لمحے ایک جھماکا ہوا ۔ اور وہ چمکتی ہوئی لکیروں کا جال غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا ـــــ گرینڈ چیف مؤدبانہ انداز میں اندر داخل ہوا ۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ اس کی پشت پر خود بخود بند ہو گیا ۔ کمرہ انتہائی روشن تھا ۔ روشنی اس کمرے کی دیواروں سے نکل رہی تھی ـــــ لیکن کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا ۔ گرینڈ چیف کمرے کے عین درمیان میں آ کر رک گیا ۔ دوسرے لمحے سرسراہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ زمین سے چھت تک

اندھے شیشے کی دیواریں گرینڈ چیف کے گرد کھڑی ہو گئیں ۔ اور گرینڈ چیف اس شیشے کی دیواروں میں قید ہو گیا ـــــ شیشے کا کمرہ نمودار ہوتے ہی اس میں ہلکے نیلے رنگ کی گیس بھرنے لگ گئی ۔ اور گرینڈ چیف کا جسم یک لخت مفلوج ہو گیا ۔ وہ جیسے کھڑا تھا ویسے ہی کھڑا رہ گیا ـــــ لیکن اب وہ ہر قسم کی حرکت سے محذور ہو گیا تھا ۔ دوسرے لمحے فرش نیچے اترتا چلا گیا ۔ اس طرح جیسے کوئی لفٹ نیچے جاتی ہے ـــــ چند لمحوں بعد فرش رکا اور پھر شیشے کی دیواریں غائب ہو گئیں ۔ اس کے ساتھ ہی گرینڈ چیف کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا ۔ جس جگہ وہ پہنچا تھا وہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا ـــــ جس کے ایک کونے میں ایسے شیشے کا بڑا سا کیبن تھا جس میں باہر سے اندر نہ دیکھا جا سکتا تھا ۔ لیکن اندر سے ہر چیز بخوبی اور واضح نظر آتی تھی ـــــ یہ سپر گرینڈ چیف کا خاص کمرہ تھا۔

گرینڈ چیف نمبر دو اس کیبن کی دیوار کے سامنے جا کر رک گیا۔

"سپر گرینڈ چیف کی خدمت میں گرینڈ چیف نمبر دو حاضر ہونا چاہتا ہے" ـــــ گرینڈ چیف نمبر دو نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی شیشے کی دیوار درمیان سے پھٹ گئی ۔ اب وہاں خلا نظر آ رہا تھا ـــــ گرینڈ چیف اندر داخل ہوا تو سامنے ایک بڑی اور شاندار میز کے پیچھے سپر گرینڈ چیف آنکھوں پر تاریک شیشوں کی عینک لگائے ایک اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ۔ اس

کے سامنے فائلوں کے ڈھیر موجود تھے۔

"آؤ چیف نمبر دو ـــــ کیا رپورٹ لے آئے ہو"

چیف باس نے سپاٹ لہجے میں آنے والے بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس ـــــ اہم ترین رپورٹ دینی تھی ۔ اس لئے میں خود حاضر ہوا ہوں" ـــــ چیف نمبر دو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور میز کے سامنے ایک کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا ۔ اس کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔

"ہاں کیا ہوا اس علی عمران کا ـــــ کیا اس کا خاتمہ ہو گیا" چیف باس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"باس ـــــ یہ شخص واقعی انتہائی حیرت انگیز حد تک ڈھیٹ اور سخت جان ثابت ہو رہا ہے ۔ جیسا کہ آپ کے ساتھ پروگرام طے کیا گیا تھا ۔ میں نے نشورم سنٹر کے ایک کارکن شولڈ کو پاکیشیا بھیجا ۔ کیونکہ وہ وہاں کافی عرصہ رہ چکا تھا اور اس شخص علی عمران سے اچھی طرح واقف بھی تھا اور اس سے اس کا رابطہ بھی تھا ـــــ ادھر راجگام سنٹر کی خصوصی تنظیم راجگام سنٹر کے چیف کی قیادت میں پاکیشیا روانہ کی گئی ۔ انہیں کام کرنے کے لئے خصوصی ہدایات دے دی گئیں ـــــ شولڈ کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اس تنظیم کے ساتھ مکمل تعاون کرے ۔ راجگام تنظیم نے کام شروع کر دیا ۔ مجھے روزانہ رپورٹیں ملتی رہیں ـــــ وہ عمران کے گرد جال تیار کر رہے تھے ۔ کہ اچانک ایک بار رپورٹ لینے کے لئے جب میں نے ایکس ڈی ٹرانسمیٹر

آن کی [redacted] سکرین پر عمران کھڑا نظر آیا۔ وہ راجگام سنٹر کے چیف [redacted] میں تھا۔

——لیکن ایکس ڈائی ٹرانسمیٹر کی چیکنگ مشین نے اس کی اصل تصویر سامنے کر دی۔ جس پر میں نے فوری طور پر ٹرانسمیٹر کا بم آن کر دیا اور وہ کمرہ جہاں وہ ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اور اس سے ملحقہ کمرے تباہ ہو گئے —— میرا خیال تھا کہ عمران ساتھ ہی ختم ہو گیا ہوگا۔ میں نے مزید چیکنگ کے لئے تھری زیرو ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ جو کہ تنظیم کی مخصوص کاروں میں نصب تھا۔ تو اس ٹرانسمیٹر سے ایک نئی بات سامنے آئی —— عمران پہلے حملے سے بچ نکلا تھا۔ اور اس کار میں موجود تھا اور اس کار کی تھری زیرو ریز نے سامنے برآمدے میں پڑی ہوئی شولڈر کی لاش کو بھی نمایاں کر دیا۔ میں نے فوراً تھری زیرو ٹرانسمیٹر کو ایکس ڈائی آپریٹنگ مشین سے لنک کیا —— اس لنکنگ میں تھوڑی دیر لگ گئی۔ لنکنگ کے بعد میں نے جب چیک کیا تو کار میں روڈ پر پہنچ چکی تھی اور وہ عمران اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا۔ اس کے پیچھے ایک اور کار تھی جسے کوئی غیر ملکی چلا رہا تھا وہ کار کافی فاصلے پر تھی —— میں نے تھری زیرو ٹرانسمیٹر کا مخصوص بم آن کر دیا۔ اور پھر ایکس ڈائی کے ساتھ لنک کی وجہ سے میں نے دیکھا کہ کار ایک خوفناک دھماکے سے تباہ ہو گئی اور عمران بھی ساتھ ہی سکرین پر سے غائب ہو گیا —— میں مطمئن ہو گیا کہ عمران کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ پھر میں راجگام سنٹر کی اس تنظیم کا سراغ لگانے کے لئے کوشش کرتا رہا لیکن کوئی چیز ٹریس

ہو سکی۔ چنانچہ میں نے یہی اندازہ لگایا کہ وہ لوگ کسی نامعلوم طریقے سے عمران کے ہاتھوں ختم ہو چکے ہیں —— لیکن پھر اچانک اوور سیئر کال چیکنگ سنٹر سے ایک رپورٹ بھیجی گئی۔ یہ اس کال کی تھی جو اسی وقت پاکیشیا اور ساگا لینڈ کے درمیان ہوئی —— اور حیرت اس بات پر تھی کہ یہ کال عمران اور ساگا لینڈ کے کرنل فریدی کے درمیان ہو رہی تھی" —— چیف نمبر دو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اس دوران چیف باس خاموش بیٹھا سنتا رہا۔ اس نے درمیان میں بالکل کوئی دخل نہ دیا تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے —— کرنل فریدی کے متعلق تو یہ حتمی رپورٹ مل چکی ہے کہ وہ بم لگنے سے ہلاک ہو چکا ہے۔ البتہ وہاں کی حکومت نے اس کی موت کی خبر چھپا لی ہے اور اسے ملک سے باہر لیا ہوا بتایا جا رہا ہے —— لیکن حکومت اسرائیل کے ذریعے اس بات کی تصدیق ہو چکی ہے کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے" پہلی بار چیف باس نے حیرت بھرے انداز میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"اس بات پر تو مجھے حیرت ہے —— اس کال سے یہ واضح ہے کہ کرنل فریدی صرف زخمی ہوا ہے ہلاک نہیں ہوا اور عمران بھی ٹھیک ہے اور ختم نہیں ہوا —— اور مزید یہ کہ کرنل فریدی اور عمران دونوں نے اس نقشے کو حل کر لیا ہے۔ اور آخری اہم بات یہ ہے کہ انہوں نے ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع بھی درست طور پر ٹریس کر

لیا ہے" —— چیف نمبر دو نے انکشافات کرتے ہوئے کہا۔

اور چیف باس یہ باتیں سنتے ہی یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ جیسے کرسی کی نشست نے اسے اوپر کی طرف اچھال دیا ہو۔

"یہ کیسے ممکن ہے —— یہ کس طرح ہو سکتا ہے —— اس نقشے میں تو محل وقوع کی نشاندہی نہیں ہے" —— چیف باس کے لہجے میں شدید ترین حیرت تھی۔

"میں کال کا ٹیپ لے آیا ہوں آپ سن لیں ہر بات واضح ہو جائے گی" —— چیف نمبر دو نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ٹیپ نکال کر چیف باس کی طرف بڑھا دیا۔

چیف باس نے ٹیپ اٹھایا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈ نکال کر میز پر رکھا اور ٹیپ اس میں ڈال کر بٹن آن کر دیا —— کمرے میں عمران اور کرنل فریدی کی آوازیں گونجنے لگیں۔ چیف باس کا چہرہ ہر بات کے ساتھ ساتھ بگڑتا جا رہا تھا۔ جب ٹیپ ختم ہوئی تو چیف باس نے بٹن آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے واقعی وہ طوفان سر پر آ گیا ہے۔ جس کا خطرہ مجھے پہلے سے تھا —— ہم ان دونوں کے معاملے میں ہر لحاظ سے ناکام رہے ہیں" —— چیف باس نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس —— صورت حال سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کرنل فریدی کو تو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ تو آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔

لیکن اس علی عمران کا فوری خاتمہ انتہائی ضروری ہے"

گرینڈ چیف باس نمبر دو نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں —— آؤ میرے ساتھ" —— چیف باس نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اپنی پشت پر ایک دروازے کی طرف بڑھا۔

گرینڈ باس نمبر دو بھی کرسی سے اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑا۔ دروازہ کھول کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں آ گئے۔ جس کی سامنے والی دیوار پر دیوار کی لمبائی چوڑائی جتنی ایک سکرین نصب تھی۔ اس مشین کے سامنے ایک کرسی تھی —— چیف باس اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ نمبر دو اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

چیف باس نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین کے آپریٹ ہوتے ہی سکرین روشن ہو گئی —— اور پھر چند جھماکوں کے بعد سکرین پر ایک سیاہ نقاب پوش کی تصویر ابھر آئی۔

"او لڈ سنٹر نمبر سکسٹی آن دی لائن" —— تصویر کے سکرین پر آتے ہی ایک بھاری آواز کمرے میں گونجی۔

"سپریم گرینڈ چیف" —— چیف باس نے کرخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" —— دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"تمہارے پاس پاکیشیا کے عمران کی تصویر اور دیگر تفصیلات پہنچ چکی ہیں —— تم نے فوری طور پر پلاننگ نمبر تھری پر عمل کرنا ہے۔ پاکیشیا سے اڑنے والا کوئی جہاز چاہے وہ فوجی ہو یا سول۔

یا پرائیویٹ۔ تمہاری نظروں سے بچ کر نہ نکلے۔ اور جیسے ہی عمران ٹریس ہو اس جہاز کو میزائلوں سے ہٹ کر دو۔ اور روزانہ کی رپورٹ مجھے دو ــــ او۔ کے " ــــ چیف باس نے کہا۔

" یس باس ــــ او۔ کے ــــ میں فوری طور پر آپریشن شارٹ کر دیتا ہوں " ــــ سیاہ نقاب پوش کی آواز سنائی دی اور چیف باس نے مشین کا ایک بٹن دبا کر اس کے نیچے لگی ہوئی ناب کو گھمانا شروع کر دیا ــــ سکرین پر جھماکے شروع ہو گئے۔ اور پھر جیسے ہی چیف باس نے ہاتھ ہٹایا سکرین پر ایک سرخ نقاب پوش کی تصویر ابھر آئی۔

" موونگ آپریشن زیرو زیرو دن آن دی لائن "

سرخ نقاب پوش کی آواز کمرے میں گونجی۔

" سپر گرینڈ چیف " ــــ چیف باس نے کہا۔

" یس باس " ــــ سرخ نقاب پوش کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" آپریشن وکٹری کا آغاز کر دو۔ پاکیشیا سے باہر آنے والی تمام ٹرینیں ــــ کاریں ــــ بسیں ــــ ٹرک اور اس قسم کی تمام سواریاں چاہے وہ پاکیشیا کی حدود سے کسی طرف بھی نکل رہی ہوں۔ چیکنگ سے باہر نہیں ہونی چاہئیں۔ اور جیسے ہی ٹارگٹ عمران سامنے آئے اُسے ہٹ کر دو روزانہ مجھے رپورٹ دو " چیف باس نے کہا۔

" یس باس " ــــ سرخ نقاب پوش نے کہا اور چیف باس

نے ایک بار پھر بٹن دبا کر ناب گھمانا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد سکرین پر نیلے رنگ کا نقاب پہنے ایک چہرہ ابھر آیا۔

" سی ماسٹر سنٹر نمبر تھرٹی ون آن دی لائن "

نیلے نقاب پوش کی آواز سنائی دی۔

" سپر گرینڈ چیف " ــــ چیف باس نے کہا۔

" یس باس " ــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" پلان نمبر فور پر فوری عمل شروع کر دو۔ پاکیشیا کی سمندری حدود سے نکلنے والے ہر جہاز چاہے وہ مسافر ہو یا مال بردار ــــ تمام مال بردار کشتیاں ــــ مسافر کشتیاں ــــ عام لانچیں۔ ماہی گیروں کی کشتیاں سب چیک کرو۔ ٹارگٹ عمران جس میں نظر آئے اُسے ہٹ کر دو اور مجھے روزانہ رپورٹ دو ــــ او۔ کے "

چیف باس نے کہا۔

" یس باس ــــ او۔ کے " ــــ نیلے نقاب پوش نے کہا۔ اور چیف باس نے بٹن دبا کر دوبارہ ناب کو گھمایا۔ اور پھر ایک اور بٹن دبا کر اس کے نیچے موجود ناب کو دائیں طرف گھما دیا۔

چند لمحوں بعد سکرین پر ایک عمارت ابھری۔ اور پھر اس عمارت کے اندر ایک کمرہ نظر آنے لگ گیا ــــ کمرے کے اندر ایک قوی الجثہ آدمی میز کے پیچھے بیٹھا فائلوں کو چیک کر رہا تھا۔ چیف باس نے ایک اور بٹن دبایا تو وہ آدمی بُری طرح چونکا۔ اور پھر اس کی نظریں سامنے دیوار کی طرف اٹھ گئیں۔ اور وہ یک لخت

مؤدب ہو گیا۔

" آر ان سنٹر ڈون سر " ــــ اس آدمی کے لب ہلے اور آواز اس کمرے میں سنائی دی۔

" سپر گرینڈ چیف " ــــ چیف باس نے کہا۔

" یس سر " ــــ وہ آدمی اور بھی زیادہ مؤدب ہو گیا۔

" پاکیشیا کے گرد موجود تمام سنٹرز کو الرٹ کر دو۔ ٹارگٹ عمران جس ملک میں بھی نظر آئے اس کے خلاف پوری قوت سے ایکشن میں آ جاؤ ــــ منصوبے کے مطابق اولڈ سنٹر سکسٹی ون ہوونگ آپریشن زیرو زیرو ون۔ اور سی ماسٹر نمبر تھرٹی ون کو آپریشن کا حکم دے دیا گیا ہے وہ تم سے بھی رابطہ رکھیں گے ــــ عمران جہاں نظر آئے اُسے اڑا دو۔ ہر صورت میں ہر قیمت پر اور مجھے روزانہ رپورٹ دو " چیف باس نے کہا۔

" یس سر " ــــ اس آدمی نے کہا۔ اور چیف باس نے مختلف بٹن دبا کر مشین آف کر دی اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" مجھے پہلے سے ہی خطرہ تھا کہ تم ناکام رہو گے۔ اس لئے میں نے مکمل پلاننگ کر لی تھی۔ اب عمران کسی صورت بھی ملک سے باہر نکل کر زندہ نہیں رہ سکتا۔ قدم قدم پر موت اس کا پیچھا کرے گی " چیف باس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یس باس ــــ آپ گریٹ ہیں اور آپ کی پلاننگ بے داغ ہے " ــــ گرینڈ چیف نے کہا۔

" اب تم جا سکتے ہو ــــ اب صورت حال کو میں خود کنٹرول کروں

گا " ــــ چیف باس نے کہا۔ اور گرینڈ چیف نمبر دو تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کو جب ہوش آیا تو وہ ہسپتال میں موجود تھا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے سب سے پہلے اپنے جسم کو بلا حرکت دیکھا۔ اس کا جسم بالکل صحیح تھا ــــ بازو پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ لیکن بازو حرکت کر رہا تھا۔ عمران حیران تھا کہ آخر وہ بچ کیسے گیا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے جو آخری احساس اس کے ذہن پر موجود تھا وہ کسی گاڑی کی بریکوں کی چیخوں کے ساتھ ساتھ جسم پر بے پناہ بوجھ کا احساس تھا ــــ اور اسی احساس سے اس کے ذہن نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ وہ سڑک پر گرنے کے بعد کسی گاڑی کے پہیوں تلے آ گیا ہے۔ لیکن اب ہوش میں آنے کے بعد اس کا سارا جسم صحیح سلامت تھا۔ کوئی حصہ روندا ہوا نہ تھا صرف بازو پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔

www.BooksPk.com

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور پھر ڈاکٹر افتخار اندر داخل ہوا۔ ڈاکٹر افتخار کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ سیکرٹ سروس کے خصوصی ہسپتال میں ہے ــــ کیونکہ ڈاکٹر افتخار اس ہسپتال کا انچارج تھا۔

"اوہ عمران صاحب ــــ آپ ہوش میں آ گئے"۔ ڈاکٹر افتخار نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب بندہ ڈھیٹ ہونا چاہیئے ــــ ہوش میں آنے میں دیر نہیں لگتی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اٹھ بیٹھ گیا۔

"ویسے آپ صرف خالی خولی ڈھیٹ ہی نہیں بلکہ ڈھیٹ اعظم ہیں۔ خوفناک حادثوں میں زخمی ہو کر آتے ہیں اور پھر ہوش میں یوں آ جاتے ہیں جیسے آدمی سائیکل سے گر پڑا ہو" ــــ ڈاکٹر افتخار نے ہنستے ہوئے کہا۔

بحیثیت عمران ڈاکٹر افتخار کے ساتھ عمران کی بڑی دوستی تھی۔ اس لئے ڈاکٹر افتخار اور اس کے درمیان اکثر نوک جھونک چلتی رہتی تھی۔

"اصل میں تم جیسے ڈاکٹروں کے خوف سے آدمی کو ہوش میں آنا پڑتا ہے۔ کم از کم آدھیاں دراتیاں چیختی اپنی آنکھوں سے تو دیکھ لے" عمران نے کہا اور ڈاکٹر افتخار بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ بالکل ٹھیک ہیں ــــ صرف ہلکی سی بے ہوشی تھی۔ بازو پر ضرب تھی جس پر پٹی باندھ دی گئی ہے" ــــ ڈاکٹر افتخار نے کہا۔

"مجھے یہاں لے کون آیا تھا" ــــ عمران نے بستر سے نیچے پیر

لٹکاتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی نوجوان تھا جو گیٹ پر ہی چھوڑ کر چلا گیا ــــ میں نے ایکسٹو کو اطلاع کر دی تھی۔ اور عمران صاحب ــــ آخر آپ کے پاس کون سی گیدڑ سنگھی ہے کہ ایکسٹو جیسا آدمی بار بار آپ کی خیریت پوچھتا رہتا ہے" ــــ ڈاکٹر افتخار نے کہا۔

"گیدڑ سنگھی نہیں شیر سنگھی ہے۔ اُسی کے خوف سے سارے لرزتے رہتے ہیں ــــ اچھا شکریہ ڈاکٹر" ــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت اُسی لباس میں تھا جس میں اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا ــــ لیکن کھڑے ہوتے ہی اُسے ایک خیال آیا تو جلدی سے اس نے منہ پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اُسے اب خیال آیا تھا کہ وہ تو فیرمکی باس کے میک اپ میں تھا۔

"آپ کا میک اپ ادھڑ گیا تھا۔ آدھے سے زیادہ چہرہ اصلی تھا۔ آدھے سے زیادہ نقلی ــــ میں نے سارا اصلی کر دیا بیٹا کس استعمال کر کے" ــــ ڈاکٹر افتخار اُسے منہ پر ہاتھ پھیرتے دیکھ کر اصل بات سمجھ گیا تھا۔

"اوہ ــــ پھر تو تمہیں کسی سرکس میں نوکری دلائی جا سکتی ہے۔ یہاں زخم دیکھتے رہتے ہو ــــ وہاں خوب صورت چہروں کا میک اپ کرتے رہو گے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ ڈاکٹر افتخار بھی ہنستا ہوا اس کے ساتھ تھا۔

"ذرا اپنے ڈرائیور کو کہو مجھے میرے فلیٹ تک چھوڑ آئے" عمران نے ڈاکٹر افتخار سے کہا اور ڈاکٹر افتخار نے سر ہلا دیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران ڈاکٹر افتخار کی کار میں بیٹھا فلیٹ کی طرف بڑھا جا رہا تھا ــــ اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اُسے ہسپتال کون چھوڑ گیا ہو گا۔ کیونکہ اس ہسپتال کا پتہ تو صرف سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہے ــــ اور اگر ان میں سے کوئی عمران کو چھوڑنے آتا تو پھر لازماً ڈاکٹر اُسے پہچان جاتا۔ کیونکہ وہ سیکرٹ سروس کے سارے ممبران سے واقف تھا اور اس کے ساتھ ساتھ لازماً وہ ایکسٹو کو بھی اطلاع کر دیتے ــــ جب کہ ڈاکٹر کہہ رہا تھا کہ ایکسٹو کو اطلاع اس نے دی تھی۔

ڈرائیور نے اُسے فلیٹ کے سامنے چھوڑا تو وہ سیڑھیاں پڑھتا اوپر پہنچ گیا ــــ سلیمان باورچی خانے میں مصروف تھا۔ عمران نے اُسے چھیڑنے کی بجائے ڈرائنگ روم میں جا کر ٹیلی فون سنبھال لیا۔ اور چند لمحوں بعد بلیک زیرو کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں اپنے فلیٹ سے ــــ یہ مجھے ہسپتال کون چھوڑ گیا تھا" ــــ عمران نے براہِ راست سوال کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب ــــ اس دفعہ اللہ کا بڑا کرم ہوا۔ ٹائیگر اتفاق سے جائے حادثے سے گزرا تو اس نے دیکھا کہ ایک کار خوفناک انداز میں تباہ ہوئی پڑی ہے ــــ اور ایک اور کار کے پہیئے آپ کے سر سے صرف چند انچوں کے فاصلے پر رک گئے تھے اور آپ بے ہوش پڑے ہوئے تھے ــــ کافی لوگ وہاں موجود تھے۔ آپ

کا آدھا چہرہ سڑک سے رگڑ کھا کر اصل صورت میں آ گیا تھا۔ اس لئے ٹائیگر آپ کو پہچان گیا ــــ اور پھر اس کے پوچھنے پر کار والے نے بتایا کہ وہ آپ کی کار کے پیچھے آ رہا تھا کہ اچانک آپ نے چلتی کار میں سے چھلانگ لگائی۔ اور اُسی لمحے ایک خوفناک دھماکے سے آپ کی کار پھٹ گئی ــــ اس آدمی نے ہنگامی بریک لگائے کیونکہ آپ اس کے پہیوں کی براہِ راست زد میں تھے۔ بہرحال قسمت اچھی تھی کہ کار آپ کے سر سے صرف چند انچوں کے فاصلے پر رک گئی ــــ البتہ تباہ ہونے والی کار کا ایک دروازہ آپ پر آ گرا تھا اور شاید اسی وجہ سے آپ بے ہوش ہو گئے تھے۔ بہرحال ٹائیگر نے آپ کو فوری ہسپتال پہنچا دیا۔ اور پھر مجھے اطلاع دی۔ لیکن اس سے پہلے ڈاکٹر افتخار اطلاع دے چکا تھا"۔

بلیک زیرو نے جواب میں پوری تفصیل ہی بتا دی اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا ــــ اس بار واقعی قدرت نے اُسے بچا لیا تھا ورنہ وہ پیچھے سے آنے والی کار سے یقیناً کچلا جاتا۔

"اس فیرمکی کا کیا حال ہے ــــ آرام کر رہا ہو گا" ــــ عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب ــــ اس کی بات کرنی تھی۔ وہ تو لمبے آرام پر چلا گیا ہے۔ میں بات اس کا پتہ کرنے گیا تو گیسٹ روم میں اس کی لاش پڑی ہوئی تھی ــــ میں نے جو تحقیقات کی ہے۔ اس سے پتہ چلا ہے کہ اس نے اپنے ایک ناخن کے نیچے کوئی زہریلی سوئی چھپا رکھی تھی۔ وہ سوئی اس نے اپنے بازو میں گھونپ لی۔ کیونکہ اس

کے بازو میں سوئی کے ساتھ ساتھ اس نے اپنا ناخن دانتوں سے اکھاڑا تھا۔" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ۔۔۔ اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو۔ ویسے بھی اب وہ میرے لئے بے کار ہو چکا ہے۔ اور کیمپ ہاؤس میں موجود اس کے ساتھیوں کو بھی ختم کرا دو ۔۔۔ یہ لوگ کسی بھی وقت ہمارے لئے مصیبت بن سکتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ وہ کہتے اور ....." ۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں ۔۔۔ لیکن وہ معصوم اور شریف لوگ نہیں ہیں۔ پیشہ ور قاتل اور خوفناک مجرم ہیں۔ ان کے ہاتھ نجانے کتنے معصوم افراد کے خون سے رنگے ہوئے ہوں گے ۔۔۔ اس لئے ان پر رحم کھانے کی ضرورت نہیں سمجھے" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر ۔۔۔ ایسا ہی ہوگا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور سنو ۔۔۔ ٹیم کے تمام ممبرز کو الرٹ کر دو۔ انہیں دانش منزل میں بلا کر حلقہ موت کے بارے میں بریفنگ دے دینا۔ اب میں جلد از جلد اس قضیے کو ختم کرنا چاہتا ہوں" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ۔۔۔ کب تک انہیں تیار رہنے کے لئے

بہ دوں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"بس کسی بھی وقت ۔۔۔ میں نے تھوڑے سے انتظامات کرنے ہیں۔ اس کے علاوہ کرنل فریدی سے بات کرنی ہے۔ شاید وہ بھی ساتھ جانے پر تیار ہو جائے ۔۔۔ تو پھر اس سے بات کر کے فائنل پروگرام طے کروں گا" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بلیک زیرو کے او۔ کے کہہ دینے پر رسیور رکھ دیا۔

عمران نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔ اس کا خیال تھا کہ سر سلطان کا فون ہوگا ۔۔۔ انہیں ہسپتال سے معلوم ہوا ہوگا تو وہ اب خیریت پوچھنا چاہتے ہوں گے اور انہی رسمی فقروں سے اس نے چڑ تھی۔

"یلو ۔۔۔ کوئی مچھر مارا دوا ہو تو اپنے آپ پر چھڑک لیں کم از کم ڈینگی سے تو جان چھوٹے" ۔۔۔ عمران نے بڑبڑانے کے انداز میں کہا۔

"مجھے تو تم خود مچھر لگ رہے ہو" ۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن حمید کی غصیلی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔

اور پھر پہلے کیپٹن حمید سے نوک جھونک ہوتی رہی اس کے بعد کرنل فریدی سے بات ہوئی ۔۔۔ اور جب عمران کو پتہ چلا کہ کرنل فریدی شدید زخمی ہے تو وہ سنجیدہ ہو گیا۔ کرنل فریدی بھی اسی حلقہ موت کے چکر میں زخمی ہوا تھا ۔۔۔ عمران نے اسے اپنے متعلق بھی تفصیل بتا دی۔ اور آخر میں جب کرنل فریدی نے اسے نثار ربیڈ کا مطلب جزائر فجی بتایا تو اس کا دل بلیوں اچھل پڑا۔ اس

کا ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہو گیا تھا۔ ورنہ اس سے پہلے اس کا خیال یہی تھا کہ وہ ایک بار پھر ڈاکٹر صدیقی سے جا کر اس بارے میں مغز ماری کرے گا۔

بہرحال اب کرنل فریدی کے جانے کا تو سوال ہی نہ رہا تھا۔ اس لئے عمران نے بات ختم کر کے خود ہی پروگرام بنانا شروع کر دیا ۔۔۔ جزائر فجی پاکیشیا سے بے حد دور واقع تھے۔ تقریباً دنیا کے دوسرے کنارے پر ۔۔۔ اور پھر سمندر کی تہہ میں موجود ہیڈ کوارٹر تک پہنچنا اور پھر اسے تباہ کرنا۔ یہ واقعی ایک کٹھن مرحلہ تھا ۔۔۔ اور عمران چاہتا تھا کہ اس سلسلے میں کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کرے۔ اسے ان سب خطرات کا پوری طرح احساس تھا جو اس مشن میں پیش آ سکتے تھے ۔۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حلقہ موت بہت وسیع اور بے پناہ وسائل کی حامل تنظیم ہے اور یہ بھی کوئی بعید از قیاس بات نہیں کہ اس غیر ملکی گروپ کے خاتمے کی تفصیلات ان تک پہنچ گئی ہوں ۔۔۔ کیونکہ جس طرح ٹرانسمیٹر اور پھر کار تباہ کی گئی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ لوگ بے حد ہوشیار اور جدید وسائل کے حامل ہیں۔

عمران ڈرائنگ روم سے اٹھ کر اپنے خاص کمرے میں آیا اور پھر لباس بدل کر وہ بستر پر لیٹ گیا۔ یہ اس کا خاص انداز تھا۔ اس طرح وہ بڑے اطمینان سے گہری اور ٹھوس منصوبہ بندی کر لیتا تھا

ٹائیگر کو ہسپتال سے اطلاع مل چکی تھی کہ عمران صحت یاب ہو کر واپس فلیٹ پہنچ چکا ہے ۔۔۔ اس نے فلیٹ پر فون بھی کیا۔ لیکن سلیمان نے اسے بتایا کہ عمران اپنے خاص کمرے میں ہے۔ جہاں اسے ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا تو ٹائیگر نے رسیور رکھ دیا ۔۔۔ ویسے بھی کوئی خاص بات نہ تھی وہ صرف اس حادثے کی تفصیلات عمران کو بتانا چاہتا تھا۔ یہ تفصیلات وہ پہلے ایکسٹو کو بتا چکا تھا ۔۔۔ اس لئے اسے یہ بھی خیال آ گیا کہ ہو سکتا ہے ایکسٹو نے یہ تفصیلات بتا دی ہوں۔ لیکن اس کے ذہن میں البتہ یہ خلش موجود تھی کہ آخر عمران کس چکر میں زخمی ہوا ہے۔ کیونکہ حلقہ موت کے سپر ایجنٹوں کے قتل کے بعد کوئی نیا کیس سامنے نہ آیا تھا ۔۔۔ لیکن عمران کے اس طرح زخمی ہونے اور کار کی تباہی بتا رہی تھی کہ عمران کسی اور چکر میں پھنسا ہوا ہے جس میں معاملات

خاصے آگے بڑھ چکے ہیں۔ اور عمران نے اُسے اس معاملے میں کوئی ذمہ داری نہ سونپی تھی ـــــ ویسے یہ ضروری بھی نہ تھا کہ عمران ہر کیس میں اُسے ملوث کرے۔ یہ تو جب اُسے ضرورت پڑتی تھی وہ اس کے ذمے ڈیوٹی لگا دیتا تھا۔ لیکن ٹائیگر اپنے ذہن کا کیا کرتا ـــــ خلش بہرحال موجود تھی اور ٹائیگر کی فطرت تھی کہ جب کوئی خلش اس کے ذہن میں پیدا ہو جاتی تو پھر اُسے اس وقت تک چین نہ آتا تھا جب تک وہ اُسے دور نہ کر لیتا تھا ـــــ چنانچہ اس نے اپنے طور پر اس معاملے کی چھان بین کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

چنانچہ تیار ہو کر وہ اپنی رہائش گاہ سے نکلا اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد اس کا موٹر سائیکل وہاں پہنچ گیا جہاں ایکسیڈنٹ ہوا تھا ـــــ پولیس تباہ شدہ گاڑی کو اٹھا کر لے گئی تھی۔ اس لئے اب وہاں حادثے کے واضح آثار موجود نہ تھے۔ لیکن ٹائیگر تو بہرحال جائے حادثہ کو پہچانتا تھا۔ اس لئے وہ موٹر سائیکل آگے بڑھاتے گیا ـــــ اور پھر وہ بائی روڈ اس کی نظروں میں آ گئی۔ اس کچی سڑک پر کار کے ٹائروں کے نشانات بھی موجود تھے۔ چنانچہ وہ اس پر موٹر سائیکل دوڑاتا آخرکار اس زرعی فارم میں پہنچ گیا۔ اور پھر وہاں برآمدے میں پڑی ہوئی لاش ـــــ اور اندر بم کے دھماکے سے تباہ شدہ کمرے دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہیں کوئی ہنگامہ ہوا ہے ـــــ یہ جگہ چونکہ عام راستے سے بالکل ہٹ کر واقع تھی۔ اس لئے ابھی تک پولیس کو اطلاع نہ ہو سکی تھی۔ ٹائیگر کمروں میں

گھومتا رہا۔ لیکن کوئی خاص چیز اُسے نظر نہ آئی۔ پھر اس نے اس تباہ شدہ کمرے کا ملبہ ہٹا ہٹا کر چیکنگ شروع کر دی ـــــ اور ایک جگہ اچانک اس کی نظر ایک چھوٹی سی ڈائری پر پڑ گئی۔ یہ سرخ رنگ کی ڈائری تھی۔ اور یہ ڈائری ایک دیوار کے گرنے کی وجہ سے اس میں چھپی ہوئی ایک الماری سے نکل کر گری تھی۔ لاکھ کہ ڈائری کے ساتھ ساتھ الماری کا ملبہ بھی موجود تھا ـــــ ٹائیگر نے ڈائری کھول کر دیکھی تو اس میں عجیب و غریب ہندسے اور الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ یہ شاید کسی کوڈ میں تھی۔ جس سے ٹائیگر واقف نہ تھا ـــــ اس نے ڈائری جیب میں ڈالی اور پھر زرعی فارم کی مزید تلاشی لینے کے بعد وہ واپس موٹر سائیکل چلاتا ہوا مین روڈ پر آیا۔ ایک پبلک بوتھ سے اس نے نزدیکی پولیس اسٹیشن کو جائے وقوعہ اور لاش کی اطلاع دی ـــــ اور اپنا نام بتائے بغیر اس نے رسیور رکھا اور موٹر سائیکل لے کر وہ سیدھا عمران کے فلیٹ کی طرف چل پڑا۔ اس کے ذہن کے مطابق ڈائری لازماً خصوصی اہمیت کی حامل ہو گی ـــــ اس لئے وہ جلد از جلد اسے عمران تک پہنچانا چاہتا تھا۔

فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھنے کے بعد اس نے کال بیل بجائی تو چند لمحوں بعد سلیمان نے دروازہ کھول دیا۔

"عمران صاحب خصوصی کمرے سے آ گئے ہیں یا نہیں"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈرائنگ روم میں ہیں" ـــــ سلیمان نے جواب دیا اور ٹائیگر

"بس مجھے خیال آ گیا کہ جہاں آپ زخمی ہوئے ہیں ہو سکتا ہے وہیں قریب ہی کوئی چیز ایسی ہو جس سے اصل صورت حال کا پتہ چل سکے۔ اس طرح ڈھونڈتے ڈھونڈتے میں وہاں پہنچ گیا ـــــ آپ کو پہلے فون کیا تھا تو سلیمان نے بتایا تھا کہ آپ خصوصی کمرے میں ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا وہ ڈائری کھولے اُسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ ٹائیگر خاموش ہو گیا ـــــ عمران کافی دیر تک ڈائری کے مختلف اوراق پلٹتا رہا۔ پھر اس نے ایک سائیڈ پر رکھا ہوا پیڈ اٹھا کر سامنے رکھا اور قلم سے اس پر لکھنا شروع کر دیا وہ ڈائری کو دیکھتا اور پیڈ پر لکھتا جاتا ـــــ ایک کاغذ کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا ـــــ عمران پوری طرح اس کام میں منہمک تھا۔ ٹائیگر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس دوران سلیمان ٹرالی پر چائے لے آیا اور اس نے خاموشی سے چائے بنا کر ایک پیالی ٹائیگر کو دے دی۔ اور ایک عمران کے سامنے پڑی میز کی سائیڈ پر رکھ کر وہ اسی طرح خاموشی سے چلا گیا ـــــ عمران نے چند لمحوں کے لئے قلم رکھا اور چائے کی پیالی اٹھا کر منہ سے لگائی۔ وہ چائے پینے کے ساتھ ساتھ ڈائری پر بھی مسلسل نظریں دوڑائے چلا جا رہا تھا ـــــ چائے ختم کرنے کے بعد اس نے پیالی ایک طرف رکھی اور پھر قلم اٹھا کر کاغذ پر لکھنا شروع کر دیا ـــــ تھوڑی دیر بعد اس نے قلم بند کر کے ایک طرف رکھا اور ایک طویل سانس لیا۔

"تم نے میرے ساتھ ساتھ پوری سیکرٹ سروس کو بچا لیا ہے

www.PaksPk.com

کے اندر آنے پر اس نے دروازہ بند کیا اور باورچی خانے کی طرف مڑ گیا۔ ٹائیگر لمبے لمبے قدم اٹھاتا ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

عمران صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس نے سامنے میز پر ایک بہت بڑا نقشہ پھیلایا ہوا تھا۔

"آؤ" ـــــ عمران نے ٹائیگر کو دیکھتے ہی چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر موجود گہری سنجیدگی بتا رہی تھی کہ وہ کسی گہری الجھن کا شکار ہے۔

"سر ـــــ مداخلت کی معافی چاہتا ہوں" ـــــ ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"زبانی یا تحریری" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر ہنس پڑا۔

"فی الحال تو زبانی ہی سمجھئے" ـــــ ٹائیگر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

"تو پھر زبانی معاف کیا۔ اور کوئی دروازہ دیکھو" ـــــ عمران نے کہا اور دوبارہ نقشے پر نظریں جما لیں۔ ٹائیگر مسکرا دیا۔ اس نے جیب سے وہی سرخ ڈائری نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔

"یہ ڈائری دیکھئے ـــــ یہ اس زرعی فارم کے تباہ شدہ کمرے کے ملبے میں پڑی ہوئی تھی" ـــــ ٹائیگر نے کہا اور عمران چونک پڑا۔

"تم کب وہاں گئے تھے ـــــ اور کیسے" ـــــ عمران نے ڈائری لیتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

ٹائیگر ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بچا لیا ہے ـــــ کیا مطلب سر ـــــ ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہ اسی حلقہ موت کا سلسلہ ہے۔ میں نے حلقہ موت کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنے کی پوری پلاننگ بنالی تھی ـــــ لیکن اس ڈائری سے پتہ چلا ہے کہ حلقہ موت نے ہمارے گرد انتہائی خوفناک جال بچھا رکھا ہے۔ اور ہم کچھ بھی کرتے نادانستگی میں ان کے جال میں یقیناً پھنس جاتے ـــــ اور پھر ہم سب کو ہلاکت سے کوئی نہ بچا سکتا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں اب بھی نہیں سمجھا باس" ـــــ ٹائیگر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"سنو ـــــ حلقہ موت کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کے لئے ہمیں یعنی مجھے اور سیکرٹ سروس کو لازماً پاکیشیا سے باہر نکلنا پڑتا" ـــــ عمران نے کہا۔

"لازمی بات ہے سر" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہم یہاں سے نکلنے کے لئے ہوائی جہاز ـــــ ہیلی کاپٹر استعمال کرتے۔ یا پھر کار ـــــ بس ـــــ ٹرک ـــــ ریل گاڑی ـــــ سمندری لانچ ـــــ کشتی ـــــ ٹرین ـــــ کوئی نہ کوئی ذریعہ استعمال کرتے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ـــــ ظاہر ہے ویسے ہوائی جہاز زیادہ مناسب ہے" ٹائیگر نے اب بھی نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

"اس ڈائری سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ حلقہ موت نے اپنی خفیہ تنظیموں کی مدد سے پاکیشیا کے گرد ایک ایسا سائنسی جال پھیلا رکھا ہے ـــــ کہ ہم کسی بھی ذریعے سے ملک سے باہر نکلیں تو ہمیں فوری ختم کیا جا سکتا ہے۔ جہاز کو میزائلوں کے ذریعے اور باقی ذریعوں کو بموں کے ذریعے" ـــــ عمران نے کہا۔

"لیکن سر ـــــ وہ لوگ کیسے معلوم کریں گے کہ آپ کس جہاز سے جا رہے ہیں" ـــــ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس ڈائری کی مدد سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس کے لئے انہوں نے ایلفا سے مدد لی ہے ـــــ ہر سواری کو وہ اپنے مخصوص سنٹر میں بیٹھ کر ایلفا ریز کی مدد سے چیک کرتے رہیں گے اور جہاں بھی جس سواری میں ہماری شکل نظر آئی اُسے اڑا دیا جائے گا۔ اور دل چسپ بات یہ ہے کہ جدید ترین ایلفا کے سامنے دنیا کا کوئی بھی میک اپ نہیں ٹھہر سکتا ـــــ اس کے لئے انہوں نے تین چار مختلف سنٹرز قائم کئے ہوئے ہیں۔ ایک کا کوڈ نام اولڈ سنٹر نمبر سکسٹی ہے۔ یہ ایئر کو چیک کرے گا ـــــ دوسرا موونگ آپریشن زیرو زیرو دن ہے یہ زمین پر چلنے والی سواریوں کی چیکنگ کرے گا ـــــ تیسرا اسی ماسٹر سنٹر نمبر تھرٹی ون ہے۔ یہ سمندر کو چیک کرے گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر خفیہ تنظیمیں بھی موجود ہیں کہ اگر ہم ان تینوں چیکنگ سنٹرز کو ڈاج دے کر نکل جانے میں کامیاب بھی ہو جائیں تو یہ تنظیمیں قدم قدم پر ہمارا مقابلہ کریں گی۔ دوسرے لفظوں میں ہم پاکیشیا کی سرحد سے نکلتے ہی ہیڈ کوارٹر

تک مسلسل جنگ کرتے چلے جائیں" ـــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس قدر خوفناک اور منظم نظام کا تو وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔

"لیکن سر ـــــ وہ لوگ سیکرٹ سروس کو کیسے پہچانیں گے کیا وہ سیکرٹ سروس کو جانتے ہیں" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"تم نے اچھا سوال کیا ہے۔ یہی بات میرے ذہن میں تھی۔ یہاں اس ڈائری میں تو ایک مخصوص کوڈ میں صرف اشارے ہی موجود ہیں۔ لیکن اس ڈائری میں درج ہدایات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس غیر ملکی تنظیم کو جو یہاں میرے قتل کے لئے بھیجی گئی ہے اس کا دائرہ کار صرف میرے یہاں قتل تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس میں یہ ہدایات موجود ہیں کہ اگر میں یہاں قتل نہ ہو سکوں اور یہاں سے باہر نکلوں تو ان ان سنٹرز کو اطلاعات دی جائیں۔ اور خود بھی مسلسل پیچھا کیا جائے ـــــ اور ایک جگہ پر یہ ہدایت بھی موجود ہے کہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ عمران علیحدہ ہو کر نکلے یا گروپ کے ساتھ ـــــ ہر صورت میں دونوں کو چیک کیا جائے۔ میرا کوڈ نمبر انہوں نے ٹی۔ون رکھا ہوا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے مجھے مرکز بنا کر یہ ساری پلاننگ کی ہے ـــــ میرے فوٹو اور دیگر کوائف شاید سارے سنٹرز کو سپلائی کئے گئے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ میں سیکرٹ سروس کے ساتھ نکلوں گا۔ اس طرح میرے ساتھ ساتھ پوری سیکرٹ سروس کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ یا کم از کم وہ مجھے ہر صورت میں ختم کرنا چاہتے ہیں ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ انداز میں تفصیل بتاتے

ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی حیرت انگیز اور انتہائی کامیاب پلاننگ ہے" ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ـــــ اور اگر تم یہ ڈائری لے کر نہ آتے تو میں ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ملک سے باہر جانے کا پروگرام طے کر چکا تھا۔ اور ایسی صورت میں تو لازماً وہ جہاز ہٹ کر دیا جاتا" ـــــ عمران نے کہا۔

"پھر اب کیسے باہر جایا جا سکے گا" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"اس بارے میں سوچنے کے لئے مجھے دوبارہ خصوصی کمرے میں جانا پڑے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ اس مشن میں میری گنجائش ضرور رکھیں۔ یہ میری درخواست ہے" ـــــ ٹائیگر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے میں سوچوں گا ـــــ اب تم جاؤ ـــــ میں اس بارے میں مزید سوچ بچار کروں" ـــــ عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر عمران کو سلام کر کے فلیٹ سے باہر آیا۔ اپنی رہائش گاہ کی طرف واپس جاتے ہوئے اس کا چہرہ اندرونی خوشی کی وجہ سے گلنار ہوا جا رہا تھا کہ اس نے ایک اہم ترین کلیو حاصل کر لیا تھا۔

بحریہ کے مخصوص جنگی سپاٹ کی طرف جانے والی سڑک پر بحریہ کے مخصوص نشان والی لمبی سی گاڑی سنسان سڑک پر پھیلی ہوئی تیزی سے آگے بڑھی جا رہی تھی ـــــ یہ سڑک آغاز سے جنگی سپاٹ تک مکمل طور پر بحریہ کے کنٹرول میں تھی۔ اور یہاں جگہ جگہ چیکنگ پوسٹیں بنی ہوئی تھیں۔

اس گاڑی کے اندر عمران اور سیکرٹ سروس کے افراد سوار تھے۔ وہ سب بحریہ کی مخصوص وردی میں ملبوس تھے ـــــ ان سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ ڈرائیور کے ساتھ عمران بیٹھا ہوا تھا جس نے بحریہ کے کیپٹن کی وردی پہنی ہوئی تھی۔ جب کہ پچھلی سیٹوں پر باقی ممبر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

گاڑی ایک موڑ مڑتے ہی ایک چیک پوسٹ پر رک گئی اور چیک پوسٹ پر موجود بحریہ کی مخصوص پولیس کے افراد ہاتھوں میں

گنیں اٹھائے تیزی سے گاڑی کے گرد پھیل گئے۔

"شناخت کرائیے" ـــــ ایک آفیسر نے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران کو حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں خاصی سختی تھی ـــــ اس کے ساتھ ساتھ اس کی تیز نظریں گاڑی کے اندر بیٹھے ہوئے افراد کے چہروں کا بھی جائزہ لے رہی تھیں۔

عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک کارڈ اس آفیسر کی طرف بڑھا دیا۔ آفیسر نے کارڈ پر بنے ہوئے نشان کو غور سے دیکھا۔

"مجھے بیس سال ہو گئے ہیں سروس میں ـــــ لیکن آپ لوگوں کو میں پہلی بار دیکھ رہا ہوں" ـــــ آفیسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کارڈ اصلی ہے یا نقلی ـــــ یہ بتاؤ ـــــ فضول باتیں مت کرو" ـــــ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"میں چیک کرتا ہوں" ـــــ آفیسر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور چیک پوسٹ کے ساتھ بنے ہوئے کمرے کی طرف چل پڑا۔ وہ شاید کسی اعلیٰ آفیسر کو فون کرنے گیا تھا ـــــ چند لمحوں بعد وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں باہر آیا۔ اور پھر گاڑی کے قریب پہنچ کر اس نے نہ صرف کارڈ عمران کو واپس کیا بلکہ سیلوٹ بھی کر دیا۔

"سوری سر ـــــ مجھے اطلاع تو مل چکی تھی لیکن....." آفیسر نے اپنے رویے کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"گاڑی آگے بڑھاؤ ڈرائیور ـــــ ہمارے پاس فضول باتیں سننے کا وقت نہیں ہے" ـــــ عمران نے کرخت آواز میں ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور ڈرائیور نے سر ہلا کر گاڑی آگے بڑھا دی۔ آفیسر نے جلدی سے ہیرر ہٹانے کا اشارہ کیا اور ہیرر ہٹتے ہی گاڑی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

کافی فاصلے پر ایک سفید رنگ کی عمارت موجود تھی۔ اس کے سامنے جا کر گاڑی رک گئی ـــــ بحریہ کے اعلیٰ آفیسر کی یونیفارم میں ملبوس ایک ادھیڑ عمر آدمی جو کہ برآمدے میں ہی کھڑا تھا تیزی سے آگے بڑھا۔ اس دوران گاڑی میں سوار سب افراد نیچے اتر آئے۔

"آیئے سر ـــــ سب میرین تیار ہے" ـــــ ادھیڑ عمر آفیسر نے عمران سے مخاطب ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ عمران کے ہاتھ میں کارڈ ابھی تک موجود تھا۔

"سامان اندر پہنچا دیا گیا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"یس سر" ـــــ آفیسر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"آیئے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ سب اس آفیسر کی رہنمائی میں چلتے ہوئے اس بلڈنگ کو کراس کر کے دوسری طرف آ گئے ـــــ یہاں سمندر کا کنارہ تھا۔ جس میں بحریہ کی مخصوص لانچیں موجود تھیں۔ آفیسر انہیں ایک بڑی لانچ میں لے آیا ـــــ اور چند لمحوں بعد لانچ گہرے سمندر کی طرف بڑھنے لگی۔ کافی دور سمندر

میں آنے کے بعد اس اعلیٰ افسر کے اشارے پر لانچ کو روک لیا گیا ـــــ اور پھر اس آفیسر نے جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر اس کا ایریل باہر کو کھینچا اور کہنے میں موجود ایک چھوٹے سے بٹن کو پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی آلے میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو ـــــ سی۔ ایم۔ ایف کالنگ ـــــ ایس۔ ایم تھری تھری اوور" ـــــ اس ادھیڑ عمر آفیسر نے کہا۔

"یس ـــــ ایس ایم تھری تھری اٹنڈنگ اوور"

چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"ایس جی پوائنٹ پہ ہے ـــــ رسیو کر لو اوور"

ادھیڑ عمر آفیسر نے کہا۔

"او۔ کے ـــــ ہم رسیو کرنے آ رہے ہیں اوور"

دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور آفیسر نے او۔ کے کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور ایریل واپس اندر ڈال کر اسے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

وہ سب سمندر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد سمندر کے پانی میں ہلچل سی پیدا ہوئی جو آہستہ آہستہ بڑھتی گئی اور پھر ایک آبدوز سطح سمندر پر نمودار ہونا شروع ہو گئی۔ آبدوز جدید قسم کی اور بالکل نئی تھی ـــــ آبدوز جیسے ہی مکمل طور پر پانی سے باہر آئی اس کا آؤٹ گیٹ کھلا اور پھر سفید وردی میں ملبوس چار افراد یکے بعد دیگرے باہر نکل آئے ـــــ لانچ تیزی سے

آبدوز کی طرف بڑھنے لگی۔ اور آبدوز کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ آبدوز پر موجود چاروں افراد نے فوجی انداز میں اپنے آفیسر کو سیلوٹ کیا ——— اور آفیسر نے جواب دینے کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو آبدوز پر چلنے کا اشارہ کیا اور خود بھی وہ آبدوز پر پہنچ گیا۔

"مسٹر علی عمران ——— یہ اس آبدوز کے کیپٹن آصف ہیں۔ ہماری بحریہ کے سب سے ماہر کیپٹن ——— اور یہ ان کا باڈی گارڈ ہے۔ مسٹر سلطان سیکنڈ کیپٹن ——— مسٹر علی نواز اور مسٹر شریف ان کے معاون ہیں ——— آپ کے حکم کے مطابق کریو انتہائی مختصر رکھا گیا ہے۔ اور یہ ہیں سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے خصوصی نمائندہ جناب علی عمران اور ان کے ساتھی" ——— آفیسر نے آبدوز کے عملے کے ساتھ ساتھ عمران کا تعارف کرایا۔

"یہ صفدر ہیں۔ ان کا نام کیپٹن شکیل ہے۔ یہ تنویر اور یہ نعمانی۔ صدیقی اور چوہان ہیں ——— اور یہ ہیں مس جولیانا فٹزواٹر۔ یہ سب ایک دوسرے کے معاون ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں کا باری باری تعارف کرایا۔ مصافحے کی رسم پوری ہونے کے بعد کیپٹن آصف نے انہیں اندر چلنے کے لئے کہا۔

"اب مجھے اجازت دیجئے ——— کیپٹن آصف کو ضروری باتوں کے متعلق بریف کر دیا گیا ہے۔ باقی انہیں حکم دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ آپ کے احکام کی ہر صورت میں بجا آوری کریں"

ادھر عمر آفیسر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے سر ہلا کر انہیں واپس جانے کی اجازت دی اور آفیسر عمران سے مصافحہ کر کے واپس لانچ پر چلا گیا ——— اور چند لمحوں بعد لانچ مڑ کر واپس چلی گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی کیپٹن آصف کی رہنمائی میں آبدوز کے اندر پہنچ گئے ——— عمران غور سے آبدوز کو دیکھ رہا تھا۔ آبدوز واقعی انتہائی جدید تھی۔

"اس کی انتہائی اسپیڈ کیا ہے" ——— عمران نے کیپٹن آصف سے پوچھا۔

"سمین سونا ٹ سر ——— یہ جدید ترین جنگی آبدوز ہے۔ ہمارے پاس اس جیسی صرف چار آبدوزیں ہیں" ——— کیپٹن آصف نے جواب دیا۔

"آپ کبھی جزائر فجی کے گرد سمندر میں گئے ہیں" ——— عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"یس سر ——— ایک بار اتفاق ہوا ہے ٹریننگ کے دوران۔ ایک جنگی مشق ہم نے وہیں کی تھی" ——— کیپٹن آصف نے جواب دیا۔

"گڈ ——— وہاں زیادہ سے زیادہ سمندر کی گہرائی کس قدر ہو سکتی ہے" ——— عمران نے پوچھا۔ وہ اس وقت لاگ روم میں موجود مخصوص کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔ اور کیپٹن آصف کے باقی ساتھی اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے تھے ——— لانچ حرکت میں آ چکی تھی اور آہستہ آہستہ نیچے گہرائی میں اتر رہی تھی۔

"سات ہزار فیٹ میرا اندازہ ہے ——— لیکن وہ علاقہ بحری لحاظ سے انتہائی خطرناک ہے۔ وہاں سمندر کے اندر بے شمار خطرناک چٹانیں پھیلی ہوئی ہیں" ——— کیپٹن آصف نے جواب دیا۔

"کیا کوئی ایسا امکان ہو سکتا ہے۔ کہ وہاں کسی جگہ سمندر کی تہہ میں کوئی شہر بسایا جا سکے" ——— عمران نے پوچھا۔

"سمندر کی تہہ میں شہر ——— ایسی تو کوئی بات ہم نے آج تک نہیں سنی جناب ——— ویسے وہاں خطرناک چٹانوں کی موجودگی کے بعد ایسا کوئی امکان نہیں ہو سکتا" ——— کیپٹن آصف نے جواب دیا۔

"ان چٹانوں کے اندر خفیہ طور پر شہر ہو سکتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں سر ——— ایسا ہونا ناممکن ہے ——— ایسا تو تصور بھی نہیں ہو سکتا ——— لیکن آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں" کیپٹن آصف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو ہمارے متعلق کیا بریف کیا گیا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ کسی خصوصی مشن کے لئے آپ ملک سے باہر آبدوز کے ذریعے جانا چاہتے ہیں ——— اس لئے آپ جہاں کہیں آپ کو چھوڑ دیا جائے" ——— کیپٹن آصف نے جواب دیا۔

"اور اگر میں کہوں کہ ہم نے جزائر فجی کی انہی چٹانوں تک جانا

ہے تو پھر" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نو سر ——— ایسا ناممکن ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ فاصلہ بے حد طویل ہے۔ ہمیں راستے میں تیل اور دیگر ضروریات کے لئے کم از کم دس جگہوں پر رکنا ہو گا ——— اور ایسے انتظامات پہلے سے ہونے ضروری ہیں۔ دوسری بات یہ کہ راستے میں بے شمار بین الاقوامی سمندر ہیں ——— وہاں داخلہ اعلان جنگ کے مترادف ہے۔ اور ہمیں چیک بھی کیا جا سکتا ہے اور ہٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس قدر طویل فاصلے پر اس طرح آبدوز کا جانا ناممکن ہے ——— ہم تو کسی قریبی جگہ آپ کو پہنچا سکتے ہیں" کیپٹن آصف نے کہا۔

"آپ ہمیں زیادہ سے زیادہ کس قدر فاصلے پر چھوڑ سکتے ہیں۔ آسانی سے اور حفاظت سے" ——— عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہم آپ کو زیادہ سے زیادہ ناران کے جنوبی ساحل تک پہنچا سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں ——— وہاں تک ہم آسانی سے جا سکتے ہیں۔ اس کے بعد ایکریمیا کی دفاعی حدود کا آغاز ہو جاتا ہے۔ وہاں آبدوز کا داخلہ ہی ناممکن ہے۔ اگر داخل بھی ہو جائیں تو ہمیں گرفتار بھی کیا جا سکتا ہے اور آبدوز کو تباہ بھی کیا جا سکتا ہے" کیپٹن آصف نے جواب دیا۔

"ہمارا سامان پہنچ گیا ہے" ——— عمران نے موضوع بدلتے ہوئے پوچھا۔

"یس سر ۔۔۔ پہنچ گیا ہے۔ اور آپ کی ہدایات کے مطابق پیک ہو چکا ہے" ۔۔۔ کیپٹن آصف نے جواب دیا۔

"او۔ کے ۔۔۔ آپ ہمیں ناران کے جنوبی ساحل پر پہنچا دیں بس اس سے زیادہ آگے ہم جانا بھی نہیں چاہتے۔ لیکن اس میں ایک شرط ہے۔ آپ سلکی دے استعمال نہیں کریں گے۔ بلکہ ناران سائیڈ سے ہوتے ہوئے آگے بڑھیں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور کیپٹن آصف چونک پڑا۔

"ناران سائیڈ سے ۔۔۔ لیکن اس طرح تو ایک لمبا چکر کاٹنا پڑے گا" ۔۔۔ کیپٹن آصف نے کہا۔

"کچھ بھی ہو ۔۔۔ بہرحال ہم نے معروف راستے سے نہیں جانا۔ ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر ناران کے جنوبی ساحل تک پہنچنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے حتمی لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ایسا ہی ہو گا" ۔۔۔ کیپٹن آصف نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کر مشین روم کی طرف بڑھ گیا۔

"ہم سب نے اس طرح ظاہر کرنا ہے جیسے ہم اسی آبدوز کے کریو ہیں اس لئے کوئی شخص فارغ نہ بیٹھے۔ اور ہدایات کے مطابق سب کام میں مصروف ہو جائیں" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور پھر عمران اور صفدر تو مشین روم کی طرف بڑھ گئے۔ جب کہ جولیا نے کچن کا رخ کیا۔ باقی افراد لانگ روم سے ملحقہ راہداری میں داخل ہو گئے۔ عمران

نے انہیں پہلے سے ہی آبدوز اور اس کے حصوں کے متعلق بریف کر دیا تھا۔ اس لئے وہ سب یوں اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے جیسے ان کی ساری زندگی اسی آبدوز میں گزری ہو۔

مشین روم میں کیپٹن آصف، سلطان اور علی نواز کو ہدایات دے رہا تھا۔ اور اس کی ہدایات کے مطابق آبدوز کا راستہ طے کیا گیا اور اس کی سپیڈ بڑھا دی گئی۔

عمران ایک چھوٹی سی مشین کے سامنے رکھے ہوئے سٹول پر بیٹھ گیا اور اس نے مشین کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ کیپٹن شکرٹ کی آواز سنائی دی۔

"سر ۔۔۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ یہ مشین ایمرجنسی کنٹرولنگ مشین ہے" ۔۔۔ کیپٹن آصف کا لہجہ گھبرایا ہوا تھا۔

"مجھے معلوم ہے ۔۔۔ میں اسے ایفاسی ون ریز کو چیک کرنے پر ایڈجسٹ کرنا چاہتا ہوں۔ اور مسٹر آصف تمہیں شاید یہ نہیں بتایا گیا کہ اس آبدوز کا چیف کنٹرولر میں ہوں" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ۔۔۔ مگر یہ مشین تو ....." ۔۔۔ کیپٹن آصف نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

"مجھے اس مشین کی پیچیدگیوں کا علم ہے آپ گھبرائیں نہیں اپنے چہرے کو نارمل رکھیں۔ ہمیں کسی بھی وقت کسی خفیہ مقام سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت ہر چیز نارمل ہونی چاہیئے" عمران کا لہجہ سخت تھا۔

اور کیپٹن آصف حیرت سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"اوہ ۔۔۔ آپ اس قدر نالج رکھتے ہیں۔ آپ نے ٹریننگ لی ہے" کیپٹن آصف نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ یہ تو سکسٹی ون ٹائپ آبدوز ہے۔ میں نے جدید ترین الیون تھرٹی بھی چلائی ہوئی ہے جو صرف روسیاہ کے پاس ہے۔ اس کا ایک اہم زیرزمین اڈہ میں نے اس سے تباہ کیا تھا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ سر ۔۔۔ سوری سر ۔۔۔ میں تو آپ کو صرف سیکرٹ سروس کا ممبر ہی سمجھتا رہا۔ اب میں مطمئن ہوں سر ۔۔۔ آپ جس طرح چاہیں اس آبدوز کو آپریٹ کرا سکتے ہیں" ۔۔۔ کیپٹن آصف نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

"آپریٹ تم خود ہی کرو۔ میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ ہر شخص بالکل نارمل رہے۔ اس طرح جیسے ہم سب کریو ہیں۔ کوئی اجنبی ہم میں شامل نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن آصف نے سر ہلا دیا۔ صفدر ایک اور مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھا ایسی حرکات کر رہا تھا جیسے وہ اس مشین کو آپریٹ کر رہا ہو۔

عمران نے سامنے موجود مشین کے مختلف بٹن پریس کئے اور پھر کئی نابیں گھمانی شروع کر دیں۔ ڈائل پر لگی ہوئی مختلف رنگوں کی سوئیاں حرکت کرتے کرتے جب ایک مخصوص جگہ پر پہنچیں تو عمران نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"چیک کیا جا سکتا ہے ہمیں ۔۔۔ وہ کیسے سر"

کیپٹن آصف کا چہرہ حیرت کی شدت سے مزید بگڑ گیا۔

"ایفاسی۔ ون ریز کے ذریعے ۔۔۔ اسی لئے تو ہم نے آبدوز اسکے کریو جیسی وردی پہن رکھی ہے۔ خفیہ چیکنگ کے وقت میرا شرط مشین کے سامنے موجود رہنا ضروری ہے۔ ورنہ میرا میک اپ سائیڈ ہو جائے گا۔ اور میرا میک اپ واضح ہوتے ہی یہ آبدوز کہا اور کیپٹن بھسم کی جا سکتی ہے" ۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ سر ۔۔۔ ٹھیک ہے سر" ۔۔۔ کیپٹن آصف نے جواب دیا۔ لیکن اس کا انداز ابھی تک متذبذب تھا۔

"مسٹر سلطان ۔۔۔ آپ نے ریگولیٹر کو زیرو تھرٹی ٹو پوائنٹ سکس پر ایڈجسٹ کرنا تھا۔ جب کہ آپ نے اسے زیرو تھرٹی ٹو پوائنٹ سکس پر ایڈجسٹ کر رکھا ہے۔ اس طرح تو آبدوز کسی بھی لمحے گھوم کر کسی چٹان سے ٹکرا سکتی ہے۔ اسے صحیح ایڈجسٹ کرو" ۔۔۔ عمران نے اس بار کیپٹن آصف کے معاون سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ یس سر" ۔۔۔ سلطان نے جلدی سے کہا اور پھر جھک کر وہ ریگولیٹر کو ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"کیپٹن آصف ۔۔۔ زیرو تھرٹی پوائنٹ اس صرائی میں محفوظ پوائنٹ ہے۔ تھرٹی ٹو پوائنٹ سکس سے آبدوز کے گھوم جانے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس گہرائی میں پانی کی کثافت قدرے کم ہے" ۔۔۔ عمران نے کیپٹن آصف سے مخاطب ہو کر کہا۔

آبدوز انتہائی رفتار سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ مشین روم کی بڑی سکرین پر ارد گرد کا منظر ابھرا ہوا تھا۔ اور کیپٹن آصف اپنی ٹیبل پر بیٹھا آبدوز کا مین کنٹرول سنبھالے ہوئے تھا۔

تقریباً دس منٹ بعد عمران چونک پڑا۔ اس کے سامنے موجود مشین کے سنٹر میں ایک سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور ڈائل پر موجود سوئیاں تیزی سے حرکت میں آ گئیں۔

"ہوشیار ـــــ ہمیں چیک کیا جانے والا ہے" ـــــ عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا منہ مشین کے تقریباً اندر ہی گھسیڑ دیا۔ بلب چند لمحے تیزی سے جلتا بجھتا رہا پھر یک لخت سرخ ہو کر جلنے لگا ـــــ اس کے ساتھ ہی آبدوز کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اور وہ یوں پانی میں ڈولنے لگی جیسے اس کا توازن خراب ہو گیا ہو۔ لیکن یہ کیفیت صرف چند لمحے رہی اس کے بعد بلب یک لخت بجھ گیا اور آبدوز دوبارہ اسی رفتار سے آگے بڑھنے لگی ـــــ عمران اسی طرح مشین میں سر دیئے چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

"خطرہ دور ہو گیا ہے کیپٹن آصف ـــــ اب تم خود اپنی آبدوز سنبھالو ہم اب بیٹھ کر گپ شپ کریں گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر صفدر کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔

"یہ سلسلہ کیا تھا۔ کس نے ہمیں چیک کیا ہے"

کیپٹن آصف نے قدرے پریشان لہجے میں پوچھا۔

"یہ تمہارے سوچنے کی بات نہیں۔ یہ حکومتی سلسلے ہیں" عمران نے کہا اور پھر صفدر کو ہمراہ لئے وہ مشین روم سے نکل گیا۔ اسے اطمینان تھا کہ وہ حلقہ موت کے سی ماسٹر سنٹر کو گواچ دینے میں کامیاب ہو چکا تھا ـــــ اسے یقین تھا کہ ان کی وردیوں اور مشین سے نکلنے والی مخصوص ریز کی وجہ سے عمران کا چہرہ دھندلا سا ان کے سامنے آیا ہو گا۔ اور اس طرح ان کے خیال کے مطابق آبدوز صرف کریو پر مشتمل ہے اور اس میں مزید افراد موجود نہیں ہیں ـــــ عمران کو معلوم تھا کہ اگر وہ ذرا بھی مشکوک ہو جاتے تو یقیناً آبدوز پر حملہ ہو چکا ہوتا۔

www.BooksPk.com

"یس سپر گرینڈ چیف" ـــــ چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"سی ماسٹر سنٹر نمبر تھرٹی ون باس ـــــ چیکنگ شروع ہے۔ ابھی تک کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا"

گھمبیر سی آواز نے کہا۔

"ہر طرف سے یہی رپورٹیں آ رہی ہیں۔ لیکن ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران پاکیشیا میں نظر نہیں آ رہا۔ اس کا مطلب ہے وہ یقیناً پاکیشیا سے نکل گیا ہے ـــــ لیکن تم سب کہہ رہے ہو کہ چیکنگ ہو رہی ہے" ـــــ چیف باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"باس ـــــ ہم تو آبدوزیں تک چیک کر رہے ہیں۔ حالانکہ آپ کی ہدایات میں آبدوزیں شامل نہ تھیں" ـــــ دوسری طرف

سے کہا گیا اور چیف باس آبدوز کا لفظ سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"آبدوز ـــــ اوہ ـــــ اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا تھا۔ وہ آبدوز کے ذریعے بھی تو نکل سکتے ہیں اوہ" ـــــ چیف باس نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"باس ـــــ ہم آبدوزوں کو مسلسل چیک کر رہے ہیں۔ جیسے ہی کوئی مشکوک بات نظر آئی ہم فوراً کارروائی کریں گے۔ ہم پوری طرح چوکنا ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک آبدوز کو ہم نے چیک کیا ہے ـــــ ہمیں وہ مشکوک معلوم ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ سکی وے سے ہٹ کر جا رہی تھی۔ حالانکہ پاکیشیا کی جنگی آبدوزیں ہمیشہ سکی وے پر سفر کرتی ہیں۔ لیکن اس میں صرف کریو تھا اور کوئی آدمی نہ تھا" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سکی وے سے ہٹ کر جا رہی ہے ـــــ کہاں جا رہی ہے" چیف باس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ ناران سائیڈ پر جا رہی ہے۔ شاید کسی جنگی مشق کا حصہ ہو یہ راستہ" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم اسے دوبارہ چیک کر سکتے ہو" ـــــ چیف باس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"دوبارہ ـــــ نہیں باس ـــــ وہ ہماری ریز رینج سے نکل چکی ہے۔ البتہ اب ہم سی فش کے ذریعے اسے چیک کر سکتے ہیں۔ لیکن سی فش بہرحال سامنے آ جائے گی۔ اور اس طرح پاکیشیا کی جنگی مشینری اس سے واقف ہو جائے گی" ـــــ دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"تم اسے چیک کرو۔ اگر وہ مشکوک نظر آئے تو اڑا دینا۔ ورنہ خاموشی سے واپس آجانا۔ سی فش پاکیشیا نے دیکھی تو ایک طرف آج تک اس کے متعلق سنا تک نہیں ہوگا ——— اس لئے اگر وہ قیاس آرائیاں کرتے بھی رہیں تب بھی کوئی مسئلہ نہیں"

چیف باس نے کہا۔

"باس ——— ہم اسے اچھی طرح چیک کر چکے ہیں۔ اس کا فوٹو سیریل بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ اس میں صرف اس کا کریو ہے۔ سی فش کو سامنے لے آنے کے لئے ہمیں ایکریمیا کے اعلیٰ حکام سے خصوصی اجازت حاصل کرنی ہوگی اور آپ جانتے ہیں کہ ایسا ہونا ناممکن ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس نے اجازت دینی ہے" ——— چیف باس نے پوچھا۔

"جوائنٹ ایڈمرل آرنیلسن" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ——— پھر کوئی مسئلہ نہیں۔ فون پر اس سے بات کرو۔ اور حلقہ موت کا کوڈ اسے کہو اجازت مل جائے گی" ——— چیف باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا تم سی فش سے ہونے والی چیکنگ کو ہیڈ کوارٹر لنک کر سکتے ہو۔ میں بذاتِ خود اسے دیکھنا چاہتا ہوں ——— کیونکہ عام راستے سے ہٹ کر جانے والی اس آبدوز کے متعلق میں خاصا

مشکوک ہوں" ——— چیف باس نے کہا۔

"یس باس ——— سی فش میں ایسی مشینری موجود ہے۔ کہ میں چیکنگ کو لنک کر سکتا ہوں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو ٹھیک ہے ——— جلدی کرو ——— میں پوری طرح مطمئن ہونا چاہتا ہوں" ——— چیف باس نے کہا۔

"یس باس ——— میں اجازت حاصل کر کے سی فش کو حرکت میں لے آتا ہوں۔ جیسے ہی سی فش حرکت میں آئی لنک ہو جائے گا" ——— سنٹر سے جواب دیا گیا اور چیف باس نے بولنے کی بجائے سر ہلا دیا۔ اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ عام راستے سے ہٹ کر جانے والی یہ آبدوز خاصی مشکوک ہے ——— گو اسے یقین تھا کہ سی ماسٹر سنٹر نے اسے اچھی طرح چیک کیا ہوگا۔ لیکن پھر بھی اس کے ذہن میں کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ مشین کی سکرین اب صاف تھی۔ اور چیف باس کی نظریں اسی صاف سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد مشین سے دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر جھماکے سے نظر آنے لگے۔ چیف باس چونک کر سیدھا ہو گیا ——— اور پھر سکرین پر سمندر کا اندرونی منظر نظر آنے لگا۔ اور پھر ایک ہلکے سے جھماکے سے ایک خوفناک قسم کی آبدوز نظر آنے لگی۔ یہ آبدوز بالکل دھیل مچھلی کی شکل کی تھی ——— اس کا رنگ۔ جسامت اور انداز بالکل دھیل مچھلی جیسا تھا۔ اسے خصوصی طور پر اس انداز میں تیار کیا گیا تھا کہ قریب سے دیکھنے کے باوجود اسے پہچانا نہ جا سکے اور یہی سمجھا جائے کہ

وہ عام دھیل مچھلی ہے۔ جب کہ سی فش کے اندر ایسی جدید ترین مشینری موجود تھی کہ وہ آبدوزوں اور بڑے بڑے جنگی جہازوں کو دیکھتے ہی دیکھتے تباہ کر سکتی تھی ——— یہ ایکریمیا کا ایک انتہائی خفیہ ہتھیار تھا جس کی ہوا بھی دوسری دنیا کو نہ لگنے دی گئی تھی۔ لیکن چیف باس جانتا تھا کہ جوائنٹ ایڈمرل آرنیلسن حلقہ موت کا کوڈ سنتے ہی اجازت دینے پر مجبور ہو گا کیونکہ وہ حلقہ موت کا ممبر تھا۔ اور سی فش کو حرکت میں دیکھتے ہی چیف باس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی ——— کیونکہ اس کے حرکت میں آنے کا مطلب ہی یہی تھا۔ کہ جوائنٹ ایڈمرل نے حلقہ موت سے وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے اس خفیہ ترین ہتھیار کو حرکت میں لے آنے کی اجازت دے دی ہے۔

"باس ——— سی فش حرکت میں آچکی ہے۔ آپ اسے ہیڈ کوارٹر سے چیک کر رہے ہوں گے" ——— مشین سے سنٹر انچارج کی آواز گونجی۔

"یس ——— میں دیکھ رہا ہوں۔ اجازت ملنے میں کوئی پریشانی تو پیدا نہیں ہوئی" ——— چیف باس نے پوچھا۔

"نہیں باس" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چیف باس نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

سی فش انتہائی تیز رفتاری سے سمندر میں سفر کر رہی تھی۔ وہ مچھلیوں کی طرح اوپر سطح پر جاتی اور پانی کا زبردست فوارہ چھوڑ کر مرغولہ لگاتی اور سفر شروع کر دیتی۔

"باس ——— وہ آبدوز اب رینج میں آگئی ہے" ——— سنٹر انچارج کی آواز سنائی دی۔

اسی لمحے چیف باس نے بھی دیکھا کہ سمندر کی تہہ میں ایک جدید قسم کی آبدوز تیزی سے سفر کرتی آگے بڑھی چلی جا رہی ہے۔

"اسے چیک کرو" ——— چیف باس نے کہا۔

"ابھی نزدیک پہنچنے پر میں اسے چیک کروں گا" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور چیف باس خاموش ہو گیا۔

سی فش کی رفتار بے حد تیز تھی اور پھر آبدوز کے قریب پہنچ کر وہ یک لخت اوپر کی طرف اٹھتی گئی۔ سطح سمندر پر پہنچ کر اس نے پانی کا ایک زبردست فوارہ چھوڑا اور پھر غوطہ لگا کر وہ تیزی سے سمندر کی تہہ میں اتری اور سیدھی آبدوز کی طرف بڑھتی گئی۔ اب وہ آبدوز کے بالکل قریب پہنچ گئی تھی ——— اسی لمحے سکرین پر ایک زوردار جھماکا ہوا۔ اور سکرین پر سے سی فش اور آبدوز دونوں غائب ہو گئے۔ باس بری طرح چونکا۔ لیکن دوسرے لمحے سکرین پر ایک منظر ابھر آیا ——— یہ آبدوز کا اندرونی منظر تھا۔ پہلے مشین روم کا منظر ابھرا۔ وہاں واقعی کریو کام کر رہا تھا۔ پھر آبدوز کے دوسرے حصوں کا منظر سکرین پر آتا رہا۔ سی فش جس جس طرح آبدوز کے گرد گھوم رہی تھی ویسے ہی مختلف حصوں کے منظر ابھر رہے تھے ——— اور چند لمحوں بعد ایک بڑے کمرے کا منظر سامنے آیا۔ جہاں ایک عورت اور چھ مرد کرسیوں پر بیٹھے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ یہ سب آبدوز کے کریو کی

www.BooksPk.com

مخصوص وردیوں میں تھے۔

"اوہ عمران موجود ہے باس ـــــ وہ دائیں طرف تیسری کرسی پر ـــــ آپ کے بھیجے ہوئے فوٹو کے مطابق" ـــــ سنٹر انچارج کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اب چیف باس نے بھی اسے پہچان لیا تھا۔

"اڑا دو ـــــ اس آبدوز کو تباہ کر دو فوراً ـــــ دیکھا میں نے نہ کہا تھا ـــــ اڑا دو" ـــــ چیف باس نے چیختے ہوئے کہا۔

اور اسی لمحے اس نے عمران اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے افراد کو بری طرح چونکتے ہوئے دیکھا۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین سے گونج کی تیز آواز پیدا ہوئی اور پھر سکرین پر یک لخت زبردست جھماکے سے دکھائی دینے لگے ـــــ مختلف رنگوں کی آڑی ترچھی لہریں سی سکرین پر کود رہی تھیں۔ اور چیف باس خاموش بیٹھا ہونٹ کاٹ رہا تھا۔

اس کے ساتھ ہی ایک خوف ناک جھماکا ہوا اور پھر سکرین سپاٹ ہو گئی۔

"اوہ باس ـــــ سی فش کا حملہ ناکام رہا ہے۔ یہ خصوصی آبدوز ہے۔ اس کے گرد سیانک ریز کا حصار قائم کر دیا گیا ہے۔ اب اس پر صرف ایٹمی میزائل کام دے سکتا ہے۔ اور چیکنگ ریز بھی اب ختم ہو گئی ہیں" ـــــ سنٹر انچارج کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ـــــ تو ایٹمی میزائل فائر کر دو ـــــ جلدی" ـــــ چیف باس نے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری باس ـــــ ایٹمک میزائل آٹومیٹک سیل ہوتے ہیں وہ صرف جنگی ہیڈ کوارٹر سے جنگ کی صورت میں کمپیوٹر کے ذریعے اوپن کئے جا سکتے ہیں۔ ہم انہیں فائر نہیں کر سکتے" ـــــ سنٹر انچارج نے بے بس سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تو اب یہ آبدوز کیسے تباہ ہو گی" ـــــ چیف باس نے بری طرح جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس ـــــ اب تو صرف اس کا تعاقب ہو سکتا ہے۔ البتہ جہاں یہ لوگ باہر نکلیں گے انہیں سیانک ریز کا حصار ہٹانا پڑے گا۔ اس وقت اس آبدوز کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ یا ان لوگوں کو مارا جا سکتا ہے" ـــــ سنٹر انچارج نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ان کا تعاقب جاری رکھو۔ جیسے ہی موقع ملے اسے اڑا دو۔ اور مجھے رپورٹ دیتے رہو ـــــ اگر یہ لوگ تم سے بچ کر کسی ساحل پر پہنچیں تو مجھے اطلاع دینا" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ـــــ ویسے میرا اندازہ ہے کہ جس راستے پر یہ آبدوز جا رہی ہے یہ ناران کے جنوبی ساحل پر پہنچے گی" سنٹر انچارج نے جواب دیا۔

"ناران کا جنوبی ساحل ـــــ ٹھیک ہے میں ناران میں حلقہ موت کے سنٹر کو ہوشیار کر دیتا ہوں۔ وہ جنوبی ساحل پر پہنچ جائیں گے" چیف باس نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا بٹن دبایا اور تیزی سے ناب گھمانی شروع کر دی ـــــ چند لمحوں بعد اس نے ایک اور بٹن دبایا تو سکرین پر ایک سانپ کے منہ جیسے

نوجوان کی آواز سنائی دی۔ "یس ناران سنٹر سے چیف اردونا بول رہا ہوں۔ سپر گرینڈ چیف فرام ہیڈ کوارٹر" ـــــ چیف باس نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــــ یس باس ـــــ یس سر" ـــــ چیف اردونا نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بھی شدید ترین بوکھلاہٹ کے آثار نمودار ہو گئے تھے ـــــ شاید سپر گرینڈ چیف نے اس سے پہلی بار براہِ راست رابطہ کیا تھا۔

"سنو ـــــ ناران کے جنوبی ساحل پر ایک آبدوز کے ذریعے ایک عورت اور چھ مرد یا کیشیائی پہنچنے والے ہیں۔ انہیں ہیڈ کوارٹر سے موت کی سزا دی جا چکی ہے۔ تم پوری ٹیم لے کر وہاں پہنچ جاؤ۔ اور جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ ان میں سے ایک بھی زندہ بچ کر نہ جانا چاہئے" ـــــ چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــــ حکم کی تعمیل ہو گی باس ـــــ ان کی شناخت وغیرہ سر" ـــــ چیف اردونا نے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آران سنٹر کے چیف سے مائیکرو ریز کے ذریعے ان میں سے ایک کی تصویر منگوا لو۔ وہی مین آدمی ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ نوجوان ہے۔ بظاہر مسخرہ اور احمق نظر آتا ہے۔ ویسے میک اپ کا ماہر ہے ـــــ اور جیسے ہی یہ ختم ہوں فوری براہِ راست ہیڈ کوارٹر رپورٹ کرو" ـــــ چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ چیف اردونا نے جواب دیا اور چیف باس نے بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

عمران لانگ روم میں بیٹھا اپنے ساتھیوں کے ساتھ گپ شپ میں مصروف تھا کہ اچانک آبدوز کا توازن خراب ہونے لگ گیا ـــــ یوں لگ رہا تھا جیسے آبدوز کسی بھنور میں پھنس گئی ہو۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر تیزی سے مشین روم کی طرف بھاگا۔

"کیا ہوا کیپٹن آصف ـــــ کیا ہوا" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"کچھ نہیں سر ـــــ ایک وھیل مچھلی کہیں سے آ نکلی ہے۔ اس کی وجہ سے پانی میں ہلچل ہوئی ہے" ـــــ کیپٹن آصف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے عمران کی نظریں سکرین پر پڑیں۔

ایک پہاڑ جیسی وھیل مچھلی آبدوز کے گرد گھومتی صاف نظر آ رہی تھی۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے اُسے دیکھا پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے اُسی مشین کی طرف لپکا جسے وہ پہلے آپریٹ کر چکا تھا ـــــ اس نے انتہائی پھرتی سے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ بٹن دبتے ہی سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا اور سوئیاں تیزی سے حرکت میں آ گئیں۔

"ہمیں چیک کیا جا رہا ہے۔ یہ اصل وھیل نہیں ہے۔ کیپٹن مجھے بتایا گیا تھا کہ اس آبدوز میں سیانک ریز ڈیفنس موجود ہے" عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر ہے" ـــــ کیپٹن آصف نے بوکھلائے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جلدی اُسے آن کرو ـــــ فوراً ـــــ جلدی ـــــ پلیز ـــــ ورنہ آبدوز اڑ جائے گی" ـــــ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

اور کیپٹن آصف بوکھلا کر ایک بڑی مشین کی طرف لپکا۔ اور اس نے جلدی سے اس پر لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا ہینڈل پکڑ کر نیچے کی طرف جھکا دیا۔ مشین سے گونج پیدا ہوئی ـــــ اور اُسی لمحے سکرین پر ہلکے زرد رنگ کی لہروں کا جال سا پھیلتا گیا۔ ابھی جال مکمل سی ہوا تھا کہ وھیل مچھلی کا منہ کھلا اور پھر اس میں انتہائی سرخ رنگ کی تیز شعاعیں نکل کر آبدوز کی طرف بڑھیں۔ آبدوز کو ایک زوردار جھٹکا لگا ـــــ لیکن جیسے ہی یہ سرخ رنگ کی شعاعیں زرد لہروں سے ٹکرائیں زوردار جھماکے ہوئے اور اُسی لمحے وھیل مچھلی

ہی سے اوپر کی طرف اٹھتی چلی گئی اور سکرین سے غائب ہو گئی۔

"یہ سب کیا ہے ـــــ یہ وھیل مچھلی کیسی ہے"

پٹن آصف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ وھیل مچھلی نہیں ہے کیپٹن ـــــ یہ ایکریمیا کا ایک خفیہ اور ف ناک ہتھیار ہے۔ میں نے اس کے متعلق اطلاعات سنی تھیں اسے نسی طور پر سی فش کا نام دیا گیا ہے۔ اگر سیانک ریز کا جال آبدوز ے گرد نہ ہوتا تو اب تک پوری آبدوز کروڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو ی ہوتی ـــــ ان ریز پر صرف اٹیمک میزائل ہی قابو پا سکتا ہے۔ لیکن یمک میزائل مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ فائر نہیں کریں گے۔ کیونکہ س کا تعلق کسی کی ذات سے نہیں بلکہ صدر ایکریمیا کی ڈیفنس کونسل سے ہے" ـــــ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"حیرت انگیز ـــــ انتہائی حیرت انگیز" ـــــ کیپٹن آصف نے کہا۔

"اس دنیا میں کوئی چیز حیرت انگیز نہیں ہے کیپٹن ـــــ البتہ اگر سیانک ریز کا جال بروقت نہ آن کیا جاتا تو پھر البتہ ہم جنت میں بیٹھے حیرت انگیز نظارے دیکھ رہے ہوتے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن آصف پھیکی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

اُسی لمحے وھیل مچھلی دوبارہ نظر آئی۔ لیکن اب وہ صرف آبدوز کا پیچھا کر رہی تھی۔

"ہم اس پر فائرنگ کریں" ـــــ کیپٹن آصف نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اس کے لئے ہمیں سیانک ریز ختم کرنی ہوں گی۔ اور جیسے ہی سیانک ریز ختم ہوئیں اُسی لمحے آبدوز کا خاتمہ ہو جائے گا" عمران نے کہا اور کیپٹن آصف سر ہلا کر رہ گیا۔

"مگر عمران صاحب ـــــ اب اس سے پیچھا کیسے چھڑایا جائے اب ساری عمر تو ہم اس آبدوز میں نہیں رہ سکتے" ـــــ صفدر نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے ساحل پر پہنچ جائیں پھر کوئی طریقہ سوچیں گے" عمران نے کہا۔ اور پھر وہ اٹھ کر مشین روم سے نکل کر دوبارہ لانگ روم میں آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی ساتھ ہی آ گئے۔ عمران کی پیشانی پر شکنیں نظر آ رہی تھیں۔

"اس سی فش کی آمد سے اب یہ بات تو واضح ہو گئی کہ ہمیں ٹریس کر لیا گیا ہے۔ اور جو مقابلے میں سی فش جیسا خوفناک اور خفیہ ہتھیار حرکت میں لا سکتے ہیں وہ ساحل پر بھی ہمارا استقبال کر سکتے ہیں" ـــــ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں واپس پاکیشیا چلا جانا چاہیئے۔ اور پھر وہاں سے دوبارہ کسی خفیہ طریقے سے نکلیں" ـــــ تنویر نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"واپس جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ واپسی کا لفظ تو میری لغت میں ہی نہیں ہے۔ البتہ ایسا ہے کہ ہم جنوبی ساحل

ی بجائے اچانک کسی اور جگہ کا انتخاب کر لیں تاکہ زمینی حملے سے ع سکیں" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹھیک رہے گا" ـــــ صفدر نے کہا۔

"چوہان ـــــ کیپٹن آصف کو کہو نقشہ لے کر یہاں آ جائے" ران نے ایک طرف کھڑے چوہان سے کہا اور چوہان پلٹ کر ڑی سے مشین روم کی طرف بڑھ گیا ـــــ تھوڑی دیر بعد وہ یپٹن آصف کے ہمراہ واپس آ گیا۔

"یس سر" ـــــ کیپٹن آصف نے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ل کیا ہوا نقشہ موجود تھا۔

"آؤ بیٹھو ـــــ اب ہمیں کوئی نئی منزل تلاش کرنی ہو گی" ران نے اس کے ہاتھ سے نقشہ لیتے ہوئے کہا اور کیپٹن آصف ھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور اس نے نقشہ کھول کر میز پر بچھا دیا۔ ران سمیت سب ساتھی نقشے پر جھک گئے۔

"یہ ناران کا جنوبی ساحل ہے" ـــــ عمران نے نقشے پر ایک انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر ـــــ یہی ہے" ـــــ کیپٹن آصف نے جواب دیا۔ عمران چند لمحے غور سے اُسے دیکھتا رہا۔

"ادھر اور کوئی ساحل ہی نہیں ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ـــــ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم ساحل کے قریب ہوشی سے سمندر میں اتر جائیں اور پھر وہاں سے تیرتے ہوئے ر کہیں نکل جائیں۔ آبدوز اس وقت تک پانی کے اندر ہی رہے

جب تک ہم اُسے محفوظ جگہ پہنچنے کا کاشن نہ دے دیں"
کیپٹن شکیل نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔
"سر ـــــ میری ایک تجویز ہے۔ ساحل سے تھوڑی دُور
پہلے سمندر کے اندر ایک بہت بڑی چٹان ہے۔ اس چٹان کے
اندر ایک قدرتی سرنگ نما سوراخ موجود ہے۔ اس سرنگ کے
ذریعے آپ کسی کی نظروں میں آئے بغیر اچانک ساحل تک پہنچ
سکتے ہیں ـــــ کیونکہ اس چٹان کی دوسری طرف چھوٹی چھوٹی بے
بے شمار چٹانیں ساحل تک پھیلی ہوئی ہیں جن میں آسانی سے چھپ
کر آگے بڑھا جا سکتا ہے" ـــــ کیپٹن آصف نے کہا۔
"اوہ ـــــ ویری گڈ ـــــ یہ سب سے اچھی تجویز ہے۔ اگر سا
پر کوئی نظر بھی آیا تو ہم وہاں سے دور بھی جا کر نکل سکتے ہیں"
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"پھر آپ تیار ہو جائیں۔ ہم زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے بعد
ساحل کے قریب پہنچ جائیں گے" ـــــ کیپٹن آصف نے نقشہ
رول کر کے رکھتے ہوئے کہا۔
"لیکن باہر نکلتے وقت سیانک ریز تو بہرحال ختم کرنی ہی
پڑیں گی" ـــــ تنویر نے کہا۔
"ہاں ـــــ لیکن ہم اچانک ایسا کر دیں گے"
کیپٹن آصف نے کہا۔
"بہرحال ہمیں ہوشیار رہنا ہوگا۔ تم آبدوز کو یوں جھٹکے
روکنا جیسے آبدوز میں کوئی خرابی ہو گئی ہو" ـــــ عمران نے کہا

اور کیپٹن آصف سر ہلاتا ہوا واپس مشین روم کی طرف بڑھ گیا۔
اور عمران ان سب کو لے کر اس طرف چل پڑا جہاں ان کا سامان
اور غوطہ خوری کے جدید ترین لباس موجود تھے۔
یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ ان کا سامان واٹر پروف تھیلوں میں
پیک شدہ تھے۔ یہ وہ خاص سامان تھا جو عمران نے بڑی دوڑ دھوپ
کے بعد مہیا کیا تھا۔
ان سب نے غوطہ خوری کا جدید ترین لباس پہنا۔ اپنے اپنے
تھیلے پشت سے لٹکائے اور پھر جدید ترین واٹر گن سنبھال کر وہ
سب عمران کی رہنمائی میں چلتے ہوئے آبدوز کے اس حصے کی
طرف بڑھ گئے جہاں سے ایک خفیہ راستہ سمندر کے اندر
اترنے کے لئے بنایا گیا تھا۔
"آپ لوگ تیار ہو گئے ہیں۔ ہم اس سوراخ والی چٹان کے
قریب پہنچنے والے ہیں" ـــــ اچانک مائیک سے کیپٹن آصف
کی آواز گونجی۔
"کیا سی فش ابھی تک تعاقب میں موجود ہے" ـــــ عمران
نے پوچھا۔
"ہاں ـــــ وہ مسلسل تعاقب میں ہے" ـــــ کیپٹن آصف
کی آواز سنائی دی۔
"یہ چیک کرو کہ وہ کتنی دیر کے بعد سمندر کی سطح پر جاتی ہے اور
پھر وہاں کتنی دیر رہتی ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔ اس جگہ کی
دیوار میں موجود خفیہ مائیک کے ذریعے اس کی آواز مشین روم میں

پہنچ رہی تھی اور عمران جانتا تھا کہ کیپٹن انہیں سکرین پر بھی دیکھ رہا
ہوگا۔
"میں نے چیک کیا ہے سر ـــــ وہ ہر پندرہ منٹ بعد
سطح سمندر پر جاتی ہے اور وہاں سے پانچ منٹ بعد اس کی واپسی
ہوتی ہے" ـــــ کیپٹن نے جواب دیا۔
"او۔کے ـــــ جیسے ہی وہ اوپر کی طرف روانہ ہو تم راستہ کھول
کر ہمیں کاشن دے دینا۔ ہم پانچ منٹ کے اندر باہر پہنچ جائیں
گے۔ تم سی فش کی واپسی سے پہلے پہلے راستہ بند کر کے سیانک ریز
آن کر دینا۔ اور پھر اسی طرح آگے بڑھتے چلے جانا ـــــ کم از کم
آدھا گھنٹہ مزید سفر کرنے کے بعد تم نے واپس پلٹنا ہے"
عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے سر ـــــ ایسا ہی ہوگا" ـــــ کیپٹن آصف نے
جواب دیا۔
"سنو ـــــ خفیہ راستہ کھلتے ہی ہم سب نے انتہائی تیز رفتاری
سے باہر کود جانا ہے اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے چٹان کے
سوراخ میں داخل ہو جانا ہے۔ معمولی سی دیر بھی جان لیوا ثابت
ہو سکتی ہے" ـــــ عمران نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور
سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
چند لمحوں بعد ہی رسیور سے کیپٹن آصف کی آواز سنائی
دی۔
"ہوشیار ـــــ میں راستہ کھول رہا ہوں" ـــــ کیپٹن آصف

کا لہجہ خاصا تیز تھا۔
اور ان سب نے جلدی سے اپنے سلنڈر وغیرہ سیٹ کئے۔
اسی لمحے آبدوز کے فرش کا ایک حصہ تیزی سے ایک طرف
کھسکتا چلا گیا۔ اور پانی طوفانی رفتار سے اوپر آنے لگا ـــــ لیکن آبدوز
کے اندر دونی ہوا کے مخصوص دباؤ نے اُسے پوری طرح اندر آنے
سے باز رکھا۔ جیسے ہی خانہ کھلا عمران نے نیچے چھلانگ لگا دی۔ اور
تیزی سے آگے کی طرف تیرتا گیا ـــــ جب کہ اس کے پیچھے یکے بعد
دیگرے باقی ممبرز بھی کود گئے۔ آبدوز اُسی رفتار سے چل رہی
تھی۔ سمندر میں موجود وہ بڑی سی چٹان قریب ہی نظر آ رہی تھی۔
یہ چٹان تہہ سے اوپر سطح کی طرف چلی گئی تھی اور سائیڈ پر ایک
بڑا سا سوراخ نظر آ رہا تھا جس میں پانی بھرا ہوا تھا ـــــ عمران سمند
میں کودتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اس سوراخ میں داخل ہو گیا۔
کھلے سمندر کی تہہ میں ہونے کی وجہ سے اس کے جسم پر بے پناہ
دباؤ پڑ گیا تھا ـــــ اُسے یوں محسوس ہونے لگا تھا جیسے اس کے
جسم کا گوشت کسی شکنجے میں جکڑ کر دبا دیا گیا ہو۔ لیکن چٹان کے
اس دروازے میں داخل ہوتے ہی اس کیفیت میں خاصی کمی آ
گئی تھی ـــــ اس کے ساتھی بھی تیزی سے سوراخ میں داخل ہو
گئے۔ سوراخ اس قدر چوڑا تھا کہ وہ سب بیک وقت اس میں
اکٹھے تیر سکتے تھے۔ سب سے آخر میں جوبان اندر داخل ہوا تھا۔
آبدوز کافی آگے نکل گئی تھی ـــــ لیکن جیسے ہی جوبان
اندر داخل ہوا پانی میں زبردست ہلچل پیدا ہوئی۔ اور پھر انتہائی

تیز رفتاری سے چلتی ہوئی سی فش اس چٹان کے اندر موجود سوراخ کے سامنے سے گزرتی چلی گئی۔ اور سی فش کے غوطے کی وجہ سے ہی پانی میں زبردست ہلچل پیدا ہوئی تھی ـــــ لیکن اس ہلچل کا عمران اور اس کے ساتھیوں کو بڑا فائدہ پہنچا۔ پانی نے سوراخ کے اندر زبردست دباؤ ڈالا تو وہ سب یوں سائیڈ میں اوپر کی طرف جاتے ہوئے سوراخ میں دھکیلے چلے گئے۔ جیسے توپ کی نال سے گولہ نکل کر اوپر کی طرف جاتا ہے ـــــ کیونکہ ویسے پانی کی موجودگی سے اوپر چڑھنے میں خاصی جدوجہد کرنی پڑتی۔ یہ سرنگ نما سوراخ خاصا طویل تھا اور اس سوراخ کے اندر اس میں گھپ اندھیرا سا تھا۔ جب پانی کا دباؤ ختم ہوا اور ان کے جسم سنبھلے تو عمران نے ملتھے پر فٹ ٹارچ روشن کر دی ـــــ اس کی دیکھا دیکھی باقی سب نے بھی اپنی اپنی ٹارچیں روشن کر دیں۔ اور اب اندھیرے کی بجائے وہاں خاصی روشنی ہو گئی۔ وہ تیزی سے اوپر کی طرف تیرتے گئے۔ سوراخ کی سائیڈوں میں خاصی کائی جمی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے انہیں اوپر جانے میں خاصی جدوجہد کرنی پڑ رہی تھی ـــــ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد انہیں اوپر پانی کا رنگ بدلا ہوا نظر آنے لگ گیا اور ہلکی ہلکی روشنی کا احساس ہونے لگا۔ عمران نے اپنی جدوجہد تیز کر دی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس چٹان کے سوراخ سے باہر آ گیا۔ اب وہ پانی کی بالائی سطح کے بالکل قریب تھا ـــــ لیکن اس نے سطح پر جانے کی بجائے اپنا سر پانی کے اندر ہی رکھا۔ باقی ساتھی

بھی باہر آ گئے۔ اس بڑی چٹان کے بعد ساحل تک چھوٹی چھوٹی چٹانوں کا ایک سلسلہ سا موجود تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ان چٹانوں میں تیرتا ہوا ساحل کی طرف بڑھتا گیا ـــــ اور تھوڑی دیر بعد وہ ساحل پر پہنچ گیا۔ عمران نے ساحل کے قریب پہنچ کر اپنا سر احتیاط سے باہر نکالا اور پھر ساحل کی ویران پٹی کو دیکھنے لگا۔ ساحل کٹی پھٹی چٹانوں پر مشتمل تھا۔ اور اونچی نیچی چٹانیں دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں ـــــ ساحل اور چٹانوں پر کوئی ذی روح نظر نہ آ رہا تھا۔ اس لئے عمران اچھل کر اوپر ساحل پر چڑھ گیا۔ اس کے اوپر جانے کے بعد اس کے باقی ساتھی بھی اوپر آ گئے۔ اور پھر وہ آکسیجن سلنڈر اور غوطہ خوری کا مخصوص لباس اتارنے لگے۔

"اس سامان کو یہیں کسی چٹان کے پیچھے چھپا دو۔ کہیں اس کی وجہ سے ہماری یہاں آمد کا پتہ نہ چل جائے" ـــــ عمران نے کہا اور صفدر نے سب ساتھیوں کے لباس اکٹھے کر کے ان کا ایک بنڈل سا بنایا اور پھر آکسیجن سلنڈروں سمیت اس نے یہ سارا سامان ایک چٹان کے اندر موجود غار میں ڈال کر اوپر سے ایک بھاری پتھر رکھ دیا۔ تاکہ وہ گزرتے ہوئے نظر نہ آئے۔

وہ سب اپنے مخصوص بیگ کاندھوں پر لادے ان چٹانوں میں آگے بڑھے ہی تھے کہ اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ارد گرد کچھ لوگ موجود ہوں۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ صورت حال کو سمجھتا اچانک ایک چیختی ہوئی آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔

"خبردار ـــــ ہاتھ اٹھا دو۔ تم پوری طرح گھیرے میں ہو"

اس کے ساتھ ہی چاروں طرف موجود چٹانوں سے ہوائی فائرنگ کے دھماکے بلند ہونے لگے۔ شاید اس طرح فائرنگ کر کے انہیں بتایا جا رہا تھا کہ وہ واقعی گھیرے میں ہیں۔

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر دیئے ـــــ اور ظاہر ہے عمران کے ہاتھ بلند کرنے کی دیر تھی کہ باقی ممبرز کے ہاتھ بھی اٹھتے چلے گئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک منفرد اور یادگار کہانی

حصہ دوم

وے ٹو ایکشن

مصنف مظہر کلیم ایم۔اے

- کیا حلقہ موت کے ہیڈ کوارٹر کی طرف طے ہونے والا سفر پہلے ہی مرحلے میں ختم ہو گیا ـــــ یا ـــــ؟
- عمران اور اس کے ساتھی حلقہ موت کے خوفناک قاتلوں کے گھیرے سے کیسے بچ نکلے؟ ذہانت اور فطانت کا ایسا مظاہرہ ـــــ جو صرف عمران کی ریڈی میڈ کھوپڑی ہی دکھا سکتی تھی۔
- حلقہ موت کے ہیڈ کوارٹر کی طرف طے ہونے والا سفر درحقیقت موت کا ہی سفر ثابت ہوا۔
- آبدوزوں۔ ہیلی کاپٹروں۔ ٹرینوں اور کاروں پر طے ہونے والا یہ سفر جس کے ہر قدم پر موت کا بھیانک جال بچھا ہوا تھا۔
- کیا عمران اور اس کے ساتھی حلقہ موت کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ـــــ یا ان کے اس سفر کا اختتام موت کی وادی میں ہوا۔؟
- عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران کی کوکر بنی ہوئی لاشیں اور چیف باس کے فاتحانہ قہقہے ـــــ کیا یہی اس سفر کا انجام تھا ـــــ؟
- انتہائی منفرد انداز میں لکھا گیا ایک ایسی کہانی جس میں ایکشن اور سسپنس اپنے عروج پر ہیں ـــــ شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز۔ تاجران کتب پاک گیٹ ملتان شہر